روشن
باتیں
محفوظ الحسن سنبھلی
سادات بک فاؤنڈیشن
۱۲۹۔قادری کالونی گلی نمبر۲ والٹن روڈ لاہور کینٹ

باسمہٖ تعالیٰ جلّ و علا

زندگی ساز اور زندگی آموز کتاب

روشن باتیں

مترجم مولانا محفوظ الحسن سنبھلی

بہ نظرِ ثانی و اضافہ

سید شوکت علی شاہ گیلانی (ایم اے)

سادات بک فاؤنڈیشن

129 قادری کالونی گلی نمبر 2 والٹن روڈ لاہور کینٹ فون: 6652558

نام	روشن باتیں
مُترَجّم	مولانا محفوظ الحسن سنبھلی
ضخامت وسائز	$\frac{23 \times 36}{16}$ =160
اشاعتِ اوّل وتعداد	2003 = پانچ صد
کمپوزنگ	علی انور خلیل پرنٹنگ پریس احاطہ شاہدریاں اُردو بازار لاہور
مطبع	سرور قادری پرنٹر مولا بخش چوک بلال گنج لاہور
ہدیہ	120.00
شائع کردہ بہ اہتمام	سادات بک فاؤنڈیشن

SADAAT ... FOUNDATION
113-B Sui Nor... Housing Society,
Lahore Cantt. ... 6652275

129 قادری کالونی گلی نمبر 2 والٹن روڈ لاہور فون: 6652558

پیش لفظ

اَلْحمد للّٰہِ رب العلمین وَالصّلوٰۃُ وَالسّلامُ علی سیّدِ المُرسلین وَعلٰی آلہٖ و اَصحابہٖ اَجمعین۔ امّا بعد:

زیرِ نظر کتاب ''روشن باتیں'' کے مترجم مولانا محفوظ الحسن سنبھلی ہیں۔ میرے ناقص علم کے مطابق مترجم بھارت کے مُرتّب، عالِم اور مبلّغ ہیں۔ وہ کسی عربی کتاب کا ترجمہ کر کے اسے منظر عام پر لائے اور پاکستان میں بھی یہ مفید کتاب طبع ہوئی۔ میرے ہاتھ جو کتاب لگی میں نے اس کا تین چار دفعہ مطالعہ کیا اور اسے بہت زیادہ مفید اور حیات افروز پایا۔ میں نے اس کے الفاظ کی بعض غلطیوں کو درست کیا، نوک پلک کو سنوارا۔ کہیں اضافہ بھی کیا۔ ممکنہ قرآنی حوالے درج کر دیئے اور اپنے ادارہ کے نام سے اب اسے طبع کر رہا ہوں۔

یہ کتاب نہایت سود مند اور کامیاب زندگی کی ضمانت ہے۔ اس کی تالیف میں زیادہ تر احادیث نبوی سے استفادہ کیا گیا ہے۔ ہمارے پیارے دین نے اخلاق و کردار کی صحت پر سب سے زیادہ توجہ دی ہے بلکہ ہمارے پیارے عقائد وارکانِ اسلام کی غرض و غایت ہی ہماری دنیاوی اور اُخروی زندگی کو کامیاب بنانا ہے۔

انسان مدنی الطّبع ہے۔ ایک دوسرے سے مل کر پُر امن اور پاکیزہ زندگی گزارنا ہمارا اولین مقصد ہے جس کے لئے یہ کتاب اپنے مخصوص انداز میں دعوت دیتی ہے اس کا بار بار مطالعہ ہماری متعدّد مشکلات کا حل پیش کرتا ہے۔ اس کا مطالعہ علم وادب کے دلدادگان کو ذخیرہ علم وعرفان سے مالا مال کر کے ان کے اعمال و کردار اور افکار کی اصلاح کا ضامن ہوگا۔

سیّد شوکت علی شاہ گیلانی ایم اے

مندرجات

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ
1	اخلاص، ریاکاری	9
2	سات چیزیں	9
3	عمل ظاہر ہونے پر دو اجر	10
4	مخلص بندہ کی پہچان	11
5	چرواہے کا اخلاص	13
6	عمل کی مقبولیت	13
7	تین اہم باتیں، ہلاکت کا سبب	14
8	ریاکار کے چار نام	15
9	نیک عمل کی مثال	16
10	موت نصیحت ہے	16
11	پانچ کو غنیمت جانو	17
12	سردی کا موسم غنیمت	17
13	قبر جنت ہے یا جہنم	18
14	قول وعمل کا اختلاف	20
15	تین تعجب خیز چیزیں	21
16	موت کی یاد کا نتیجہ	22
17	موت کا کڑوا ذائقہ	22
18	چار اہم باتیں	23
19	غافل کی بیداری، بہترین انسان	24
20	تین پسندیدہ چیزیں	24
21	افضل انسان، بشارت کی قسمیں	25
22	مومن کی قبر	26
23	کافر کی قبر، عذاب قبر سے نجات	27
24	اللہ کے چار ناپسندیدہ اعمال	28
25	ایک عمدہ مقولہ، عبرت ناک واقعہ	28
26	زمین کی پکار، عبرت ناک واقعہ	29
27	مردہ کی چیخ وپکار	30
28	قیامت کا ہولناک منظر	31
29	جنت اور اہل جنت	41
30	لعبہ جنت کی حور	43
31	جنتی کا حسن اور نعمت	43
32	جبرائیل کی بشارت	44
33	جنت میں رفع حاجت	46
34	جنتی کی کیفیت	47
35	جنت میں داخلہ	49
36	حکمت اور زُہد کا واقعہ	50
37	ابراہیم ادہم کا واقعہ	51
38	ابو حازم کا قول	52
39	جنت وجہنم کی سفارش	52
40	جنت کے بازار	53
41	فَهَل مِن مُشتَمِرً لَّها	53
42	اللہ کی رحمت	54
43	یحییٰ کی دعا وامید	55
44	رحمت سے مایوسی	55
45	چار چیزیں	56
46	گناہ گاروں کی شفاعت	56
47	عبرت آموز واقعہ	57
48	بشارت وقیمتی اقوال	58
49	اللہ کی بخشش، جامع نصیحت	59
50	عرش الٰہی کا سایہ	60
51	امر بالمعروف	61
52	مومن ومنافق کی پہچان	61
53	دلچسپ قصہ	63
54	مبلغ کی پانچ شرائط	64
55	توبہ	65
56	ابلیس کی مایوسی، چھ خصلتیں	68
57	خواجہ فضیلؒ	69
58	تَوبۃُ النّصُوح	71
59	قصہ عجیبہ	72
60	علاماتِ توبہ	73
61	توبہ کا اعزاز واکرام	74
62	عار دلانے پر وعید	75
63	اُمت مسلمہ کے فضائل	76
64	گناہ لکھنے سے پہلے نیکی کا انتظار	76
65	گناہ نیکیوں میں تبدیل	77
66	ذاذانؒ کی توبہ	79
67	سبق آموز واقعہ	80
68	حدیث قُدسی	82
69	حقوق الوالدین	84
70	تین کے بغیر تین عمل	84
71	والدین کی ناراضگی	85
72	والدین کے حقوق	88
73	مرنے کے بعد اجر	88
74	احادیث	91
75	صلہ رحمی	92
76	حضرت عمرؓ کا مقولہ	92

مندرجات

مندرجات

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ
77	حسن بصریؒ کا مقولہ	93
78	صلہ رحمی کے دس فوائد	93
79	عرش کا سایہ	94
80	احادیث	95
81	پڑوسیوں کے حقوق	96
82	جامع نصیحتیں	98
83	عمدہ مقولے	99
84	جاہلیت کی اچھی عادات	100
85	دس آدمی ظالم ہیں	101
86	جھوٹ	102
87	لقمانؑ کا مقولہ	102
88	جنت کی گارنٹی	103
89	غیبت	104
90	غیبت کی بدبو	105
91	برائی کا تحفہ	105
92	ابراہیم ادھم کا مقولہ	106
93	اعمال برباد	106
94	چغلی، قبر عذاب، فساد	108
95	چغل خور زیادہ خطرناک	109
96	سات باتیں	110
97	چغل خور کی دعا	111
98	بہترین مقولے	112
99	احادیث، حسد	113
100	داخلہ جہنم کی چیزیں	115
101	نصیحت رسول اللہ ﷺ	116
102	تکبر	118
103	عذاب کے تین مستحق	118
104	اکڑ کر چلنا	121
105	تواضع کا اعلیٰ مقام	122
106	تواضع حضرت عمرؓ	124
107	تواضع حضرت سلمان فارسیؓ	125
108	تواضع حضرت علیؓ	125
109	غصہ	126
110	شیطان کا گمراہ کرنا	128
111	حضرت موسیٰ اور ابلیس	130
112	تابعی کا واقعہ	131
113	مظلوم کا صبر	132
114	جوامع الکلم	133

مندرجات

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ
115	زُہد کی قسمیں	134
116	ابو درداؓ کی نصیحت	135
117	طاقت کا موازنہ	135
118	انسانیت کی تعریف	136
119	زبان اور چار صفات	137
120	بادشاہوں کے مقولے	137
121	جاہل کی علامتیں	139
122	عیسیٰ علیہ السلام کا مقولہ	140
123	ہنسنے کی برائی	140
124	رسول اللہؐ کی نصیحت	141
125	ہنسنا ہنسانا بربادی ہے	143
126	جامع اور عجیب نصیحتیں	144
127	(نظم) در مدح قرآن مجید	146
128	نعت شریف	147
129	تمہی تو ہو	148
130	خسروی اچھی لگی نہ سروری	149
131	غم حیات نہ خوف قضا	150
132	جانِ دو عالمؐ	151
133	تو حبیبِ رب جلیل ہے	152
134	کعبے سے اُٹھیں جھوم کے	153
135	وہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم	154
136	محبوبؐ کی محفل کو	155
137	(نعت) تمنا تمہی تو ہو	156
138	(نعت) عزت واعتلائے حضور	157
139	(نعت) آنحضور ﷺ	158
140	(نعت) راہِ مدینہ	159
141	رحمت کی گھٹا	160

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ ھَدٰنَا لِھٰذَا وَمَا کُنَّا لِنَھْتَدِیَ لَوْ لَآ اَنْ ھَدٰنَا اللّٰہُ وَ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْمُصْطَفٰی وَ نَبِیِّہِ الْمُجْتَبٰی وَ عَلٰی اٰلِہِ الطَّیِّبِیْنَ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ ۔ اَمَّا بَعْد

اخلاص

ریاکاری شرکِ اصغر ہے

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: لوگو! مجھے تمھارے سلسلہ میں بڑا خوف شرکِ اصغر کا ہے۔ صحابہؓ نے عرض کیا۔ شرک اصغر کیا ہے؟ فرمایا۔ ریاکاری!

ریاکاروں سے قیامت میں کہا جائے گا۔ ’’جاؤ جن کے لئے دنیا میں تم نے اعمال کئے تھے اگر ان کے پاس دینے کو کچھ ہو تو انہی سے اپنے اعمال کا بدلہ لے لو‘‘۔

ریاکاری کی مثال :۔ کسی حکیم کا مقولہ ہے ریاکاری کی مثال اس شخص کی سی ہے جس نے اپنی تھیلی کو بجائے پیسوں کے کنکریوں سے بھر لیا ہو۔ اس کو اس سے کوئی فائدہ نہیں سوائے اس کے کہ تھیلی بھری دیکھ کر لوگ اس کو مالدار سمجھ لیں ۔ لیکن اس سے تھیلی والا کوئی حاجت پوری نہیں کر سکتا اسی طرح ریاکار کو دیکھنے والے تو ضرور نیک اور متقی سمجھیں گے لیکن اللہ کے یہاں ان اعمال پر اس کو کچھ ملنے والا نہیں ۔

سات چیزیں سات کے بغیر بے کار ھیں

ایک بزرگ کا مقولہ ہے جو سات باتوں پر عمل کرے اور سات پر

نہ کرے تو اس کا عمل بے کار ہے۔

(۱) اللہ کے خوف کا دعویٰ کرے لیکن گناہوں سے پرہیز نہ کرے تو اس کا یہ دعویٰ غلط اور لاحاصل ہے۔

(۲) اللہ سے ثواب کی امید رکھے اور نیک عمل نہ کرے (اگر چہ اللہ عمل کے بغیر بھی ثواب دے سکتا ہے لیکن اس کا قانون یہی ہے کہ ثواب نیک عمل کرنے والے ہی کو ملے گا)۔

(۳) نیک کام کرنے کی خواہش تو ہو لیکن عزم نہ ہو۔

(۴) دعا بغیر محنت کے (یعنی نیک بننے کی کوشش بالکل نہ کرے تنہا دعا پر اکتفا کرے وہ محروم رہے گا) توفیق کوشش کرنے والوں ہی کو ملتی ہے۔

وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا ۔ (روم ۶۹)

جن لوگوں نے ہمارے لئے محنت کی ہم ان کو ضرور اپنے راستے دکھائیں گے۔

(۵) اِستغفار بلا ندامت یعنی زبان سے استغفار تو کرے لیکن دل میں ندامت پیدا نہ ہو تو ایسے استغفار سے کیا فائدہ۔

(۶) باطن کی اصلاح کئے بغیر ظاہری و بناوٹی نیکی بے کار ہے۔

(۷) کوشش بغیر اخلاص کے (اخلاص کے بغیر بڑی سے بڑی نیکی اور دینی محنت) بے کار ہے۔

عمل کے ظاہر ہو جانے پر دوہرا اجر

کسی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے معلوم کیا۔ میں

بہت خاموشی کے ساتھ کوئی کام کرتا ہوں لیکن لوگوں کو معلوم ہو جاتا ہے اس سے مجھے خوشی ہوتی ہے اس پر ثواب ملے گا یا نہیں (کیونکہ بظاہر یہ اخلاص کے خلاف معلوم ہوتا ہے) فرمایا دوہرا اجر ملے گا ایک چھپانے پر دوسرا ظاہر ہو جانے پر۔

تشریح:۔ خاموشی سے کرنا اخلاص کی علامت ہے جو باعث اجر عظیم ہے، ظاہر ہو جانے سے دوسروں کو بھی عمل کا موقع ملا اس کا اجر بھی اس کو ملے گا بقاعدہ۔

مَنْ سَنَّ فِي الْاِسْلَامِ سُنَّةً حَسَنَةً فَلَهُ اَجْرُهَا وَاَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا بَعْدَهٗ (مسلم)

جس نے عمدہ طریقہ رائج کیا اس کو اس کا اجر ملے گا اور دوسرے عمل کرنے والوں کا بھی اس کو اجر ملے گا۔

البتہ اس کی خواہش یا کوشش کرنا کہ میرا عمل لوگوں پر ظاہر ہو جائے یقیناً اخلاص کے خلاف ہے۔

مخلص کون ہے؟

کسی نے ایک بزرگ سے معلوم کیا کہ مخلص کون ہے؟ فرمایا مخلص وہ ہے جو اپنی نیکیوں کو اس طرح چھپائے جس طرح برائیوں کو چھپاتا ہے عرض کیا اخلاص کی غایت کیا ہے؟ فرمایا یہ کہ تو لوگوں کی جانب سے کی جانے والی تعریف کو پسند نہ کرے۔

اللہ کے مخصوص بندہ کی پہچان

حضرت ذوالنون مصریؒ سے کسی نے معلوم کیا۔ اللہ کے پسندیدہ اور مخلص بندہ کی پہچان اور علامت کیا ہے؟ فرمایا چار علامتیں ہیں۔

(۱) وہ راحت کو ترک کردے۔

(۲) اس کے پاس تھوڑا بہت جو کچھ بھی ہو اس میں سے اللہ کے لئے ضرور خرچ کرے۔

(۳) اپنے مرتبہ اور مقام کے تنزّل پر خوش ہو۔

(۴) اس کی نظر میں تعریف و مذمت یکساں ہو۔

ریاکار کی چار علامتیں

ریاکار کی چار علامتیں ہیں۔

(۱) تنہائی میں نیک کام میں سستی کرتا ہے۔

(۲) لوگوں کے سامنے پوری نشاط اور چستی سے کرتا ہے۔ (نیک کام)

(۳) جس کام پر لوگ تعریف کریں اس کو اور زیادہ کرتا ہے۔

(۴) جس عمل پر اس کی برائی کی جائے اس کو کم کر دیتا ہے۔ (حضرت علیؓ)

عمل کا قلعہ

تین چیزیں عمل کے لئے بمنزلہ قلعہ کے ہیں:۔

(۱) یہ خیال کرے کہ عمل کی توفیق اللہ کی جانب سے ہے (تاکہ تکبُّر و غرور پیدا نہ ہو۔)

(۲) ہر عمل کو اللہ کی رضا کے لئے کرے (تاکہ نفس کی خواہش ٹوٹ جائے)

(۳) عمل کا ثواب اور بدلہ صرف اللہ سے طلب کرے (تاکہ قلب سے ریا اور طمع نکل جائے)

اخلاص چرواھے سے سیکھو

کسی بزرگ نے فرمایا کہ انسان کو چرواہے سے ادب و اخلاص سیکھنا چاہیے۔ کسی نے عرض کیا کس طرح؟ فرمایا جب چرواہا بکریوں کے پاس نماز پڑھتا ہے تو اس کو اس کا خیال تک بھی نہیں آتا کہ بکریاں میری تعریف کریں گی۔ اس طرح عامل کو چاہیے کہ وہ لوگوں کی تعریف و برائی سے بے نیاز ہو کر اللہ کی عبادت کرے۔

عمل کی قبولیت کے لئے چار شرطیں

ہر عمل کی قبولیت کے لئے چار چیزیں ضروری ہیں۔

(۱) علم (علم کے بغیر عمل کا صحیح ہونا دشوار ترین بلکہ ناممکن ہے اور وہی عمل قبول ہوتا ہے جو صحیح ہو)

(۲) نیت۔ (نیت کے بغیر عمل باعث اجر نہیں ہوتا اور بعض اعمال نیت کے بغیر معتبر ہی نہیں)۔

اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ | عمل کا دارومدار نیت پر ہے۔

(۳) صبر۔ (عمل کو صبر و سکون کے ساتھ کرے یا عمل کرنے میں جو پریشانیاں پیش آئیں ان پر بطیبِ خاطر صبر کرے۔

(پہلی دو چیزیں عمل سے پہلے اور تیسری چیز درمیان کی ہے)

(۴) اخلاص۔ اخلاص کے بغیر کوئی عمل قبول نہیں ہوتا۔

صالح کی پہچان

حضرت شفیق بن ابراہیم الزاہدؒ سے کسی نے دریافت کیا۔ لوگ مجھے

نیک کہتے ہیں۔ کیسے سمجھوں کہ میں نیک ہوں یا بد؟ فرمایا تین باتوں سے۔ اوّل اپنے باطن کا حال بزرگوں سے بیان کر اگر وہ اس کو پسند کریں تو نیک ہے ورنہ بد۔ دوم اپنے دل پر دنیا کو پیش کر اگر وہ اس کو رد کر دے تو نیک ہے ورنہ نہیں۔ سوم خود پر موت کو پیش کر اگر دل اس سے راضی اور خوش ہو تو سمجھ لے کہ تو نیک ہے ورنہ نہیں۔

اگر کسی کو یہ تین باتیں حاصل ہوں تو اسے چاہیے کہ وہ اللہ کا شکر کرے اور اپنی عاجزی کا اظہار کرے کہیں اس کے عمل میں ریا نہ پیدا ہو جائے جو سارے کئے کرائے پر پانی پھیر دے۔

تین اہم باتیں

بعض بزرگ جب کسی کو خط لکھتے تو اس میں تین باتیں ضرور لکھتے

(۱) جو آخرت کے لئے عمل کرے گا اللہ تعالیٰ اس کے دنیا کے کاموں کو درست فرمادے گا۔

(۲) جو اپنے اور اللہ کے درمیان معاملہ درست کرلے گا (یعنی اللہ سے اس کا معاملہ اخلاص کا ہو گا) تو اللہ اس کے اور لوگوں کے درمیان معلامات کو درست فرما دے گا۔ (۳) جو اپنے باطن کو ٹھیک کرلے گا اللہ اسکے ظاہر کو ٹھیک کر دے گا۔ (عوف بن عبداللہ)

تین چیزیں ہلاکت کا سبب ہیں

جب اللہ کسی بندہ کو ہلاک کرنا چاہتا ہے تو اس کو تین چیزوں میں مبتلا کر دیتا ہے۔

(۱) اُس کو علم دیتا ہے لیکن عمل کی توفیق سلب کر لیتا ہے۔

(۲) صالحین کی صحبت کا موقع دیا جاتا ہے لیکن ان کے مرتبہ کی معرفت اور ان کی قدر دل سے نکال لی جاتی ہے۔

(۳) نیک کام کرنے کا موقع دیا جاتا ہے لیکن اخلاص سے محروم کر دیا جاتا ہے۔

(یہ اس کی نیت کی خرابی اور خبثِ باطن کی وجہ سے ہوتا ہے۔ ورنہ اگر نیت درست ہو تو علم کا نفع، عمل میں اخلاص اور بزرگوں کی قدر ضرور حاصل ہو گی۔)

ریاکار کے چار نام

کسی نے عرض کیا یارسولؐ اللہ! قیامت میں نجات کس کام کی وجہ سے ہوگی۔ فرمایا اللہ کے ساتھ دھوکہ نہ کرو۔ عرض کیا اللہ کے ساتھ دھوکہ کرنے کا کیا مطلب ہے؟ فرمایا! اللہ کے حکم پر عمل صرف اللہ کے لئے کرو غیر اللہ کے لئے نہیں۔

اللہ کے علاوہ کسی اور کے لئے عمل کرنا ہی اللہ کے ساتھ دھوکہ کرنا ہے۔

ریا سے بچو کیونکہ ریا شرک ہے۔ ریا کار کو قیامت میں چار ناموں سے پکارا جائے گا۔ یا کافر۔ یا فاجر یا غادر (دھوکہ باز) یا خاسر۔ تیرا عمل ضائع ہو گیا تیرا اجر باطل ہو گیا۔ آج تیرا کوئی حصہ نہیں او دھوکہ باز! اپنے عمل کا بدلہ اسی سے لے جس کے لئے تو نے عمل کیا تھا۔ اس حدیث کے رواى (صحابی) نے اللہ کی قسم کھا کر کہا کہ یہ بات میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنی ہے۔

کسی نے کیا خوب فرمایا ہے۔

"نیکی کرنے سے اس کی حفاظت زیادہ سخت ہے"

نیک عمل کی مثال

ابو بکر واسطیؒ فرماتے ہیں نیک عمل کی مثال شیشہ کی سی ہے ذرا سی بے احتیاطی سے شیشہ ٹوٹ جاتا ہے اور پھر درست نہیں ہوتا۔

اسی طرح نیک عمل ریا اور عُجب (خود پسندی) سے برباد ہو جاتا ہے پھر باعث اجر نہیں رہتا۔

تنبیہ:۔ عمل میں ریاکاری کا خطرہ ہو تو انتہائی کوشش کر کے اس کو دور کرے لیکن کوشش کے باوجود اگر دور نہ ہو تو اس کی وجہ سے عمل کو ترک نہ کرے بلکہ استغفار کرتا رہے۔ شاید اللہ دوسرے عمل میں اخلاص عطا فرما دے۔

واقعہ

کسی نے مسافر خانہ بنوایا اور دل میں یہ خلجان تھا کہ میرا عمل قبول بھی ہوگا یا نہیں یعنی اپنے اخلاص پر شبہ تھا۔ اس شخص سے کسی نے خواب میں کہا بالفرض اگر تیرا یہ عمل اخلاص سے خالی بھی ہے تو ان مسلمانوں کی دعائیں یقیناً مخلصانہ اور مقبول ہیں جو اس مفید کام کی وجہ سے تیرے لئے کرتے ہیں۔ یہ سن کر وہ شخص خوش اور مطمئن ہو گیا۔

موت اور اس کی شدت

موت کی تکلیف نصیحت ہے۔

حضرت حسنؒ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

فرمایا کہ موت کی تکلیف تلوار کی تین سو ضرب کے برابر ہوتی ہے۔ نیز فرمایا موت کی شدت اور تکلیف میری امت کے لئے نصیحت ہے۔

پانچ کو پانچ سے پہلے غنیمت جان

حضرت میمون بن مہرانؒ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ پانچ کو پانچ سے پہلے غنیمت جانو۔

(۱) بڑھاپے سے پہلے جوانی کو۔ (۲) بیماری سے پہلے تندرستی کو۔

(۳) مشغولیت سے پہلے فرصت کو۔ (۴) محتاجی سے پہلے مالداری کو۔

(۵) موت سے پہلے زندگی کو۔

جوانی اور طاقت کے زمانہ میں جو عبادت اور محنت ہو سکتی ہے بڑھاپے میں اس کا تصور بھی مشکل ہے دوسرے جب جوانی میں معصیت اور کسل کی عادت ہو جاتی ہے تو بڑھاپے میں اس کا بدلنا نہایت دشوار ہے۔

تندرستی کا زمانہ نہایت قیمتی ہے اس کا صحیح اندازہ بیماری ہی میں ہوتا ہے اس لئے تندرستی میں زمانہ کو ضائع کرنا انتہائی نقصان کی بات ہے۔ رات فرصت کا وقت ہے اگر اس کو ضائع کر دیا اور ذکر و عبادت میں مشغول نہ ہوا تو دن کے مشاغل کہاں فرصت لینے دیں گے خصوصاً سردی کی راتیں۔

سردی کا موسم مومن کیلئے غنیمت ہے۔

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔

اَلشِّتَاءُ غَنِیمتُ الْمُؤْمِنِ طَالَ لَیلُهٗ فَقَامَهٗ وَقُصُرَ نَهَارُهٗ فَصَامَهٗ۔	سردی کا موسم مومن کے لئے بہت غنیمت ہے رات لمبی ہے تو وہ اس میں عبادت کرتا ہے اس کا دن چھوٹا ہوتا ہے تو روزہ رکھتا ہے۔

(سردی کی راتوں میں عبادت کرنا اور دن میں روزہ رکھنا سہل تر ہے) نیز فرمایا۔

اَللَّیلُ طَوِیلٌ "فَلَا تَقْصُرْهُ بِمَنَامِکَ وَالنَّهَارُ مُضِیءٌ "فَلَا تُکَدِّرْهُ بِاٰثَامِکَ	رات لمبی ہے اس کو اپنی نیند سے چھوٹا نہ کرو اور دن روشن ہے اس کو اپنے گناہوں سے تاریک نہ کر۔

اللہ نے جو کچھ تجھے دیا ہے اس پر قناعت کر اور راضی رہ ، اگر قناعت و رضا حاصل ہو جائے تو اس کو غنیمت جان اور اللہ کا شکر ادا کر ، دوسروں کے پاس جو مال ہے اس کی طمع نہ کر۔

زندگی میں ہر عمل کیا جاسکتا ہے موت کے بعد انسان کچھ کرنے پر قادر نہیں ہوگا۔ اس لئے زندگی کو غنیمت جان کر جو کچھ کرنا ہے کر لے کسی کا کتنا عمدہ فارسی مقولہ ہے۔

بکود کی بازی ، بپیری سستی ، بجوانی مستی ، خدارا کے پرستی	بچپن کھیل میں گزار دیا۔ بڑھاپا سستی میں۔ جوانی مستی میں گذاری۔ خدا کی عبادت کس وقت کرے گا؟

قبر جنت کا باغیچہ یا جہنم کا گڑھا ہے

حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ آلہ وسلم نے فرمایا۔ قبر جنت کا باغیچہ ہے

(مومن کے لئے) یا جہنم کا گڑھا ہے (کافر کے لئے) لہٰذا موت کو کثرت سے یاد کیا کرو جو تمھاری نفسانی خواہشات پر پانی پھیر دینے والی ہے۔

موت کی مثال :۔ حضرت عمرؓ نے حضرت کعبؓ سے فرمایا۔ کچھ موت کا حال بتایئے ! فرمایا۔ موت کانٹے دار درخت کی طرح ہے جو انسان کے پیٹ میں داخل کر دیا جائے اور اس کا ایک ایک کانٹا انسان کے رگ و ریشہ میں پیوست ہو جائے پھر کوئی طاقتور آدمی اس کو زور سے کھینچے اور وہ درخت گوشت پوست کو کاٹتے ہوئے باہر نکلے یہی موت کا حال ہے۔ (اللہ تیرا فضل درکار ہے)

تین چیزیں نہیں بھولنی چاہیئں

کسی بزرگ نے کہا ہے۔ تین چیزیں کسی سمجھدار آدمی کو نہیں بھولنی چاہیئں۔

(۱) دنیا اور اس کے حالات کا فنا۔ (۲) موت

(۳) وہ مصیبتیں جن سے انسان کو امان نہ ملے۔

چار چیزوں کی قدر چار آدمی ہی جانتے ہیں

(۱) جوانی کی قدر بوڑھا ہی جانتا ہے۔ (۲) عافیت کی قدر مصیبت زدہ ہی جانتا ہے۔

(۳) صحت کی قدر بیمار ہی جانتا ہے۔ ۴ زندگی کی قدر مردہ ہی جان سکتا ہے۔

موت کی حقیقت

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ فرماتے ہیں کہ میرے

والد (عمرو بن العاصؓ) اکثر یہ فرمایا کرتے تھے کہ اس آدمی پر مجھے بہت تعجب ہوتا ہے جس پر موت کے آثار ظاہر ہونے لگیں اور اس کے ہوش و حواس باقی ہوں زبان بھی بند نہ ہوئی ہو وہ موت کی کیفیت کیوں نہیں بتاتا اتفاق سے جب ان کی وفات کا وقت قریب آیا تو ان کے ہوش و حواس باقی تھے اور زبان بھی کھلی ہوتی تھی۔ میں نے عرض کیا۔ ابا جان آپ ایسی حالت میں موت کی کیفیت نہ بتانے والے پر تعجب کا اظہار فرمایا کرتے تھے۔ موت کی کیفیت بیان فرمائیں۔ فرمایا۔ بیٹا! موت کی حالت بیان کرنا ممکن نہیں ہے لیکن میں کچھ بتاتا ہوں۔

خدا کی قسم ایسا معلوم ہوتا ہے کہ میرے کاندھوں پر پہاڑ رکھا ہوا ہے اور میری روح سوئی کے ناکے میں سے نکل رہی ہے اور میرے پیٹ میں کانٹے بھرے ہوئے ہیں اور ایسا لگتا ہے کہ آسمان اور زمین دونوں مل گئے ہیں اور میں ان کے درمیان دبا ہوا ہوں۔

قول و عمل کا اختلاف

شفیق بن ابراہیمؒ فرماتے ہیں۔ لوگ چار باتیں زبان سے کہتے ہیں لیکن عمل اس کے خلاف کرتے ہیں۔

(۱) ہر شخص کہتا ہے کہ میں اللہ کا بندہ ہوں لیکن عمل ایسے کرتا ہے کہ شاید یہ کسی کا بندہ نہیں اور کوئی اس کا مالک نہیں ہے۔

(۲) ہر ایک کہتا ہے اللہ رزاق ہے لیکن دنیا اور مال کے بغیر اس کا قلب مطمئن نہیں ہوتا۔

(۳) ہر آدمی جانتا ہے اور کہتا ہے کہ آخرت دنیا سے بہتر ہے لیکن دنیا کا مال جمع کرنے میں رات دن مشغول رہتا ہے اور حلال و حرام کی تمیز تک ختم کر دیتا ہے۔ کہتا ہے کہ موت ضرور آئے گی، عمل ان کے سے کرتا ہے جن کو مرنا نہیں۔

تین چیزیں تعجّب خیز ہیں

حضرت ابو ذرؓ فرماتے ہیں۔ تین چیزوں پر مجھے تعجب ہوتا ہے یہاں تک کہ ہنسی آتی ہے اور تین چیزوں پر اتنا غم ہوتا ہے کہ رونا آتا ہے۔

وہ تین چیزیں جن پر تعجب ہوتا ہے اور ہنسی آتی ہے یہ ہیں:۔

(۱) دنیا کا امید وار، جبکہ اس کے پیچھے موت لگی ہے (اپنی خواہشات کے پورا کرنے میں لگا ہوا ہے موت کی فکر نہیں)

(۲) غافل، جبکہ اس کے سامنے قیامت ہے (قیامت کا یقین رکھتے ہوئے بھی موت کی تیاری سے غفلت برتتا ہے۔

(۳) منہ بھر کر ہنسنے والا، حالانکہ اسے خبر نہیں کہ اللہ اس سے راضی ہے یا ناراض اور جن تین باتوں پر غم کے ساتھ رونا آتا ہے وہ یہ ہیں۔

۱۔ احباب یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور آپ کے صحابہؓ کی جدائی۔ ۲۔ موت! (پتہ نہیں ایمان پر خاتمہ ہوگا یا نہیں)

۳۔ حشر میں اللہ کے سامنے کھڑا ہونا، جبکہ مجھے خبر نہیں کہ میرے لئے جنت میں جانے کا حکم ہوگا یا جہنم میں۔

موت موٹا نہیں ہونے دیتی

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: موت کے متعلق جتنا تم جانتے ہو اگر حیوانات جان لیں تو تم کو کبھی موٹا گوشت کھانا نصیب نہ ہو۔

موت کو یاد رکھنے اور نہ رکھنے کا نتیجہ

حامد اللفافؒ فرماتے ہیں جو شخص موت کو زیادہ یاد کرتا ہے اس کا تین باتوں سے اعزاز کیا جاتا ہے۔

(۱) توبہ کی توفیق جلد ہوتی ہے۔

(۲) جو کچھ اللہ نے دیا ہے اس پر قناعت نصیب ہوتی ہے۔

(۳) عبادت میں دلجمعی حاصل ہوتی ہے۔

اور جو شخص موت کو بھول جاتا ہے اس کو تین باتوں سے سزا دی جاتی ہے۔

(۱) توبہ کی توفیق جلد نہیں ہوتی ۔ (۲) کفاف پر قناعت نصیب نہیں ہوتی ۔ (۳) عبادت میں کسل پیدا ہو جاتا ہے۔

موت کا ذائقہ بہت کڑوا ہے

حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے کسی نے کہا کہ آپ تازہ مردہ کو زندہ کرتے ہیں۔ کسی پرانے مردہ کو زندہ کر کے دکھائیے۔ اس کے مطالبہ پر آپ نے سام بن نوح علیہ السلام کو اللہ کے حکم سے زندہ کیا۔ جب وہ قبر سے اٹھے تو سر اور داڑھی کے بال سفید تھے۔ عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا۔ یہ سفیدی کیسی ہے؟ آپ کے زمانہ میں تو بڑھاپا تھا ہی نہیں ۔ کہا کہ میں نے

جو آواز سنی تو یہ سمجھا کہ قیامت آ گئی اس کے خوف سے بال سفید ہو گئے۔ معلوم کیا کہ آپ کا انتقال کب ہوا تھا؟ فرمایا چار ہزار سال پہلے لیکن ابھی تک موت کا ذائقہ ختم نہیں ہوا۔

چار اہم باتیں

ابراہیم بن ادہمؒ سے کسی نے کہا۔ اگر آپ مجلس میں بیٹھا کریں تو ہم لوگوں کو فائدہ پہنچے اور دین کی باتیں سننے کا موقع ملے ۔ فرمایا! میں چار باتوں میں مشغول ہوں ۔ ان سے فرصت ملے تو بیٹھوں ۔عرض کیا۔ وہ چار باتیں کون سی ہیں؟ فرمایا:

۱۔ پہلی فکر تو یہ ہے کہ اللہ نے یوم میثاق میں بندوں سے عہدو پیمان لیتے وقت فرمایا تھا۔ یہ لوگ جنتی ہیں اور اس کی مجھے بالکل پروا نہیں اور یہ لوگ دوزخی ہیں اور اس کی بھی کوئی پروا نہیں۔ اب مجھے خبر نہیں کہ میں کس گروہ میں تھا۔

۲۔ رحم مادر میں بچہ کے اندر روح ڈالتے وقت فرشتہ عرض کرتا ہے۔ یا اللہ اس کو خوش نصیب لکھا جائے یا بد نصیب (حکم کے مطابق فرشتہ لکھ دیتا ہے)۔ مجھے خبر نہیں میرے لئے کیا لکھا گیا ہے؟

۳۔ ملک الموت روح قبض کرتے وقت اللہ تعالیٰ سے معلوم کرتے ہیں اس کو مسلمانوں کے ساتھ رکھا جائے یا کافروں کے ساتھ ۔ مجھے معلوم نہیں میرے بارے میں اللہ کیا حکم دے؟

۴۔ چوتھی بات یہ ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کے قول

وَامۡتَازُوا الۡیَوۡمَ اَیُّهَا الۡمُجۡرِمُوۡنَ ۔ (یٰسین ۵۹)	اے مجرمو! آج تم علٰیحدہ ہو جاؤ،

کے بارے میں متفکر ہوں، پتہ نہیں کہ میں کس گروہ میں ہوں گا؟

غفلت سے بیدار ہونے والے کی چار علامتیں

جو شخص غفلت سے پردہ کو چاک کر کے بیدار ہو جائے اس کی چار علامتیں ہیں ۔

۱۔ وہ دنیا کے معاملہ میں تاخیر اور قناعت کرنے والا ہوگا۔

۲۔ آخرت کے معاملہ میں حریص اور جلدی کرنے والا ہوگا۔

۳۔ دین کے سلسلہ میں علم اور کوشش کے ساتھ تدبیر کرتا ہوگا۔

۴۔ مخلوق کے ساتھ اس کا معاملہ نصیحت اور مدارات کا ہوگا۔

سب سے بہتر انسان

کسی نے کہا ہے سب سے بہتر آدمی وہ ہے جس کے اندر پانچ باتیں ہوں

۱۔ پروردگار کی عبادت کرنے والا ہو ۔۲۔ مخلوق کے لئے نفع بخش اور فائدہ مند ہو۔ ۳۔ لوگ اس کے شر سے محفوظ ہوں ۔

۴۔ لوگوں کے پاس جو مال و دولت ہے اس سے ناامید ہو۔

۵۔ موت کے لئے تیار ہو۔

تین پسندیدہ چیزیں

حضرت ابودرداءؓ فرماتے ہیں :۔

(۱) میں غربت کو پسند کرتا ہوں تاکہ پروردگار کے لئے متواضع بنا

رہوں (۲) مرض کو پسند کرتا ہوں تاکہ اس کے ذریعہ میرے گناہ معاف ہوتے رہیں ۔

(۳) موت کو پسند کرتا ہوں تاکہ پروردگار سے ملاقات ہو۔

سب سے افضل و عقلمند انسان

ابن مسعودؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کسی نے معلوم کیا کہ سب سے افضل کون ہے؟ فرمایا: جس کے اخلاق سب سے اچھے ہوں ۔عرض کیا اور سب سے زیادہ سمجھدار کون ہے؟ فرمایا موت کو سب سے زیادہ یاد کرنے اور اس کی تیاری کرنے والا۔

بشارت کی پانچ قسمیں

اِنَّ الَّذِیۡنَ قَالُوۡا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسۡتَقَامُوۡا تَتَنَزَّلُ عَلَیۡهِمُ الۡمَلٰٓئِكَةُ اَلَّا تَخَافُوۡا وَلَا تَحۡزَنُوۡا وَاَبۡشِرُوۡا بِالۡجَنَّةِ الَّتِیۡ كُنۡتُمۡ تُوۡعَدُوۡنَ (حم سجدہ ۔۳۰)	بے شک جنھوں نے کہا ہمارا رب اللہ ہے پھر اس پر جم گئے ان پر فرشتے نازل ہوتے اور کہتے ہیں کہ خوف نہ کرو اور غمگین نہ ہو اور اس جنت کی خوشخبری حاصل کرو جس کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے۔

اس بشارت کی پانچ قسمیں ہیں۔

۱۔ (عام مومنین کے لئے) یعنی تم عذاب میں ہمیشہ رہنے سے نہ ڈرو ،تم کو ایک روز عذاب سے ضرور نکالا جائے گا۔ ابنیاء علیہم السلام اور صلحا تمھاری شفاعت کریں گے ۔

۲۔ (مخلصلین کے لئے) تم اپنے اعمال کے رد ہونے کا خطرہ محسوس نہ کرو۔ تمھارے اعمال مقبول ہیں اور ثواب فوت ہونے کا غم نہ کروتم کو دوگنا ثواب ملے گا۔

۳۔ (تائبین کے بارے میں) کہا جاتا ہے۔ اپنے گناہوں سے نہ ڈرو وہ بخش دیئے جائیں گے اور توبہ کے بعد رد ثواب کا خطرہ محسوس نہ کرو۔

۴۔ (زاہدوں کے لئے) حشر اور حساب سے نہ ڈرو اور بلا حساب کتاب کے جنت میں داخل ہونے کی خوشخبری حاصل کرو۔

۵۔ (علماء کے لئے) وہ علماء جو لوگوں کو بھلائی اور نیکی سکھاتے ہیں اور اپنے علم پر عمل کرتے ہیں ان سے کہا جاتا ہے، قیامت کے ہولناگ منظر سے نہ ڈرو اور بالکل غم نہ کروتم کوتمھارے اعمال کا بدلہ دیا جائے گا اور تم اپنی اقتدا کرنے والوں کے لئے جنت کی خوشخبری حاصل کرو۔

عذابِ قبر

مومن کی قبر

مومن کو جب قبر میں رکھا جاتا ہے تو اس کی قبر کو ستر گز وسیع کر دیا جاتا ہے۔ اور مخمل کا فرش بچھا کر خوشبو بکھیر دی جاتی ہیں اور قبر کو ایمان و قرآن کے نور سے روشن کر دیا جاتا ہے اور اس کو دلہن کی طرح سلا دیا جاتا ہے، اب اس کو اس کا محبوب ہی بیدار کرے گا۔

کافر کی قبر

کافر کی قبر کو اتنا تنگ کر دیا جاتا ہے کہ اس کی پسلیاں ایک دوسرے میں گھس جاتی ہیں اور اونٹ کی گردن جیسے سانپ اس پر چھوڑ دیے جاتے ہیں جو اس کا گوشت کھاتے رہتے ہیں اور گونگے بہرے فرشتے ہتھوڑے سے ان کی پٹائی کرتے رہتے ہیں اُس پر صبح و شام آگ بھی پیش کی جاتی ہے۔

عذاب قبر سے بچانے والی آٹھ چیزیں

فقیہ ابو اللیثؒ فرماتے ہیں: عذابِ قبر سے بچنے کے لئے چار چیزوں پر عمل اور چار چیزوں سے پرہیز ضروری ہے۔جن چار چیزوں پر عمل ضروری ہے وہ یہ ہیں۔

(۱) نماز کی پابندی (۲) صدقہ کی کثرت

(۳) تلاوت قرآن پاک (۴) تسبیحات کی کثرت

(یہ چیزیں قبر کو روشن و وسیع کرتی ہیں)

جن چار باتوں سے بچنا ضروری ہے یہ ہیں:۔

(۱) جھوٹ (۲) خیانت (۳) چغلی (۴) پیشاب کی چھینٹیں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا پیشاب کی چھینٹوں سے بچو عام طور پر اسی کی وجہ سے عذاب قبر ہوتا ہے۔

اللہ کو چار باتیں نا پسند ہیں

(۱) نماز میں کھیلنا (۲) قرآن کی تلاوت کرتے وقت لغو باتیں کرنا
(۳) روزہ کی حالت میں جماع کرنا (۴) قبرستان میں ہنسنا

ایک عمدہ مقولہ

محمد بن سماکؒ نے قبرستان کی جانب دیکھ کر فرمایا ! اس قبرستان کا سکوت اور قبروں کی برابری تمھیں دھوکہ میں نہ ڈالے ، اس میں کتنے ہی مغموم و پریشان ہیں اور ان قبر والوں میں بہت ہی تفاوت ہے۔ عقلمند ہے وہ شخص جو قبر میں داخل ہونے سے پہلے اس کی تیاری کر لے۔

ایک عبر تناک واقعہ

حضرت ابن عباسؓ کے پاس کچھ لوگ آئے اور کہا کہ ہمارے ایک ساتھی کا انتقال ہو گیا۔ ہم نے دفن کرنے کے لئے قبر کھودی تو اس میں ایک کالا سانپ نظر آیا دوسری مرتبہ پھر تیسری مرتبہ قبر کھودی تو ان دونوں میں بھی ویسا ہی سانپ موجود ہے۔ اب ہم کیا کریں؟ فرمایا: ان میں سے کسی ایک قبر میں دفن کر دو، یہ سانپ اس کے کسی عمل کے نتیجہ میں ہے۔ اگر ساری دنیا میں بھی قبر کھودو گے تو ہر قبر میں یہی سانپ موجود پاؤ گے۔ چنانچہ ساتھیوں نے دفن کر دیا اور واپسی میں اس کی بیوی سے اس کے حالات دریافت کیے۔ بیوی نے کہا ۔ وہ غلہ کی تجارت کرتا تھا۔ روزانہ کھانے کے لیے غلہ نکالتا اور اس کے بقدر کنکری اور لکڑی وغیرہ ملا دیتا

تھا۔ (قبر کا سانپ اسی کا نتیجہ ہے۔)

زمین کی پکار

زمین روزانہ پانچ مرتبہ پکارتی ہے۔

(۱) اے انسان تو میری پشت پر چلتا ہے اور ایک دن میرے پیٹ میں جائے گا۔

(۲) اے انسان تو میری پشت پر طرح طرح کی چیزیں کھاتا ہے اور میرے پیٹ میں تجھ کو کیڑے مکوڑے کھائیں گے۔

(۳) اے انسان تو میری پشت پر ہنستا ہے عنقریب میرے پیٹ میں جا کر روئے گا۔

(۴) اے انسان تو میری پشت پر خوش ہوتا ہے کل کو میرے پیٹ میں غمگین ہوگا۔

(۵) اے انسان تو میری پشت پر گناہ کرتا ہے میرے پیٹ میں تجھ کو سزا دی جائے گی۔

عبر تناک قصّہ

عمر بن دینارؒ فرماتے ہیں۔ مدینہ میں کوئی شخص تھا اور وہیں کسی محلّہ میں اس کی بہن تھی ۔ بہن کا انتقال ہو گیا ۔ دفن کرنے کے بعد گھر آکر خیال آیا کہ روپوں کی تھیلی قبر میں گر گئی ۔ کسی کو ساتھ لے کر قبرستان گیا۔ قبر کھولی تھیلی مل گئی۔ بھائی نے اس شخص سے کہا ذرا اور کھولو دیکھو بہن کا کیا حال ہے؟ چنانچہ کھول کر جھانکا تو دیکھا کہ آگ بھڑک رہی ہے۔ فوراً قبر کو

بند کر دیا اور والدہ سے بہن کا حال دریافت کیا ۔ والدہ نے منع کیا لیکن
بھائی کے اصرار پر بتایا کہ تمھاری بہن نماز کو ٹال کر پڑھتی تھی اور وضو بھی
ٹھیک سے نہیں کرتی تھی اور رات کو جب لوگ سو جاتے تو دروازوں پر کان
لگا کر باتیں سنتی تھی تا کہ دوسروں سے بیان کرے۔ اس سے اس کی قبر میں
عذاب ہو رہا ہے۔

مردہ کی چیخ و پکار

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔ ہر مردہ چیختا ہے
انسان کے سوا ہر ایک اس کو سنتا ہے۔ اگر انسان سن لے تو بے ہوش ہو
جائے ۔ اگر وہ مردہ نیک ہے تو اپنے لے جانے والوں سے کہتا ہے جلدی
کرو، جہاں لے جا رہے ہو۔ اگر تم اس کو دیکھ لو تو خود تم بہت عُجلت کرو
گے اور بدکار مردہ کہتا ہے جلدی نہ کرو، اگر تم اس جگہ کو دیکھ لو تو ہرگز مجھے
وہاں نہ لے جاؤ گے ۔ دفن کے بعد دو فرشتے آتے ہیں۔ سیاہ فام نیلی
آنکھوں والے ۔ سر کی جانب سے نماز روکتی ہے ، کہتی ہے، ادھر سے نہ آؤ،
کیونکہ اس قبر کے خوف سے راتوں کو یہ شخص نماز میں مشغول رہتا تھا۔
پیروں کی جانب سے والدین کی اطاعت مانع ہوتی ہے۔ دائیں جانب
سے صدقہ ۔ بائیں جانب سے روزہ روکتا ہے۔

زندگی چندروزہ ہے ۔ آج زندگی اور تندرستی میں موقع ہے کہ قبر اور
حشر کے لئے کچھ کر لیا جائے۔ مرنے کے بعد قبر میں انسان کچھ نہ کر سکے
گا۔ ایک مرتبہ کلمہ شہادت یا کوئی تسبیح پڑھنا چاہے گا تو اجازت نہ ملے گی ۔

(اگر اس نے دنیا میں کچھ نہ کیا ہے) دنیا کی زندگی راس المال (اصلی پونجی
کی طرح ہے اس کے ہوتے ہوئے انسان سب کچھ کر سکتا ہے جس طرح
پونجی ختم ہونے کے بعد تجارت کرنا دشوار ہو جاتا ہے اسی طرح زندگی ختم ہو
جانے پر کوئی عمل کرنا ناممکن ہو جائے گا۔ آج محنت کر کے کچھ کمانے کا
وقت ہے تو انسان غافل ہے۔ کل انسان کچھ کرنے کی خواہش کرے گا
لیکن وقت نکل چکا ہو گا۔ (فاعتبرو ایا اولی الابصار ۔ (مولف)

قیامت کا ہولناک منظر

اسرافیلؑ منہ میں صور لئے منتظر ہیں کہ کب اللہ کا حکم ملے اور میں
پھونکوں ۔ ان کے پھونکتے ہی سارا عالم تہ و بالا ہو جائے گا۔ مخلوق میں
عجیب و غریب قسم کی بے چینی پیدا ہو جائے گی۔ دوبارہ پھونکیں گے تو سارا
عالم فنا ہو جائے گا۔ چند فرشتوں کے سوا مخلوق میں کوئی باقی نہ رہے گا۔ اللہ
ملک الموت سے فرمائے گا۔ کون کون باقی ہیں؟ وہ عرض کریں گے۔
جبرائیلؑ ۔ میکائیلؑ ۔ اسرافیلؑ حاملین عرش اور میں ۔ ملک الموت کو حکم ہو گا
ان کی روح بھی قبض کر لو۔ چنانچہ ان سب کی روح بھی قبض کر لی جائے گی۔
اب مخلوق میں ملک الموت کے سوا کوئی باقی نہ رہے گا۔ اللہ فرمائے گا ملک
الموت اب کون باقی ہے؟ عرض کریں گے آپ کے سوا صرف میں ہی باقی
ہوں۔ حکم ہو گا۔ ملک الموت ! میرے سوا سب کو فنا ہونا ہے لہٰذا تم بھی مر جاؤ
چنانچہ جنت و جہنم کے درمیان وہ خود اپنی روح قبض کریں گے اور ایک ایسی
چیخ ماریں گے کہ اگر اس وقت مخلوق زندہ ہوتی تو ان کی چیخ کی شدید آواز

سے مر جاتی۔ اُس وقت کہیں گے " اگر مجھے معلوم ہوتا کہ موت کے وقت اتنی تکلیف ہوتی ہے تو مومنین کی روح قبض کرنے میں اور نرمی کرتا "

اب اللہ رب العزت کے سوا کوئی بھی باقی نہ رہے گا۔ اس وقت اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ بادشاہ کہاں ہیں؟ شہزادے کدھر ہیں؟ ظالم کہاں گئے؟ ان کی اولاد کیا ہوئی وہ لوگ میرا کھاتے تھے اور میرے غیر کی عبادت کرتے تھے۔ آج حکومت کس کی ہے؟ سارا عالم تو فنا ہو چکا ہے۔ جواب کون دے؟ اس لئے خود فرمائے گا۔ آج حکومت صرف اللہ تعالیٰ کی ہے جو اکیلا اور زبردست ہے! پھر آسمان سے مٹی کی مانند پانی برسے گا اور نباتات کی طرح لوگوں کے جسم زمین سے نکلیں گے۔ پھر اسرافیلؑ کو زندہ کیا جائے گا۔ اسی طرح جبرائیل و میکائیل کو۔ اسرافیل تیسری مرتبہ صور پھونکیں گے جس سے ساری مخلوق زندہ ہو جائے گی (سب سے پہلے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زندہ ہوں گے) تمام لوگ برہنہ ہوں گے اور ایک عظیم الشان میدان میں جمع ہو جائیں گے۔

اللہ مخلوق کی طرف بالکل توجہ نہیں فرمائے گا نہ ان کا فیصلہ فرمائے گا۔ مخلوق روتے روتے تھک جائے گی۔ آنکھوں میں پانی ختم ہو جائے گا۔ اسی دوران حساب شروع کرنے کی سفارش کرانے کے لئے لوگ انبیاء علیہم السلام کے پاس جائیں گے۔ سب کے انکار کے بعد آخر میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس جائیں گے اور آپ شفاعت کریں گے اس کے بعد حساب کتاب شروع ہو گا۔

فرشتے صف بندی کر کے کھڑے ہو جائیں گے۔ کہا جائے گا

سب کے اعمال صحیفوں میں درج ہیں جو اچھے اعمال لکھے دیکھے وہ اللہ کا شکر ادا کرے اور جس کے صحیفہ میں بُرے اعمال ہوں وہ خود کو ہی ملامت کرے۔ انسان اور جنات کے علاوہ دوسرے جانداروں کو ایک دوسرے کا بدلہ دلوا کر فنا کر دیا جائے گا۔ انسان و جنات کا حساب شروع ہو گا۔ ظالم سے مظلوم کا بدلہ دلوایا جائے گا۔ وہاں جرمانہ روپیہ پیسہ کا نہیں ہو گا۔ بلکہ ظالم کی نیکیاں مظلوم کو دلوائی جائیں گی۔ نیکیاں ختم ہو جانے پر بھی اگر حق باقی رہے گا تو مظلوم کے گناہ ظالم کے سر تھوپ دیئے جائیں گے یہاں تک کہ بعض بڑی نیکیاں کرنے والوں کے پاس ایک بھی نیکی باقی نہ رہے گی۔ ظالم کو جہنم میں اور مظلوم کو جنت میں بھیج دیا جائے گا۔

اتنا سخت دن ہو گا کہ مقرب فرشتے، انبیاء علیہم السلام، شہداء کو اپنی نجات کے سلسلہ میں تشویش ہو گی۔ عمر۔ جوانی۔ مال اور علم ہر ایک کے متعلق سوال کیا جائے گا۔ انسان ایک نیکی کی تلاش میں باپ، ماں، بیوی وغیرہ کے پاس جائے گا۔ لیکن ناکام و مایوس واپس ہو گا۔

حضرت انسؓ کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ جبرائیلؑ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں اس انداز سے آئے کہ خوف کی وجہ سے چہرہ کا رنگ متغیر تھا۔ اس سے پہلے کبھی ایسی حالت میں نہیں آئے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا جبرائیل آج کیا معاملہ ہے تمھارے چہرہ کا رنگ کیوں بدلا ہوا ہے؟ عرض کیا۔ آج جہنم کے ایسے حالات دیکھ کر آیا ہوں کہ جس شخص کو بھی ان کا یقین ہو گا اس کو چین اور سکون نہیں مل سکتا جب تک کہ ان میں مبتلا ہونے سے اپنی حفاظت نہ کر لے۔ آپ نے

فرمایا۔ جبرائیلؑ کچھ ہم سے بیان کرو۔ عرض کیا۔ بہت اچھا، سنیے!
اللہ نے جہنم کو پیدا کر کے ایک ہزار سال تک دھونکا وہ سرخ ہو گئی
پھر ہزار سال تک دھونکا تو سفید ہوگئی۔ پھر ہزار سال تک دھونکا تو سیاہ ہو
گئی۔ چنانچہ اس وقت وہ بالکل سیاہ اور تاریک ہے۔ اس کی لپٹیں اور
انگارے کسی وقت خاموش نہیں ہوتے۔ اللہ کی قسم اگر سوئی کے ناکہ کے
برابر جہنم کو کھول دیا جائے تو سارا عالم جل کر خاک ہو جائے۔ اگر کسی
دوزخی کا کپڑا زمین وآسمان کے درمیان لٹکا دیا جائے تو اس کی بدبو اور
سوزش سے سارا عالم موت کے گھاٹ اتر جائے۔ قرآن میں جن سلاسل کا
تذکرہ ہے اگر ان میں سے ایک زنجیر کسی پہاڑ پر رکھ دی جائے تو وہ پگھل
کر تحت الثریٰ تک پہنچ جائے اگر مشرق میں کسی شخص کو جہنم کا عذاب دیا
جائے تو اس کی سوزش سے مغرب میں رہنے والے لوگ تڑپنے لگیں۔ اس
کی سوزش بہت سخت اس کی گہرائی بے انتہا۔ اس کا زیور لوہا اور اس کا پانی
کھولتا ہوا پیپ ہے۔ اس کے کپڑے آگ کے ہیں۔ اس کے سات
دروازے ہیں۔ ہر دروازہ سے جانے والے مرد وعورت متعین ہیں۔ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے دریافت کیا۔ وہ ہمارے مکانوں جیسے
دروازے ہیں؟ عرض کیا نہیں بلکہ وہ اوپر نیچے اور کھلے ہوئے ہیں۔ دو
دروازوں کے درمیان کی مسافت ستر سال ہے۔ ہر دروازہ دوسرے سے
ستر گنا زیادہ گرم ہے۔ اللہ کے دشمن ہنکا کر ان دروازوں کی جانب لے
جائیں گے۔ جب دروازہ تک پہنچیں گے تو وہاں ان کا استقبال طوق اور
زنجیروں سے کیا جائے گا۔ منہ میں زنجیر داخل کر کے دُبر سے نکال دی

جائے گی۔ اسی طرح ہاتھ پیروں کو باندھ دیا جائے گا۔ ہر ایک کے ساتھ
ان کا شیطان بھی ہوگا۔ منہ کے بل گھسیٹ کر لوہے کے ہتھوڑوں سے
مارتے ہوئے فرشتے ان کو جہنم میں دھکیل دیں گے وہاں سے جب بھی
تکلیف کی وجہ سے نکلنے کا ارادہ کریں گے اسی میں واپس دھکیل دیئے
جاویں گے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے دریافت فرمایا! ان دروازوں
میں کون لوگ رہیں گے؟ عرض کیا سب سے نیچے کے دروازہ (طبقہ) میں
منافقین اور اصحاب مائدہ اور فرعون والے رہیں گے، اس درجہ کا نام
''حاویہ'' ہے۔ دوسرے درجہ میں جس کا نام ''جحیم'' ہے مشرکین اور
تیسرے درجہ (سَقَر) میں صابئین، چوتھے درجہ میں ابلیس اور اس کے متبعین
رہیں گے اس کا نام لظیٰ ہے۔ پانچویں دروازہ (حطمہ) میں یہود اور چھٹے
دروازہ میں نصاریٰ رہیں گے۔ اس کا نام سعیر ہے۔ اس کے بعد جبرائیلؑ
خاموش ہو گئے۔ آپؐ نے فرمایا! خاموش کیوں ہو گئے، ساتویں دروازہ جہنم
میں کون لوگ رہیں گے؟ جبرائیلؑ نے تکلف کے ساتھ شرماتے ہوئے بتایا
اس میں آپؐ کی امت کے وہ لوگ رہیں گے جنھوں نے گناہ کبیرہ کیے اور
بغیر توبہ کے مرگئے۔ یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم برداشت نہ
کر سکے اور بے ہوش ہوکر گر گئے (فداہ اَبی و اُمی) جبرائیلؑ نے
آپ کا سر مبارک اپنی گود میں رکھ لیا۔ جب آپؐ کو افاقہ ہوا تو فرمایا
جبرائیلؑ میں بہت بڑی پریشانی اور غم میں مبتلا ہوگیا۔ کیا میری امّت میں
سے بھی کوئی شخص آگ میں ڈالا جائے گا؟ عرض کیا! جی ہاں! گناہ کبیرہ

کرنے اور بلا توبہ مرجانے والے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ سن
کر رونے لگے۔ آپؐ کو دیکھ کر جبرائیلؑ بھی رونے لگے۔

آپؐ گھر میں تشریف لے گئے اور لوگوں سے ملنا جلنا چھوڑ دیا۔
صرف نماز کے لئے باہر تشریف لاتے اور کسی سے بات کئے بغیر گھر میں
تشریف لے جاتے۔ کیفیت یہ تھی کہ روتے ہوئے نماز شروع فرماتے اور
روتے ہوئے ختم فرماتے۔ تیسرے روز حضرت ابو بکرؓ دروازہ پر حاضر
ہوئے۔ سلام کیا اور داخلہ کی اجازت مانگی۔ اندر سے کوئی جواب نہ ملا تو
روتے ہوئے واپس ہو گئے۔ اسی طرح حضرت عمرؓ کے ساتھ ہوا۔ وہ بھی
روتے ہوئے واپس ہوئے اتنے میں حضرت سلمان فارسیؓ آ گئے۔ انھیں
بھی کوئی جواب نہ ملا تو بے قرار ہو گئے۔ کبھی بیٹھتے کبھی کھڑے ہوتے
واپس ہوتے تو فوراً لوٹ آتے۔ اسی بے قراری کے عالم میں حضرت فاطمہؓ
کے دروازہ پر پہنچ گئے اور ساری روداد سنا ڈالی۔ سنتے ہی حضرت فاطمہؓ
بھی بے چین ہو گئیں اور چادر اوڑھ سیدھی درِ رسالت کی طرف روانہ
ہوئیں۔ دروازہ پر سلام کے بعد عرض کیا۔ میں فاطمہؓ ہوں! اس وقت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سجدہ میں پڑے اپنی امت کے لئے رو رہے
تھے۔ سر اٹھا کر فرمایا۔ میری آنکھوں کی ٹھنڈک فاطمہؓ! کیا حال ہے؟ گھر
والوں سے فرمایا! دروازہ کھول دو۔ حضرت فاطمہؓ اندر داخلہ ہوئیں تو آپؐ
کی حالت دیکھ کر بے اختیار زاروقطار رو پڑیں اور بہت روئیں انھوں نے
دیکھا کہ آپؐ کی حالت متغیر ہے۔ رنگ پیلا پڑ چکا ہے، چہرہ کی بشاشت
غائب ہے۔ عرض کیا! یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپؐ کو کیا پریشانی

ہے اور آپؐ کو کس بات کے غم نے اتنا ستایا ہے جو آپؐ کا یہ حال ہو گیا؟
ارشاد فرمایا! فاطمہؓ میرے پاس جبرائیلؑ آئے تھے۔ انھوں نے مجھے جہنم
کے حالات بتائے اور بتایا کہ سب سے اوپر کے طبقہ میں میری امت کے
گناہ کبیرہ کرنے والے رہیں گے۔ اس غم نے میری یہ کیفیت کر دی۔
عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کس طرح ان کو داخل کیا جائے
گا؟ فرمایا فرشتے ان کو جہنم کی طرف کھینچ کر لے جائیں گے۔ لیکن ان
کے چہرے سیاہ نہیں ہوں گے۔ آنکھیں نیلی نہیں ہوں گی۔ نہ منہ پر مہر لگی
ہو گی نہ اس کے ساتھ ان کا شیطان ہو گا۔ انھیں طوق و زنجیر سے بھی نہیں
جکڑا جائے گا۔

فاطمہؓ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرشتے کس
طرح کھینچیں گے؟ فرمایا مردوں کی ڈاڑھی پکڑ کر اور عورتوں کی چوٹی پکڑ کر
مرد و عورت، جوان و بوڑھے اپنی بے عزتی و رسوائی پر چیخ و پکار کریں گے
اس حال میں جب جہنم تک پہنچیں گے تو داروغہ جہنم (مالک) فرشتوں سے
کہے گا کہ یہ کون لوگ ہیں۔ ان کی شان عجیب ہے۔ ان کے چہرے کالے
ہیں نہ آنکھیں نیلی اور ان کے منہ پر مہر لگی ہے نہ ان کے ساتھ ان کا
شیطان ہے۔ ان کے گلے میں طوق ہے نہ ان کو زنجیروں سے ہی باندھا
گیا ہے۔ فرشتے کہیں گے ہم کچھ نہیں جانتے ہم نے تو حکم کے بموجب
ان کو آپ تک پہنچا دیا۔ داروغہ جہنم ان لوگوں سے کہے گا۔ بدبختو! تم ہی
بتاؤ تم کون ہو؟ (ایک روایت کے مطابق وہ راستہ میں ہائے محمدؐ ہائے محمدؐ
پکارتے جائیں گے۔ لیکن داروغہ جہنم کو دیکھتے ہی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم کا نام بھول جائیں گے ۔) وہ کہیں گے ۔ ہم وہ ہیں جن پر قرآن
نازل ہوا اور رمضان کے روزے فرض کیے گئے ۔ داروغہ کہے گا۔ قرآن تو
صرف حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہوا تھا۔ آپؐ کا نام سنتے ہی
پکاریں گے ۔ ہم حضرت محمد صلی اللہ علی وآلہ وسلم کے امتی ہیں ۔ مالک کہے
گا۔ قرآن میں اللہ کی نافرمانی پر تمھیں ڈرایا نہیں گیا تھا۔

جہنم کے دروازہ پر آگ دیکھ کر یہ لوگ داروغہ سے گذارش کریں
گے ۔ ہمیں اپنے پر رو لینے دیجئے۔ چنانچہ روتے روتے آنکھوں کا پانی ختم
اور خون جاری ہو جائے گا۔ مالک کہے گا۔ کاش یہ رونا دنیا میں ہوتا تو آج
یہ نوبت نہ آتی ۔ داروغہ کے حکم سے ان کو جہنم میں پھینک دیا جائیگا۔ سب
کے سب بیک آواز پکاریں گے۔ لا الٰہ الا اللہ یہ سن کر آگ لوٹ جائے
گی۔ مالک کے معلوم کرنے پر کہے گی۔ میں ان کو کیونکر پکڑوں جبکہ ان کی
زبانوں پر کلمہ توحید ہے۔ چند مرتبہ ایسا ہی ہوگا۔ پھر مالک کہے گا اللہ کا یہی
حکم ہے۔ تب ان کو آگ پکڑے گی۔ کسی کو قدموں تک کسی کو گھٹنوں تک
کسی کو کوکھ تک اور کسی کو گلے تک ۔ جب آگ چہرہ کی طرف آئے گی تو
داروغہ کہے گا، ان کے چہروں اور دلوں کو نہ جلانا کیونکہ انھوں نے دنیا میں
نماز میں سجدے کئے اور رمضان میں روزے رکھے ہیں۔ جب تک اللہ کی
مرضی ہوگی اپنے گناہوں کی سزا میں یہ لوگ جہنم میں پڑے رہیں گے اور
بار بار اللہ پکارتے رہیں گے ۔ (یَا حَنَّانُ یَا مَنَّانُ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ)
آخر ایک دن اللہ رب العزت جبرائیلؑ سے فرمائیں گے ۔ امت محمدیہ کی تو
خبر لو ان کا کیا حال ہے؟ وہ دوڑے ہوئے داروغہ جہنم کے پاس پہنچیں گے

وہ جہنم کے وسط میں آپ کے ممبر پر تشریف فرما ہوں گے ۔ جبرائیلؑ
کو دیکھتے ہی استقبال کے لئے کھڑے ہو جائیں گے ۔ آنے کا سبب
دریافت کریں گے ۔ جبرائیلؑ کہیں گے امت محمدیہؐ کے حال کی تفتیش
کے لئے آیا ہوں۔ ان کا کیا حال ہے؟ وہ جواب دیں گے ۔ بہت برا حال
ہے ، تنگ جگہ میں پڑے ہیں۔ آگ نے ان کے جسم جلا ڈالے۔ ان کا
گوشت کھا گئی، صرف چہرہ اور دل باقی ہے جن میں ایمان چمک رہا ہے۔
جبرائیلؑ فرما دیں گے ۔ ذرا مجھے بھی دکھاؤ جبرائیلؑ کو دیکھتے ہی لوگ سمجھ
جائیں گے یہ عذاب کے فرشتہ نہیں ہیں ان کے حسین چہرہ سے رحمت
جھلک رہی ہے ۔ پوچھیں گے یہ کون ہیں ؟ اتنا حسین چہرہ آج تک نہیں
دیکھا ان سے کہا جائے گا۔ یہ جبرائیلؑ ہیں جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کے پاس وحی لے جایا کرتے تھے۔ وہ لوگ آپ کا اسم گرامی سنتے ہی
چیخنے لگیں گے ۔ جبرائیل ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ سلم سے ہمارا سلام
عرض کر دینا ۔ اور یہ بھی کہہ دینا کہ ہمارے گناہوں نے ہمیں آپ سے
جدا اور برباد کر دیا۔ جبرائیلؑ واپس ہوکر رب کریم کو سارا ماجرا سنائیں گے
اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ جبرائیلؑ انھوں نے تم سے کچھ کہا ہے۔ کہیں گے ۔
جی ہاں ! حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اپنا سلام عرض کرنے اور
اپنی تباہ حالی بیان کرنے کو کہا ہے۔ حکم ہوگا جاؤ ان کا پیغام پہنچا دو ۔

یہ سنتے ہی جبرائیلؑ فوراً حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی
خدمت میں پہنچیں گے ۔ آپ اس وقت سفید موتی کے ایک ایسے محل میں
آرام فرما ہوں گے ۔ جس کے چار ہزار دروازے ہوں گے ۔ ہر دروازے

کے دونوں پٹ سونے کے ہوں گے ۔ سلام کے بعد عرض کریں گے ۔ آپ کی امت کے گناہ گاروں کے پاس سے آرہا ہوں۔ انھوں نے آپ کو سلام عرض کیا ہے اور اپنی تباہی و بربادی کا حال آپ تک پہنچانے کو کہا ہے۔ (وہ بہت ہی پریشانی و مصیبت میں مبتلا ہیں) آپ سنتے ہی عرش کے نیچے پہنچ کر سجدہ ریز ہو جائیں گے اور اللہ کی ایسی تعریف کریں گے کہ آپ سے پہلے کسی نے بھی ان الفاظ میں تعریف نہ کی ہو گی۔ حکم ہوگا سر اٹھاؤ ! مانگو کیا مانگتے ہو، ضرور دیا جائے گا۔ اگر کسی کی شفاعت کرنا چاہتے ہو تو کرو قبول کی جائے گی۔ بارگاہ ایزدی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عرض کریں گے ۔ اے پروردگار ! میری امت کے گناہ گاروں پر آپ کا حکم نافذ ہو چکا۔ انھیں ان کے گناہوں کی سزا دی جا چکی اب ان کے سلسلہ میں میری شفاعت قبول فرمائیے۔

حکم ہو گا ہم نے آپ کی شفاعت قبول فرما لی آپ خود تشریف لے جائیے اور جہنم سے ہر اس شخص کو نکال لیجئے۔ جس نے لاالہ الا اللہ پڑھا ہو ۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جہنم کی طرف جائیں گے داروغہ جہنم آپ کو دیکھتے ہی تعظیم کے لئے کھڑا ہو جائے گا۔ آپؐ سے فرمائیں گے۔ مالک میری امت کے گناہ گاروں کا کیا حال ہے؟ وہ عرض کرے گا۔ بہت بُرا حال ہے۔ آپؐ جہنم کا دروازہ کھولنے کا حکم دیں گے ۔ جیسے ہی جہنمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھیں گے چیخ پڑیں گے ۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آگ نے ہماری کھالوں اور کلیجوں کو جلا ڈالا ۔ آپؐ سب کو نکالیں گے ۔ سب کوئلے کی مانند کالے ہوں گے ۔

آپؐ ان کو نہر رضوان میں غسل دیں گے جو جنت کے دروازہ پر ہو گی ۔ اس میں نہا کر خوبصورت نوجوان بن کر نکلیں گے ، چہرے چاند کی طرح چمکتے ہوں گے ۔ پیشانی پر لکھا ہو گا۔

اَلْجَھَنَّمِیُّوْنَ عُتَقَاءُ الرَّحمٰنِ | یہ وہ جہنمی ہیں جن کو اللہ رحمٰن نے آزاد فرمایا۔

پھر ان کو جنت میں داخل کر دیا جائے گا۔

اس وقت بقیہ جہنمی حسرت کے ساتھ کہیں گے ۔ کاش ہم بھی مسلمان ہوتے تو آج ان کی طرح دوزخ سے نکال لیے جاتے ۔

رُبَمَا یَوَدُّ الَّذِیْنَ کَفَرُوا لَوْ کَانُوْ مُسْلِمِیْنَ ۔ (حجر ۲) | بہت سے کافر اس کی تمنا کریں گے کہ کاش وہ بھی مسلمان ہوتے ۔

اس کے بعد موت کو مینڈھے کی شکل میں لا کر جنتی اور دوزخی لوگوں کے سامنے ذبح کر دیا جائے گا اور دونوں سے کہہ دیا جائے گا۔ اب کسی کو موت نہیں آئے گی جو جہاں ہے وہیں ہمیشہ رہے گا۔

اَللّٰھُمَّ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ یَا مُجِیْرُ یَا مُجِیْرُ یَا مُجِیْرُ

جنت اور اہل جنت

جنّت کی حقیقت

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں : ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کیا کہ جنت کس چیز سے بنائی گئی ہے۔ فرمایا: پانی سے ہم نے عرض کیا۔ ہمارا مطلب جنت کی عمارت سے ہے۔ فرمایا: ایک

اینٹ سونے کی ایک چاندی کی اور گارا مشک کا ہے اس کی مٹی زعفران ہے اور اس کی کنکریاں موتی اور یاقوت ہیں۔ جو جنت میں داخل ہو جائے گا وہ کسی بھی نعمت سے محروم و مایوس نہ رہے گا۔ اور وہ جنت میں ہمیشہ رہے گا۔ کبھی موت نہیں آئے گا۔ اس کے کپڑے کبھی پرانے نہیں ہوں گے۔ جوانی کبھی ختم نہیں ہو گی۔

اس کے بعد ارشاد فرمایا! تین آدمیوں کی دعا رد نہیں ہو گی۔

(۱) امام عادل ۔یعنی منصف بادشاہ یا حاکم کی۔

(۲) روزہ دار کی افطار کے وقت

(۳) مظلوم کی ،اس کی دعا بادلوں سے اوپر اٹھا لی جاتی ہے اور اللہ رب العزت ارشاد فرماتا ہے: میں تیری ضرور مدد کروں گا۔ اگرچہ کچھ وقت کے بعد ہی ہو۔

جنّت کا درخت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: جنت میں ایک درخت ہے جس کے سایہ میں جنتی سو سال تک چلے گا تب بھی ختم نہیں ہو گا۔ جنت میں ایسی نعمتیں ہیں جو کسی آنکھ نے دیکھیں نہ کسی کان نے سنی اور نہ کسی دل میں اس کا تصور گزرا۔

فَلَا تَعۡلَمُ نَفۡس "مَّا اُخۡفِیَ لَهُمۡ مِنۡ قُرَّةِ اَعۡیُنٍ۔ سجدہ ۱۷	کوئی نہیں جانتا کہ وہاں آنکھوں کی ٹھنڈک کے لئے کیا کیا چھپا ہوا ہے۔

جنت کی ایک کوڑے کی جگہ دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔

لعبہ جنّت کی حور

ابن عباسؓ سے مروی ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: جنت میں ایک حور ہے اس کا نام لعبہ ہے۔ وہ چار چیزوں سے پیدا کی گئی ہے۔ مشک ۔ عنبر ۔ کافور ۔ زعفران اور ماءِ حیوان سے ان سب چیزوں کو گوندھا گیا ہے۔ جنت کی تمام حوریں اس پر عاشق ہیں۔ اگر وہ سمندر میں تھوک دے تو اس کا پانی میٹھا ہو جائے۔ اس کی پیشانی پر لکھا ہے جو مجھے چاہتا ہے وہ پروردگار کی اطاعت کرے۔

حضرت مجاہدؒ فرماتے ہیں جنت کی زمین چاندی کی ہے، اس کی مٹی مشک کی ہے۔ درختوں کی جڑ چاندی کی اور ٹہنیاں موتی اور زبرجد کی ہیں، پتے اور پھل نیچے اور تنا اوپر کی جانب ہے، کھڑے کھڑے ، بیٹھ کر لیٹ کر ہر طرح اس کا پھل توڑنا آسان ہے۔

جنّتی کا حسن و جمال

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں۔ جنّتی کے حسن و جمال میں برابر اضافہ ہوتا رہے گا۔ جس طرح دنیا میں دھیرے دھیرے بڑھاپا آتا ہے۔ وہاں جوانی اور حسن جمال بڑھے گا۔

جنّت کی سب سے بڑی نعمت

حضرت صُہَیبؓ فرماتے ہیں: حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب جنّتی جنت میں اور دوزخی دوزخ میں چلے جائیں گے تو

ایک منادی پکارے گا: جنت والو! اللہ نے تم سے ایک وعدہ کیا تھا وہ اس کو پورا کرنا چاہتا ہے۔ جنتی کہیں گے وہ کیا ہے؟ کیا اللہ نے ہماری میزان کو وزنی اور ہمارے چہروں کو روشن نہیں فرمایا؟ کیا ہمیں جنت میں داخل نہیں کیا اور کیا دوزخ سے نجات نہیں دی؟ بحسب ارشاد رسولؐ پردہ اٹھا دیا جائے گا۔ جنتی اللہ کے دیدار سے مشرف ہوں گے۔ خدا کی قسم جنت والوں کے لئے اس سے زیادہ محبوب اور بہتر کوئی نعمت نہیں ہو گی۔ (اے اللہ ہم سب کو یہ نعمت نصیب فرما)

بشارت کیلئے جبرائیلؑ کی عجیب انداز میں آمد

انس بن مالکؓ کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ جبرائیلؑ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک سفید آئینہ لے کر آئے۔ جس میں ایک کالا نقطہ تھا۔ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جبرائیل! یہ آئینہ کیسا ہے؟ جواب دیا۔ یہ آئینہ یوم جمعہ ہے اور کالا نقطہ وہ ساعت ہے جو ہر جمعہ کے اندر (قبولیت دعا کے لئے) ہوتی ہے۔ آپؐ اور آپؐ کی قوم کو اس کے ذریعہ پہلی امتوں پر فضیلت بخشی گئی ہے۔ اس دن میں ایک ایسی ساعت ہے کہ اس میں ہر دعا قبول ہوتی ہے۔ جبرائیلؑ نے فرمایا: یہ دن ہمارے نزدیک یوم مزید ہے۔ آپؐ نے معلوم کیا کہ یوم مزید سے کیا مراد ہے؟ عرض کیا: اللہ تعالیٰ نے جنت میں ایک وادی مقرر فرمائی ہے۔ اس میں ایک مشک کا ٹیلہ ہے۔ ہر جمعہ کو اس میں نور کے ممبر بچھائے جاتے ہیں۔ ان پر انبیاء علیہم السلام رونق افروز ہوتے ہیں۔ سونے کے ممبروں پر

جن میں یاقوت وزبرجد جڑے ہوتے ہیں۔ صدیقین، شہداء، صلحاء، بیٹھتے ہیں۔ ٹیلہ پر اہلِ غرف بیٹھتے ہیں (غالباً عام جنتی مراد ہیں) سب مل کر اللہ کی حمد و ثنا کرتے ہیں۔ خداوند قدوس فرماتا ہے: مانگو کیا مانگتے ہو؟ سب کے سب رضا کے طالب ہوتے ہیں۔ جواب ملتا ہے۔ میں تم سے راضی ہوں میں نے تم کو اپنے مکان میں جگہ دی اور تم کو اپنی طرف سے بزرگی عطا کی۔ اس کے بعد اللہ کی تجلی ظاہر ہوتی ہے اور سب اس کو دیکھتے ہیں۔ اس کرامت کی زیادتی کی وجہ سے ان کی نظر میں جمعہ سے زیادہ محبوب کوئی دن نہیں ہوتا۔

ایک روایت میں ہے: اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرمائے گا۔ میرے دوستوں کو کھانا کھلاؤ۔ چنانچہ وہ مختلف قسم کے کھانے لائیں گے جس کے ہر لقمہ میں نئی لذت ہو گی۔ پھر اللہ کے حکم سے پینے کے لئے مختلف چیزیں لائیں گے جن کے ہر گھونٹ میں نیا مزہ آئے گا۔ فراغت کے بعد اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ میں تمھارا پروردگار ہوں۔ میں نے تم سے کئے ہوئے وعدہ کو پورا کر دیا اور جو کچھ مانگو گے تم کو دیا جائے گا۔ بندے بار بار عرض کریں گے۔ ہمیں آپ کی رضا چاہیے۔ جواب ملے گا میں تم سے راضی ہوں اور میرے پاس کچھ اور بھی ہے آج میں تم کو ایسی نعمت عطا کروں گا جو ان سب سے بڑی ہو گی۔ چنانچہ پردہ ہٹا دیا جائے گا اور سب لوگ اللہ کی تجلی کو دیکھیں گے اور فوراً سجدہ میں گر جائیں گے اور سجدہ میں پڑے رہیں گے یہاں تک کہ رب العالمین ارشاد فرمائے گا: سر اٹھاؤ یہ عبادت کی جگہ نہیں ہے۔ اس دیدار کے مقابلہ میں جنتی تمام نعمتوں کو بھول جائیں گے۔

پھر عرش کے نیچے سے ایک زور دار ہوا چلے گی، سفید مشک کے ٹیلہ سے مشک
اڑ کر لوگوں کے سروں اور گھوڑوں کی پیشانیوں پر گرے گا۔ جب واپس
ہوں گے تو بیویاں کہیں گی تم تو اور زیادہ حسین وجمیل بن کر لوٹے ہو۔

حضرت عکرمہؒ فرماتے ہیں: جنت میں مرد وعورت ۳۳ سالہ جوان
اور سب کے سب انتہائی خوبصورت ہوں گے، ہر ایک ستر ستر حلے پہنے ہو
گا۔ مرد کو بیوی کے چہرہ سینہ اور پنڈلی میں اپنی شکل نظر آئے گی اسی طرح
بیوی کو شوہر کے چہرہ وغیرہ میں اپنی شکل نظر آئے گی۔ اس جگہ منہ اور ناک
کی گندی، ریزش کا وجود نہیں ہو گا۔ ایک حدیث میں ہے اگر جنت کی حور
اپنی ہتھیلی آسمان سے دکھادے تو سارا عالم منور ہو جائے۔

جنت میں پیشاب پاخانہ کی حاجت نہیں ہو گی

زید بن ارقمؓ فرماتے ہیں کہ اہل کتاب میں سے کوئی شخص رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا۔ کیا آپ کے نزدیک
جنت میں کھانے پینے کا سلسلہ ہو گا؟ آپ نے فرمایا کہ ہاں! جنت میں
ایک آدمی کو کھانے پینے اور جماع کرنے میں سو آدمیوں کی برابر طاقت دی
جائے گی۔ وہ کہنے لگا۔ کھانے پینے کے بعد تو پیشاب پاخانہ کی حاجت
لازمی ہے اور جنت جیسی پاکیزہ جگہ میں ایسی گندی چیز کا کیا کام؟ آپ
نے فرمایا جنت میں پیشاب پاخانہ کی حاجت نہیں ہو گی۔ بلکہ مشک کی خوشبو
کا پسینہ آئے گا۔ اس سے کھانا ہضم ہو جائے گا۔

جنّت کا درخت

جنت میں طُوبیٰ نام کا ایک درخت ہوگا۔ ہر گھر میں اس کی ایک
شاخ ہو گی اس پر مختلف قسم کے پھل ہوں گے اور اونٹ کے برابر پرندے
اس پر آ کر بیٹھیں گے اگر کوئی جنتی کسی پرندے کی خواہش کرے گا تو وہ فوراً
دستر خوان پر آجائے گا۔ وہ شخص ایک ہی پرندے میں سے ایک جانب سے
سوکھا اور دوسری جانب سے بھنا ہوا گوشت کھائے گا۔ پھر وہ پرندہ اڑ کر
چلا جائے گا۔

جنّتی کی کیفیت

ابن عباسؓ و ابو ہریرہؓ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان
منقول ہے کہ میری امت میں سے سب سے پہلے جنت میں جانے والوں
کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکدار ہوں گے اس کے بعد
تیز چمکدار ستارہ کی مانند پھر یکے بعد دیگرے مختلف کیفیت ہو گی۔ جنت
میں پیشاب، پاخانہ ہو گا نہ منہ، ناک کی ریزش، کنگھیاں سونے کی،
انگیٹھیاں عود کی ہوں گی، پسینہ مشک جیسا خوشبو دار ہو گا۔ سب کے اخلاق
یکساں ہوں گے۔ عیسیٰؑ کی طرح ۳۳ سالہ جوان، آدمؑ جیسے ساٹھ ہاتھ
لمبے بے ریش ہوں گے، سر، بھویں اور پلکوں کے علاوہ کہیں بال نہ ہوں
گے۔ رنگ گورا لباس سبز ہو گا۔ کوئی شخص دستر خوان بچھائے گا تو سامنے
ایک پرندہ آئے گا کہے گا اے اللہ کے ولی میں نے چشمہ سلسبیل کا پانی پیا
اور عرش کے نیچے جنت کے باغیچہ میں چرا ہے اور فلاں فلاں پھل کھائے

ہیں۔ وہ جنتی اس پرندہ کے ایک جانب سے پکا ہوا اور دوسری جانب سے بھنا ہوا گوشت کھائے گا۔ ستر حلے پہنے ہو گا ہر جوڑے کا رنگ جدا ہو گا۔ اس کی انگلیوں میں دس انگوٹھیاں ہوں گی۔ پہلی انگوٹھی پر تحریر ہو گا۔

سَلَامٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ	تم پر سلامتی ہے اس لئے کہ تم نے صبر کیا۔

دوسری پر

اُدْخُلُوْهَا بِسَلٰمٍ اٰمِنِيْنَ	داخل ہو جاؤ جنت میں امن وسلامتی کے ساتھ

تیسری پر

تِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِیْٓ اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ۔ (زخرف ۷۲)	یہ جنت تم کو تمھارے اعمال کے بدلہ میں دی گئی ہے۔

چوتھی پر

رُفِعَتْ عَنْكُمُ الْاَحْزَانُ وَالْهُمُوْمُ	تم سے فکروں اور غموں کو دور کر دیا گیا۔

پانچویں پر

اَلْبَسْنَاكُمُ الْحُلِيَّ وَالْحُلَلَ	ہم نے تم کو پہنائے زیور اور حلے

چھٹی پر

زَوَّجْنٰكُمُ الْحُوْرَ الْعِيْنَ۔ (دخان ۵۴)	ہم نے حور العین سے تمھاری شادی کی

ساتویں پر

وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَشْتَهِيْهِ الْاَنْفُسُ وَتَلَذُّ الْاَعْيُنُ وَاَنْتُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ (زخرف ۷۱)	تمھارے لئے اس جنت میں وہ سب کچھ ہے جو تمھارا دل چاہے اور جس سے تمھاری آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور تم اس میں ہمیشہ رہو گے۔

آٹھویں پر

وَافَقْتُمُ النَّبِيِّيْنَ وَ الصِّدِّيْقِيْنَ	تم نے انبیاء علیہم السلام اور صدیقین کی موافقت کی۔

نویں پر

صِرْتُمْ شَبَابًا لَا تَهْرَمُوْنَ	تم ایسے جوان ہو تم پر بڑھاپا نہیں آئے گا۔

دسویں پر

سَكَنْتُمْ فِيْ جِوَارِ مَنْ لَا يُؤْذِي الْجِيْرَانَ	تم ایسے لوگوں کے پڑوس میں بسے ہو جو پڑوسیوں کو نہیں ستایا کرتے۔

جنت میں داخہ کی پانچ شرطیں

جو اِن نعمتوں کو حاصل کرنا چاہتا ہے ہو پانچ چیزوں پر مسلسل عمل کرے۔

۱۔ تمام گناہوں سے پرہیز کرے۔

وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى۔ (نازعات ۴۱۔۴۰)	جو نفسانی خواہشات پر عمل کرنے سے بچا جنت اس کا ٹھکانہ ہے۔

۲۔ دنیا کے معمولی مال ومتاع پر راضی ہو جائے۔ (جنت کی قیمت ترک دینا ہے)۔ ۳۔ طاعات (نیکیوں) پر انتہائی حریص ہو، کیونکہ جنت عمل کے بدلہ میں ملے گی۔ (دیکھئے عبارت انگوٹھی نمبر ۳)

۴۔ اللہ کے نیک بندوں سے محبت کرے ان سے ملاقات کرتا رہے ان کی مجالس میں شریک ہوتا رہے اس لئے کہ ان کی شفاعت بھی

قیامت میں کام آئے گی۔ حدیث میں ہے۔

اَکْثِرُوا الْاِخْوَانَ فَاِنَّ لِکُلِّ اَخٍ شَفَاعَۃً" یَّوْمَ الْقِیَامَۃِ ط	(اچھے) لوگوں کو زیادہ سے زیادہ بھائی (دوست) بناؤ کیونکہ قیامت میں ہر بھائی کو شفاعت کا حق ملے گا

۵۔ کثرت سے دعا مانگے خصوصاً جنت اور حسنِ خاتمہ کیلئے۔

حکمت کی باتیں

۱۔ (آخرت میں ملنے والے) ثواب کو دیکھنے (جاننے) کے باوجود دنیا کی طرف مائل ہونا اور دنیا پر بھروسہ کرنا جہالت ہے۔

۲۔ اعمال کا ثواب جاننے کے بعد ان کے لئے جدوجہد نہ کرنا عجز ہے۔

۳۔ جنت کا آرام و راحت اس کو ملے گا جس نے دنیا کا آرام ترک کر دیا۔ جنت میں غنی ہے یہ اس کو ملے گا جس نے فالتو دنیا کو چھوڑ دیا اور قلیل پر قناعت کی۔

ایک زاھد کا واقعہ

کوئی زاہد سبزی میں نمک ملا کر بغیر روٹی کے کھاتے تھے کسی نے اس پر اعتراض کیا تو فرمایا کہ میں دنیا کو عبادت کے لئے استعمال کرتا ہوں (تا کہ کھانے سے طاقت حاصل ہو اور عبادت کرسکوں اور اس کے بدلہ جنت ملے) اور تو دنیا کی عمدہ چیزیں پاخانہ بنانے کے لئے کھاتا ہے۔

نوٹ: یہ زاہد کا قصہ ہے۔ ہر شخص کو اس پر عمل کرنا مناسب بلکہ ممکن نہیں اللہ کی دی ہوئی حلال نعمتیں استعمال کرنا اور شکر ادا کرنا نہ صرف

جائز بلکہ پسندیدہ ہے۔ اللہ جس کو نعمتیں دیتا ہے اس پر نعمت کے اثرات دیکھنا پسند فرماتا ہے۔

وَاَمَّا بِنِعْمَۃِ رَبِّکَ فَحَدِّثْ ط (والضحیٰ ۱۱)	اور اپنے پروردگار کی نعمت کا ذکر کر

ابراھیم بن ادھم کا واقعہ

ایک مرتبہ ابراہیم بن ادھمؒ نے حمام میں جانے کا قصد کیا۔ مالک نے یہ کہہ کر روک دیا کہ اجرت کے بغیر داخل نہیں ہو سکتے۔ یہ سن کر ابراہیمؒ رونے لگے اور یوں فرمایا۔ یا اللہ مجھے شیطان کے گھر میں بلا اجرت کے داخلہ کی اجازت نہیں دی جا رہی، جنت تو انبیاء و صدیقین علیہم السلام کا گھر ہے اس میں اجرت کے بغیر کیونکر داخلہ ہو گا۔ (یعنی عمل کے بغیر)

نکتہ

اللہ نے کسی نبی پر وحی بھیجی۔ اے ابن آدم تو بہت مہنگی قیمت پر دوزخ خریدتا ہے اور سستی قیمت پر جنت نہیں خریدتا۔ اس کی تفصیل یہ بیان کی گئی ہے۔ ایک فاسق نام و نمود کے لئے فُسّاق کی دعوت پر سینکڑوں روپیہ خرچ کرنا بہت معمولی بات سمجھتا ہے اور اس کے بدلہ میں جہنم خریدتا ہے۔ اور اللہ کیلئے کسی غریب بھوکے کی دعوت پر دو چار آنے بھی خرچ کرنا اس کیلئے دشوار ہے حالانکہ یہ جنت کی قیمت ہے۔

ابو حازم کاقول

ابو حازمؒ فرماتے ہیں۔ اگر تمام مرغوبات ترک کر کے جنت مل جائے تو یہ سودا سستا ہے، اسی طرح اگر مصائب برداشت کر کے جہنم سے چھٹکارا ہو جائے یہ بھی سستا ہے، حالانکہ اللہ کے لیے ہزار مرغوبات میں سے ایک کو چھوڑنے پر بھی جنت مل جائے گی اور ہزار مصائب میں سے ایک برداشت کرنے پر جہنم سے چھٹکارا ہو جائے گا۔ یہ سودا کتنا سستا ہے۔

جنّت کی مہر

حضرت یحیٰ بن معاذ رازیؒ فرماتے ہیں دنیا کا چھوڑنا دشوار ہے اور جنت چھوڑنا دشوار ترین ہے اور جنت کا مہر ترکِ دنیا ہے۔

جنّت و جہنّم کی سفارش

اَنس بن مالکؒ فرماتے ہیں اگر کوئی شخص تین مرتبہ جنت طلب کرتا ہے تو جنت اللہ سے کہتی ہے۔ اے اللہ اس کو جنت میں داخل فرما دیجیئے اور اگر کوئی تین مرتبہ دوزخ سے پناہ مانگتا ہے تو دوزخ اللہ سے عرض کرتی ہے۔ اے اللہ اسے دوزخ سے بچا دیجئے۔ اَللّٰھُمَّ اَدْخِلْنَا الْجَنَّۃَ۔ اَللّٰھُمَّ اَدْخِلْنَا الْجَنَّۃَ۔ اَللّٰھُمَّ اَدْخِلْنَا الْجَنَّۃَ۔ اے اللہ ہمیں جنت عطا فرما۔ اَللّٰھُمَّ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ۔ اَللّٰھُمَّ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ۔ اَللّٰھُمَّ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ۔ اے اللہ ہمیں جہنم سے بچا۔

جنت میں دوستوں کی ملاقات ہی کیا کم ہے چہ جائیکہ بیش بہا و بے شمار نعمتیں

جنت کے بازار

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: جنت میں بازار ہوں گے لیکن ان میں خرید وفروخت نہیں ہوگی بلکہ دوست احباب حلقے بنا کر بیٹھیں گے اور دنیا کی باتیں کریں گے کہ کس طرح دنیا میں عبادت کرتے تھے دنیا میں غریبوں اور مالداروں کا کیا حال تھا۔ موت کس طرح آئی اور کتنی مصیبتیں برداشت کر کے جنت تک پہنچے ہیں۔

فَھَلْ مِنْ مُّشْتَرٍ لَّھَا

جنت کی حقیقت ،اس کی نعمتوں اور صفات کا آپ نے مطالعہ کر لیا، یقیناً جنت میں جانے کو دل چاہتا ہوگا بار ہا اس کے لئے دعائیں بھی کی ہوں گی ۔ بلاشبہ ہر مسلمان کو جنت کی تڑپ ہونی ہی چاہیے لیکن ایمان و اعمال صالحہ کے بغیر جنت کا طالب ہونا اور صرف دعا پر اکتفا کرنا اپنے ساتھ دھوکہ کرنا ہے۔ ناداں ہیں وہ لوگ جو جنت کی تمنا کرتے ہیں مگر گناہوں میں ملوث اور اعمال صالحہ کے سرمایہ سے غافل ہیں۔ موذّن پکارے تو سوتے رہ جائیں یا کاروبار پر نماز کو قربان کر ڈالیں۔ زکوٰۃ کا حکم ملے تو جان چرانے لگیں۔ رمضان آئے تو روزہ کھا جائیں۔ حج فرض ہو تو مال کی محبت میں بے حج کیے مر جائیں۔ کاروبار میں حرام وحلال کا ذرا خیال نہ کریں۔ تیرا میرا روپیہ مار لینے کو کمال جانیں۔ قرآن و حدیث پڑھنے پڑھانے کو عیب کا کام سمجھیں ۔ کمزوروں پر ظلم و زیاتی کریں۔ غریبوں کو ستائیں اور ان سے بے گار لیں۔ رشوت کے لین دین کو خوبی

سمجھیں۔ یتیموں کا مال کھا جائیں۔ بیواؤں کی کمزوری سے فائدہ اٹھائیں۔ ایک دوسرے کا حق ہڑپ کر لیں۔ نوافل سے گھبرائیں۔ ذکر اللہ سے گریز کریں اور ان سب کے باوجود جنت بلکہ اس کے بلند درجات کی تمنا کرنا بے وقوفی نہیں تو اور کیا ہے۔ اگر جنت میں جانا ہے تو پوری زندگی اللہ و رسول کے حکم کے مطابق گزارنی ہوگی۔ نفسانی خواہشات کو کچلنا ہوگا

؎ بہرِ غفلت یہ تیری ہستی نہیں   دیکھ جنت اس قدر سستی نہیں۔

اللہ کی رحمت

جب آیت وَرَحْمَتِیْ وَسِعَتْ كُلَّ شَیْءٍ۔ (اعراف ۱۵۶)	میری رحمت ہر شے کا احاطہ کئے ہوئے ہے۔

نازل ہوئی تو ابلیس لعین یہ کہہ کر کہ میں بھی شے ہوں خود کو اللہ کی رحمت کا امیدوار سمجھنے لگا۔ اسی طرح یہود و نصاریٰ بھی لیکن جب آیت کا اگلا جزو:

فَسَاَكْتُبُهَا لِلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ وَ يُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَالَّذِيْنَ هُمْ بِاٰيٰتِنَا يُؤْمِنُوْنَ ۝ اعراف ۱۵۶	میں یہ رحمت ان لوگوں پر کروں گا جو شرک سے بچتے اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور جو ہماری آیتوں پر ایمان رکھتے ہیں۔

نازل ہوا تو ابلیس مایوس ہو گیا۔ لیکن یہود نصاریٰ کہنے لگے ہم شرک سے بچتے، زکوٰۃ دیتے اور اللہ کی آیتوں پر ایمان رکھتے ہیں۔ لیکن

اَلَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِيَّ الْاُمِّيَّ الخ اعراف ۱۵۷	جو رسول نبی امیؐ کی پیروی کرتے ہیں۔

کے نازل ہونے کے بعد یہود و نصاریٰ بھی مایوس ہو گئے۔ اب اس کے

مستحق صرف مومنین رہ گئے۔ ہر مومن کو اللہ کی اس نعمت عظمیٰ کا بے حد شکر گزار ہونا چاہیے۔

یحییٰ بن معاذ رازیؒ کی دعا اور امید

یحییٰ بن معاذ رازیؒ یوں کہا کرتے تھے۔

۱۔ اے اللہ تو نے دنیا میں رحمت کا ایک حصہ نازل فرمایا اور اس کے طفیل میں ہم کو اسلام جیسی قیمتی چیز عطا فرمائی، تو جس وقت تو سو رحمتیں نازل فرمائے گا اس وقت کیوں نہ ہم تیری طرف سے مغفرت کی امید رکھیں۔

۲۔ اے اللہ! اگر تیرا ثواب فرماں برداروں کے لئے ہے اور تیری رحمت گناہ گاروں کے لئے تو میں فرماں بردار نہ ہوتے ہوئے بھی تیرے ثواب کا امید وار ہوں تو پھر گناہ گار ہوتے ہوئے تیری رحمت کا امیدوار کیوں نہ رہوں۔

۳۔ اے اللہ تو نے اپنے دوستوں کی دعوت کے لیے جنت بنائی اور کفار کو اس سے مایوس و محروم کر دیا۔ نیز فرشتوں کو بھی جنت کی ضرورت نہیں ہے اور تو بھی اس سے بے نیاز ہے، تو پھر ہمارے علاوہ جنت ہے کس کے لیے؟

اللہ کی رحمت سے کسی کو مایوس نہ کرو

ایک مرتبہ بعض صحابہؓ کو ہنستا دیکھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ناگواری کے ساتھ فرمایا۔ تم لوگ ہنس رہے ہو اور تمھارے پیچھے جہنم

ہے، آئندہ ہنستا نہ دیکھوں ۔ یہ فرما کر آپ ؐ واپس ہو گئے۔ ہم لوگ اس طرح سہم گئے جیسے ہمارے سروں پر پرندے بیٹھے ہیں۔ اچانک آپ ؐ پلٹ آئے اور فرمایا ابھی ابھی جبرائیلؑ اللہ کا پیغام لے کر آئے کہ آپ ؐ نے میرے بندوں کو میری رحمت سے مایوس کر دیا۔ ان سے کہہ دیجئے میں غفور الرحیم ہوں اور میرا عذاب بھی دردناک ہے۔

چار چیزوں پر قسم کھائی جاسکتی ھے

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے حضرت عبدالرحمٰنؓ سے فرمایا۔ تین چیزوں پر میں قسم کھا سکتا ہوں چوتھی چیز پر آپ قسم کھائیں تو میں آپ کی تصدیق کروں گا۔

۱۔ اللہ جسے دنیا میں دوست بنائے گا قیامت میں بھی اسی کو بنائے گا غیر کو نہیں ۔۲۔ مسلمان (چاہے کتنا کمزور ایمان والا ہو) کے ساتھ غیر مسلم جیسا معاملہ ہرگز نہیں فرمائے گا۔

۳۔ جو شخص جس سے محبت کرے گا قیامت میں اسی کے ساتھ ہو گا۔

۴۔ دنیا میں اللہ نے جس کی پردہ پوشی فرمائی قیامت میں بھی ضرور فرمائے گا۔ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنَا مِنْھُمْ

شفاعت گناہ گاروں کے لئے ھے

حضرت جابرؓ سے روایت ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میری شفاعت امت کے گناہ گاروں کے لئے ہو گی جو اس سے انکار کرے گا وہ شفاعت سے محروم رہے گا۔

عبرت آموز واقعہ

حضرت جبرائیل علیہ السلام نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایک واقعہ سنایا: ایک شخص پہاڑ کی چوٹی پر پانچ سو برس تک عبادت کرتا رہا اس پہاڑ کے چاروں جانب کھاری پانی تھا۔ اللہ نے اس کے لیے پہاڑ میں چھوٹا سا چشمہ میٹھے پانی کا نکال دیا اور انار کا درخت پیدا فرما دیا۔ روزانہ وہ انار کھاتا اور میٹھا پانی پیتا اس سے وضو کرتا۔ اس نے اللہ سے دعا کی۔ اے اللہ میری روح سجدہ میں قبض فرمانا۔ اللہ نے اس کی دعا قبول فرمائی۔ حضرت جبرائیلؑ نے کہا: ہم آسمان سے اترتے اور چڑھتے وقت اس کے پاس سے گذرتے تو اس کو سجدہ میں پاتے۔ آگے جبرئیلؑ ہی فرماتے ہیں کہ قیامت میں اللہ تعالیٰ اس کے لیے فرمائے گا۔ میرے بندے کو میری رحمت کی وجہ سے جنت میں داخل کر دو۔

وہ بندہ کہے گا۔ نہیں بلکہ میرے عمل کی وجہ سے ۔حکم ہو گا۔ میری نعمتوں کا اس کے عمل سے موازنہ کرو ۔ چنانچہ موازنہ کے نتیجہ میں پانچ سو برس کی عبادت صرف نعمت بصر (آنکھ) ہی کے مقابلہ میں ختم ہو جائے گی۔ حکم ہو گا میرے بندہ کو دوزخ میں لے جاؤ۔ چنانچہ فرشتے لے کر چلیں گے ۔ کچھ دور چلنے کے بعد وہ عرض کرے گا ۔ یا اللہ مجھے اپنے فضل سے جنت میں داخل فرما دیجئے۔ حکم ملے گا۔ واپس لاؤ، واپس لا کر اللہ کے سامنے کھڑا کر کے اس سے یہ چند سوالات کئے جائیں گے ۔

س۔ اے بندہ تجھے کس نے پیدا کیا؟ (ج) یا اللہ آپ نے

س۔ یہ کام تیرے عمل سے ہوا یا میری رحمت سے؟ (ج) آپ کی رحمت سے (س) تجھے پانچ سو برس کی عبادت پر قوت اور توفیق کس نے دی؟

ج یا اللہ آپ نے (س) سمندر کے درمیان پہاڑ پر کس نے پہنچایا؟ کھاری پانی کے بیچ میٹھے پانی کا چشمہ کس نے نکالا؟ انار کا درخت کس نے پیدا کیا؟ تیری درخواست کے مطابق سجدہ میں تیری روح کس نے نکالی؟ (ج) اے پروردگار آپ نے۔ ارشاد باری ہوگا یہ سب کچھ میری رحمت سے ہوا اور اپنی رحمت ہی سے تجھے جنت میں داخل کرتا ہوں۔

بشارت

موت کے وقت جس بندہ کے دل میں امید و خوف دونوں جمع ہوتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اس کی امید کے مطابق معاملہ فرماتا ہے اور خوف کو دور فرما دیتا ہے۔

قیمتی اقوال

حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں: قیامت میں اللہ کی رحمت کی وسعت کا یہ عالم ہوگا کہ اس کو دیکھ کر شیطان بھی اپنے لئے رحمت و شفاعت کی توقع کرے گا۔

فضیل بن عیاضؒ فرماتے ہیں۔ تندرستی میں خوف بہتر ہے تاکہ عمل کی خوب کوشش کرے اور مرض وضعف کے وقت امید کا سہارا ہی افضل ہے تاکہ مایوس نہ ہو۔

اللہ کی بخشش کا عجیب واقعہ

احمد بن سہیلؒ فرماتے ہیں: میں نے یحییٰ بن اُکتم کو خواب میں دیکھا۔ ان سے معلوم کیا اللہ نے تمھارے ساتھ کیا معاملہ کیا؟ اللہ نے مجھے بلا کر فرمایا اے شیخ السوء تو نے بہت کرتوت کیے ہیں۔ میں نے عرض کیا۔ پروردگار اس کے بارے میں آپ سے اس وقت کوئی بات نہیں کروں گا۔ پھر کیا بات کرے گا؟ اللہ نے فرمایا۔ عرض کیا: مجھ سے عبدالرزاق نے، ان سے زہری نے ،ان سے عُروہ نے، ان سے حضرت عائشہؓ نے، ان سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے، ان سے جبرائیل امین نے بیان کیا۔ آپ کا ارشاد ہے کہ ”میں کسی مسلمان بوڑھے کو عذاب دینا چاہتا ہوں لیکن اس کے بڑھاپے کی وجہ سے عذاب دیتے ہوئے شرم آتی ہے“۔ الٰہی میں بھی بہت بوڑھا ہوں۔ فرمایا ان سب نے سچ کہا واقعتاً ایسا ہی ہے۔ چنانچہ میرے لئے جنت کا حکم ہوگیا۔

جامع نصیحت

ایک مرتبہ حضرت عمرؓ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں پہنچے تو دیکھا کہ آپؐ رو رہے ہیں۔ رونے کا سبب دریافت کیا۔ آپؐ نے فرمایا: میرے پاس جبرائیلؑ آئے تھے اور فرماتے تھے کہ اللہ بوڑھے کو اس کے بڑھاپے کی وجہ سے عذاب دیتے ہوئے شرماتا ہے، تو مسلمان بوڑھا بڑھاپے میں اللہ کی نافرمانی سے کیوں نہ شرمائے۔“ اللہ ربّ العزّت کے اس غیر معمولی اِنعام واِکرام پر ہر بوڑھے مسلمان کو اللہ کا بے حد شکر گزار

اور اس کی تعریف میں رطب اللسان ہونا چاہیے نیز اس کو اللہ سے اور اس کے فرشتے کراماً کاتبین سے شرمانا اور گناہوں سے بالکلیہ اجتناب چاہیے۔ پتہ نہیں کس وقت موت آجائے خصوصاً بڑھاپے میں کیونکہ کھیتی جب پک جاتی ہے تو اسے فوراً ہی کاٹ لیا جاتا ہے''۔ بچپن میں جوانی، جوانی میں بڑھاپے کی توقع رہتی ہے اب بڑھاپے کے بعد موت کے سوا اور کیا ہے؟

عرشِ الٰہی کا سایہ سات قسم کے لوگوں پر ہو گا

قیامت میں سات قسم کے لوگوں کو اللہ تبارک و تعالیٰ عرش کے سایہ میں جگہ عنایت فرمائے گا جبکہ عرش کے سوا کسی چیز کا سایہ نہیں ہوگا۔

۱۔ امامِ عادل (انصاف کرنے والا حاکم)

۲۔ عبادت گزار جوان (عبادت ہر ایک کی اللہ کو پسند ہے لیکن جوان کی زیادہ پسند ہے) ۳۔ وہ شخص جس کا دل مسجد میں اٹکا رہے (یعنی ہر وقت نماز کی فکر رکھے) ۴۔ وہ دو شخص جو آپس میں صرف اللہ کے لیے محبت رکھتے ہیں۔ ۵۔ وہ شخص جو تنہائی میں اللہ کو یاد کر کے روئے (یہ اخلاص کی علامت ہے)۔ ۶۔ جو انتہائی خاموشی کے ساتھ صدقہ کرے حتی کہ خود کو بھی پتہ نہ ہو کہ کتنا کیا۔ ۷۔ وہ شخص جس کو حسین و جمیل عورت اپنی طرف بلائے اور وہ یہ کہہ کر ٹال دے کہ میں اللہ سے ڈرتا ہوں۔ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنَا مِنْھُمْ۔

یا اللہ تمام مسلمانوں کو اور ان کے طفیل میں اس سیاہ کار کو بھی ان تمام صفات سے مزین فرما کر عرش کے سایہ کا مستحق بنا۔ آمین!

اَمر بالمعروف وَ نھی عَن لمُنکر

خاص لوگوں کی بدعملی سے عام عذاب نہیں آتا لیکن اگر بدعملی عام ہونے لگے اور اس سے روکا نہ جائے تو عام عذاب آتا ہے جس میں عوام و خواص سب مبتلا ہوتے ہیں (عمر بن عبدالعزیز)

فقیہ ابو اللیثؒ فرماتے ہیں کہ حضرت یوشع بن نونؑ سے اللہ نے فرمایا کہ میں تمھاری قوم میں سے چالیس ہزار نیک اور ساٹھ ہزار بدعمل لوگوں کو ہلاک کرنے والا ہوں۔ ابن نونؑ نے عرض کیا: بدعمل لوگوں کی ہلاکت تو ٹھیک ہے لیکن نیک لوگوں کی کیا خطا ہے؟ فرمایا: نیک لوگوں نے بروں کو برائی سے نہیں روکا اور ان کی بدعملی کو برا نہیں جانا بلکہ ان کے ساتھ مل جل کر کھاتے پیتے رہے۔

خوشخبری

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بعض خیر کے پھیلانے والے اور شر کے مٹانے والے ہوتے ہیں اور بعض شر کے پھیلانے اور خیر کے مٹانے والے ہوتے ہیں خوشخبری ہے ان لوگوں کے لئے جن کو اللہ نے خیر پھیلانے اور شر کو مٹانے والا بنایا۔ اور شر پھیلانے اور خیر کو مٹانے والوں کے لئے ہلاکت ہے۔

مومن ومنافق کی پہچان

امر بالمعروف (بھلائی کا حکم دینا) اور نہی عن المنکر (برائی سے

روکنا) مومن کی علامت ہے۔

وَ الْمؤمِنُوْنَ وَ الْمُؤمِنٰتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَاءُ بَعْضٍ يَأمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ يَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ ط توبہ ۷۱

مومن مرد وعورت آپس میں دوست ہیں۔ ایک دوسرے کو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتے ہیں۔

اَلْمُنَافِقُوْنَ وَالْمُنَافِقَاتُ بَعْضُهُمْ مِنْ بَعْضٍ يَأمُرُوْنَ بِالْمُنْكَرِ وَ يَنْهَوْنَ عَنِ الْمَعْرُوْفِ۔ توبہ ۶۷

منافق مرد عورت سب آپس میں ایک ہیں بھلائی سے روکتے ہیں اور برائی کا حکم دیتے ہیں۔

بھلائی سے روکنا برائی کا حکم دینا منافق کی علامت ہے۔

حضرت علیؓ کا مقولہ

حضرت ابو درداءؓ فرماتے ہیں جس نے اپنے بھائی کو سب کے سامنے نصیحت کی اس نے اس کو ذلیل کر دیا اور جس نے تنہائی میں نصیحت کی اس نے اس کو مزین کر دیا۔ (تنہائی کی نصیحت زیادہ اثر انداز ہوتی ہے، ہر آدمی اس کو قبول کر لیتا ہے اور اس پر عمل کی کوشش کرتا ہے اور ظاہر ہے عمل کرنے سے مزین ہو گا)۔

امر بالمعروف کے ترک سے ظالم حُکّام مسلّط ہوتے ہیں

حضرت ابو درداءؓ فرماتے ہیں۔ لوگو! امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتے رہو۔ ورنہ اللہ تعالیٰ تم پر ایسے بادشاہ اور حکام کو مسلّط کر دے

گا جو تمھارے بڑوں کی عزت اور چھوٹوں پر رحم نہیں کریں گے اور تم میں سے نیک لوگ دعائیں کریں گے لیکن قبول نہیں ہوں گی، مدد مانگیں گے لیکن مدد نہیں کی جائے گی، استغفار کریں گے وہ بھی قبول نہیں کیا جائے گا۔

امر بالمعروف نہی عن المنکر کی تقسیم اور درجے

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ نے ارشاد فرمایا۔ اگر کسی برائی کو دیکھو تو ہاتھ سے روک دو، اس کی طاقت نہ ہو تو زبان سے منع کرو اور اگر اس کی بھی طاقت نہ ہو تو دل سے برا جانو، یہ ایمان کا آخری درجہ ہے۔ بعض علماء نے فرمایا ہے کہ ہاتھ سے روکنا امراء کا کام ہے، زبان سے منع کرنا علماء کی ذمہ داری ہے، دل سے برا جاننا عوام کا درجہ ہے۔

دلچسپ قصّہ

ایک شخص نے لوگوں کو کسی درخت کی پوجا کرتے دیکھا تو غصہ سے بے قابو ہو گیا۔ گھر سے کلہاڑی لی اور گدھے پر سوار ہو کر اس درخت کو کاٹنے کی نیت سے روانہ ہوا۔ راستہ میں ابلیس علیہ اللعنہ سے ملاقات ہوگئی۔ کہنے لگا حضرت کہاں تشریف لے جارہے ہیں؟ فرمایا: ایک درخت کی لوگ پوجا کرتے ہیں۔ میں نے اس کو جڑ سے کاٹ ڈالنے کا تہیہ کر لیا ہے۔ ابلیس نے کہا۔ آپ کہاں جھگڑے میں پڑتے ہیں چھوڑیے جو مردود اس کی پوجا کرتے ہیں خود بھگتیں گے۔ چنانچہ دونوں میں جھگڑا ہونے لگا اور تین مرتبہ مار پیٹ ہوئی۔ جب ابلیس نے سمجھ لیا کہ یہ شخص قابو میں

آنے والانہیں ہے تو اس نے دوسری چال چلی۔ کہنے لگا آپ اس کام کو رہنے دیجئے۔ اس کے عوض روزانہ آپ کو چار درہم دیا کروں گا۔ ہر صبح آپ کے بستر کے نیچے ملا کریں گے۔ یہ چال کارگر ہوگئی۔ وہ شخص کہنے لگا کیا واقعی ایسا ہو گا؟ ہاں ہاں بالکل پختہ وعدہ کرتا ہوں۔ ابلیس نے کہا۔ چنانچہ وہ شخص اپنے گھر کو واپس چلا گیا۔ صبح کو روزانہ بستر کے نیچے سے چار درہم ملتے رہے۔ چند روز کے بعد میدان خالی پایا۔ دوسرے دن بھی کچھ نہ ملا پھر غصہ آیا اور کلہاڑی لے کر چل دیا۔ راستہ میں وہی ابلیس ملا اور کہنے لگا حضرت کہاں کا ارادہ ہے؟ بولا۔ درخت کو کاٹنے جا رہا ہوں جس کی پوجا ہوتی ہے۔ ابلیس نے کہا۔ بس میاں اب تمھارے بس کا کام نہیں ہے پہلے آپ اللہ کے لئے جا رہے تھے اگر میں پوری طاقت بھی لگا دیتا تو آپ کو نہیں روک سکتا تھا اور اب آپ کا جانا اللہ کے لئے نہیں بلکہ چار درہم کے لئے ہے اگر ادھر قدم بڑھایا تو خیر نہیں ہے گردن اڑادوں گا۔ مجبوراً اس ارادہ کو ترک کر کے گھر واپس ہونا پڑا۔

مبلّغ کے لیے پانچ شرطیں

۱۔ علم (تبلیغ کے لیے ضروری ہے جاہل تبلیغ کی اہلیت نہیں رکھتا)

۲۔ اخلاص (اخلاص ہر عمل کی جان ہے اس کے بغیر کوئی عمل مقبول نہیں)

۳۔ اخلاق و محبت (سخت مزاج و بدخو آدمی کی نصیحت موثر نہیں ہوتی)

۴۔ صبر و بُرد باری (تبلیغ کے راستہ میں مصائب کا آنا یقینی ہے نیز ہر طرح کے آدمی سے واسطہ پڑتا ہے اس لئے صبر و بردباری کے بغیر

آدمی اس میں کامیاب نہیں ہو سکتا)

۵۔ جو نصیحت کرے اس پر خود بھی عمل کرتا ہو (ورنہ نہ تو لوگوں پر اس کا اثر ہو گا اور نہ مبلغ ہی لوگوں کے طعنہ دینے کے خطرہ کی وجہ سے کچھ کھل کر کہہ سکے گا)۔

حضرت حذیفہؓ فرماتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا ارشاد عالی ہے۔ لوگو بھلائی کا حکم کرتے اور برائی سے روکتے رہو ورنہ ہو سکتا ہے کہ اللہ کا عذاب آجائے اور تم اس وقت دعائیں کرو مگر وہ قبول نہ کی جائیں۔ (ترمذی)

نیز فرمایا۔ جب لوگ کسی برائی کو دیکھیں اور اسے روکنے کی کوشش نہ کریں تو اللہ کے عذاب کا انتظار کریں۔ (ترمذی و ابن ماجہ)

فرمایا۔ جب لوگ ظالم کو ظلم کرتے دیکھیں اور اس کا ہاتھ نہ پکڑیں تو اللہ تعالیٰ کے عذابِ عام کا انتظار کریں۔ (ابو داود)

توبہ

حضرت حمزہؓ کے قاتل حضرت وحشیؓ نے اسلام لانے سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو لکھا۔ میں مسلمان ہونا چاہتا ہوں لیکن یہ آیت رکاوٹ بنی ہوئی ہے۔

وَ الَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُوْنَ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ يَلْقَ اَثَامًا۔ فرقان ۶۸

جو لوگ اللہ کے علاوہ کسی اور کو معبود نہیں مانتے اور نہ کسی کو ناحق قتل کرتے اور نہ زنا کرتے ہیں اور جس نے یہ کام کیے وہ گناہ گار ہے

میں نے یہ تینوں کام کیے ہیں، کیا میرے لیے توبہ کی گنجائش ہے۔ اس پر آیت نازل ہوئی۔

اِلَّا مَنْ تَابَ وَ اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ۔ فرقان ۷۰

مگر جو توبہ کرے اور ایمان لے آئے اور نیک عمل کرے۔

آپؐ نے وحشیؓ کو یہی آیت جواب میں لکھدی۔ انھوں نے پھر لکھا کہ آیت میں عمل صالح کی شرط ہے پتہ نہیں میں نیک عمل کرسکوں گا یا نہیں اس پر آیت نازل ہوئی۔

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَاءُ ۔ نساء ۱۱۶۔

اللہ شرک کو نہیں بخشے گا اس کے علاوہ جس کو چاہے گا بخش دے گا۔

وحشی کو یہ آیت لکھ کر بھیج دی ۔ وحشی نے لکھا اس میں مشیت کی شرط ہے معلوم نہیں اللہ کی مشیت ہوگی یا نہیں ۔ پھر آیت نازل ہوئی ۔

قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ط زمر ۵۳

اے محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کہہ دیجئے اے میرے گناہ گار بندو! اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو اللہ تمام گناہوں کو بخش دے گا وہ بڑا غفور الرحیم ہے۔

اس کے بعد وحشی نے مدینہ حاضر ہوکر اسلام قبول کرلیا۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا فَاِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ

اے اللہ ہمارے گناہوں کو بخش دے بے شک تو ہی غفور الرحیم ہے۔

انسان کا معاملہ عجیب و غریب ھے

محمد بن مطرفؒ کے واسطے سے اللہ کا قول نقل کیا گیا ہے۔ انسان کا معاملہ عجیب وغریب ہے، گناہ کرتا ہے پھر مجھ سے معافی مانگتا ہے، میں اس کو معاف کر دیتا ہوں پھر گناہ کرتا ہے اور معافی مانگتا ہے، میں معاف کر دیتا ہوں نہ وہ گناہ چھوڑتا ہے نہ میری رحمت سے مایوس ہوتا ہے، اسے فرشتو! گواہ رہو میں نے اس کو معاف کر دیا۔ (اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا مِنْهُمْ)

تنبیہ: ہر گناہ گار کو چاہیے کہ اللہ سے توبہ کرتا رہے اور گناہ پر اصرار نہ کرے، توبہ کرنے والا مصر نہیں کہلاتا چاہے ایک دن میں ستر مرتبہ گناہ کرے۔

موت سے قبل توبہ مقبول ھے

حضرت حسن بصریؒ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے جب ابلیس کو زمین پر اتارا تو اس نے کہا۔

تیری عزت و عظمت کی قسم جب تک انسان کے جسم میں جان رہے گی میں اسے گمراہ کرنے کی کوشش کرتا رہوں گا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ میری عزت و عظمت کی قسم میں حالتِ نزع سے پہلے پہلے انسان کی توبہ قبول کرتا ہی رہوں گا۔

ابلیس لعین کی حسرت و مایوسی

ایک روایت میں آتا ہے کہ انسان گناہ کرتا ہے تو لکھا نہیں جاتا۔ دوسرا گناہ بھی نہیں لکھا جاتا یہاں تک کہ پانچ گناہ جمع ہو جائیں۔ اس کے بعد اگر ایک نیکی کرتا تو پانچ نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور ان پانچ نیکیوں کے بدلہ وہ پانچ گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ حسرت و افسوس کے ساتھ ابلیس کہتا ہے، میں انسان پر کس طرح قابو پاؤں اس کی ایک نیکی میری ساری محنت پر پانی پھیر دیتی ہے۔

عارف کی چھ خصلتیں

عارف وہ ہے جس کے اندر چھ خصلتیں پائی جائیں۔

۱۔ جب اللہ کو یاد کرے تو اس نعمت کو بڑا جانے (یعنی اس کی قدر کرے)

۲۔ جب خود پر نظر جائے تو اپنے کو حقیر جانے (عبدیت ہی اصل کمال ہے

۳۔ اللہ کی آیات کو دیکھ کر عبرت حاصل کرے (یہی اصل مقصود ہے)

۴۔ شہوت و گناہ کا خیال آئے تو ڈر جائے (ظاہر ہے گناہ کے تصور تک سے ڈرنا کمال کی علامت ہے)

۵۔ اللہ کی صفت عفو کے تصور سے خوش ہو۔ (بندہ کی نجات مالک کے

عفو پر ہی موقوف ہے)

۶۔ گذشتہ گناہ یاد آئیں تو استغفار کرے (کامل کی یہی نشانی ہے)

خواجہ فضیل رح

بدمعاشوں اور ڈاکوؤں کے ایک گروہ نے جس کے سردار تھے خواجہ فضیل، طے کیا کہ ایک قافلہ کو جو پاس سے گزرنے والا تھا لوٹا جائے۔ جیسے ہی قافلہ کے قریب آنے کی اطلاع ملی تلواریں اٹھائیں، گھوڑوں پر سوار ہوئے قافلہ کی راہ پر ایک جگہ گھات میں بیٹھ گئے۔ قافلہ میں مسافر بھی تھے اور تاجر بھی، بڑے بوڑھے بھی، عورتیں اور بچے بھی۔ راستہ میں ایک جگہ تھی جہاں قافلے آرام کرنے کے لئے ٹھہرا کرتے تھے، وہیں یہ قافلہ بھی رکا۔ تھوڑی دیر میں ہا ہو کا ایک طوفان اٹھا۔ گھوڑوں کی ٹاپوں میں ہتھیاروں کی جھنکار نے قافلہ والوں کو ایسا خوف زدہ کیا کہ ساز و سامان، مال و اسباب چھوڑ کر جس کا جدھر منہ اٹھا بھاگ کھڑا ہوا۔ نفسی نفسی کا یہ عالم تھا کہ جیسے محشر کی گھڑی ہو، بچوں کی چیخ و پکار، ماؤں کی آہ وزاری ایک عجیب منظر پیش کر رہی تھی۔ ڈاکو اپنی دھن کے پکے جذبہ انسانیت سے بے پروا ہر احساس سے عاری جھولیاں بھر بھر کے نکل رہے تھے۔ ڈاکوؤں کے سردار خواجہ فضیل قافلہ کے ایک حصہ میں پہنچے جہاں ایک شخص کچھ پڑھ رہا تھا۔ یہ سخت غصہ میں بھنائے ہوئے اس کے پاس گئے۔ غصہ اس پر تھا کہ اس شخص کو نہ لوٹ مار کا ڈر تھا، نہ ڈاکوؤں کا خوف۔ فضیل آگے بڑھے تو ان کے کان میں آواز آئی۔ اَلَمْ یَاْنِ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ تَخْشَعَ

قُلُوبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ (سورة حدید پ ۲۷) جس کا مطلب ہے۔
کیا ابھی وقت نہیں آیا کہ ایمان والوں کے دل اللہ کے ذکر اور اس کی ہیبت و جلال سے کپکپا اٹھیں۔

اللہ کے کلام کی برکتیں بے حساب ہیں وہ سورہ طٰہٰ کی ایک آیت ہی تو تھی جس نے ابوحفص عمر بن خطاب کی کایا پلٹ کر حضرت عمرؓ بنا دیا۔ پھر ان کے درجات اتنے بلند ہوئے کہ اللہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا اگر میرے بعد نبوت کا سلسلہ بند نہ ہوتا تو عمر نبی بنائے جاتے۔

وقت کی بات اللہ کے کلام کا فضیل کے دل پر کچھ ایسا اثر ہوا کہ انقلاب ہی تو آگیا۔ ہتھیار پھینک دیئے گھوڑا وہیں چھوڑ کر دوستوں سے منہ موڑ کر جنگل کی راہ لی تنہائی کی جگہ پا کر بے اختیار رونے لگے۔ اس قدر روئے کہ آنسو تھمتے نہ تھے، زندگی بھر کے گناہوں سے توبہ کی اور جنگل ہی کو گھر بنالیا۔

کچھ دنوں کے بعد ایک قافلہ ڈاکوؤں سے بچتا بچاتا اسی جگہ جا پہنچا دیکھا کہ اللہ کا ایک بندہ ذکر وعبادت میں مشغول ہے۔اس سے معلوم کیا آپ کو کچھ فضیل کی خبر ہے وہ یہیں کہیں ہے یا ڈاکہ پر نکل گیا؟ اس اللہ والے نے جواب دیا۔تم اب فضیل سے نہ ڈرو، اب تو وہ خود بچہ بچہ سے ڈرتا ہے۔

حضرت فضیلؒ کا ان دنوں میں یہ عالم تھا کہ نگری نگری شہر شہر گھومتے ان قافلہ والوں کا پتہ لگاتے جن کا مال لوٹا تھا ایک ایک چیز انہیں واپس کرتے اور ایک ایک سے معافی مانگتے۔سورہ شمس میں ارشاد ربانی

ہے۔ فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَتَقْوٰهَا قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰهَا وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰهَا ۔ اللہ نے اچھائی اور برائی دونوں گن آدمی میں رکھے ہیں۔ ساتھ ہی اسے عقل دی اور پیغمبروں کے ذریعہ سیدھی راہ دکھائی اب چاہے وہ نیک بن کر جنت کا مستحق ہو جائے یا فاسق وفاجر بن کر جہنم کا ایندھن بن جائے۔ ۱۔الشمس ۸۔۱۰ (خزینۃ الاصفیاء بحوالہ روشنی)

توبۃُ النَّصُوح

حضرت ابن عباسؓ توبۃ النَّصُوح کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔توبۃُ النَّصُوح یہ ہے کہ:

۱۔ آدمی دل میں شرمندہ ہو جائے۔ ۲۔ زبان سے استغفار کرے۔

۳۔ دوبارہ اس گناہ کے نہ کرنے کا عزم کرے۔

يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا ج	اے ایمان والو اللہ کے سامنے سچی (پکی) توبہ کرو۔ (تحریم ۸)

استغفار کے ساتھ گناہ نہ کرنے کا عزم ضروری ہے

رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔ زبان سے استغفار کرنے کے باوجود گناہ پر جمے رہنے کی مثال پروردگار کے ساتھ مذاق کرنے والے کی سی ہے (نعوذ باللہ)

(رابعہ بصریہؒ فرماتی ہیں۔ ہمارا استغفار بھی استغفار کا محتاج ہے۔

قصّہ عجیبہ

بنی اسرائیل کے کسی بادشاہ نے ایک غلام کی تعریف سن کر اس کو بلایا اور اپنی خدمات پر مامور کر دیا۔ ایک روز غلام نے بادشاہ کو مہربان دیکھ کر عرض کیا۔ آپ میرے حق میں بہت بہتر ہیں۔ لیکن یہ بتایئے آپ کا میرے ساتھ ایسے وقت کیا برتاؤ ہو گا کہ آپ اچانک اپنے محل میں داخل ہوں اور مجھ کو اپنی باندی کے ساتھ ہنسی مذاق کرتا ہوا پائیں۔ یہ سننا تھا کہ بادشاہ غضبناک ہو کر کہنے لگا۔ نالائق تجھے اس بات کے کہنے کی جرأت کیسے ہوئی۔ غلام نے کہا۔ بس مجھے امتحان کرنا تھا جناب والا: میں ایسے رب کریم کا غلام ہوں کہ روزانہ ستر مرتبہ گناہ کرتے دیکھ کر بھی وہ آپ کی طرح غضبناک نہیں ہوتا اور مجھے اپنے در سے نہیں ٹھکراتا نہ روزی بند کرتا ہے (بلکہ توبہ کرنے پر معاف فرما دیتا ہے) تو میں اس کا در چھوڑ کر تیرا در کیوں اختیار کروں۔ ابھی تو میں نے نافرمانی کے تصور ہی کا تذکرہ کیا ہے جب آپ کا یہ حال ہے غلطی ہو جانے پر کیا کیفیت ہو گی؟

یہ کہہ کر وہاں سے رخصت ہو گیا۔

شیطان بھی افسوس کرتا ہے

کسی تابعی کا قول ہے کہ گناہ گار جب گناہ کے بعد توبہ و استغفار کرتا اور اس پر نادم ہوتا رہتا ہے تو اس کی ندامت و توبہ کی وجہ سے اور زیادہ درجات بلند ہو جاتے ہیں اور وہ جنت کا مستحق ہو جاتا ہے۔ اس وقت شیطان افسوس کرتا ہے اور کہتا ہے کاش میں اس کو اس گناہ کی ترغیب

ہی نہ دیتا تو اچھا تھا (اس کے اتنے درجات تو بلند نہ ہوتے)

تین چیزوں میں عُجلت بہتر ہے

۱۔ نماز جب اس کا وقت آجائے (وقت مستحب کے بعد تاخیر مناسب نہیں)

۲۔ دفن میت (انتقال کے بعد جتنی بھی جلدی ہو سکے میت کو دفن کر دینا چاہیے)

۳۔ گناہ کے بعد توبہ (یہ کام بھی نہایت عُجلت کے ساتھ کرنے کا ہے ایسا نہ ہو کہ توبہ سے پہلے موت آجائے۔)

علامات توبہ

بعض حکماء نے فرمایا ہے: آدمی کی توبہ (اس کی مقبولیت) چار باتوں سے پہچانی جاتی ہے۔

۱۔ اپنی زبان فضول باتوں، جھوٹ اور غیبت سے بند کر لے۔

۲۔ اپنے دل میں کسی کے لئے حسد و عداوت نہ پائے۔

۳۔ بُرے ساتھیوں کو چھوڑ دے۔

۴۔ موت کی تیاری میں لگ جائے۔ ہمیشہ نادم رہے۔ استغفار کرتا رہے۔ اللہ کی اطاعت کرنے لگے۔

کسی حکیم سے معلوم کیا گیا۔ کیا توبہ کرنے والے کی کوئی ایسی علامت ہے جس سے اس کی توبہ کی قبولیت معلوم ہو جائے؟ فرمایا۔ ہاں چار علامتیں ہیں

۱۔ بُرے ساتھیوں سے علیحدگی اور نیکوں کی صحبت اختیار کر لے اور ان لوگوں کے دل میں اس کی ہیبت قائم ہو جائے۔

۲۔ تمام گناہوں سے علیحدہ ہو کر طاعت و فرمانبرداری کی طرف مائل

ہو جائے۔ (۳) دنیا کی محبت دل سے نکل جائے اور آخرت کی فکر میں غمگین رہنے لگے۔

۴۔ اللہ نے اس کے لئے جس رزق کی ضمانت لی ہے اس سے بے نیاز ہوکر اللہ کی اطاعت میں لگ جائے۔

ایسے شخص کے لیے عام لوگوں پر چار باتیں لازم ہیں۔

۱۔ اسے محبت کریں کیونکہ اللہ بھی اس سے محبت ہے۔

۲۔ اس کے لئے اثبات علی التوبہ کی دعا کرتے رہیں۔

۳۔ گذشتہ گناہوں پر اسے طعنہ نہ دیں۔

۴۔ اس کی صحبت اختیار کریں، اس کا تذکرہ کریں، اس کی امداد و اِعانت کریں۔

اللہ کی طرف سے تائب کا اعزاز و اکرام

توبہ کرنے والے شخص کا اللہ تعالیٰ چار باتوں کے ذریعہ اکرام فرماتا ہے۔
(۱) اس کو گناہوں سے اس طرح پاک کردیتا ہے کہ گویا کبھی گناہ کیا ہی نہیں (۲) اللہ ایسے بندہ سے محبت کرنے لگتا ہے۔ (۳) شیطان سے اس کی حفاظت فرماتا ہے۔ (۴) دنیا چھوڑنے سے (یعنی مرنے سے) پہلے اسے بے خوف اور مطمئن کر دیتا ہے۔

تائب پر دوزخ سے گذرتے ہوئے آگ کا اثر نہ ہو گا

خالد بن معدانؒ فرماتے ہیں جب اہل توبہ جنت میں پہنچ جائیں گے تو اس وقت کہیں گے۔ اللہ نے تو یہ فرمایا تھا کہ ہم جنت میں جانے

کے لئے دوزخ کے اوپر سے گزریں گے۔ ان سے کہا جائے گا کہ تم دوزخ پر ہی گزر کر آئے ہو لیکن اس وقت وہ ٹھنڈی تھی۔

مسلمان کو عار دلانے پر وعید

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے جو مسلمان کو کسی برائی پر عار دلائے اور شرمندہ کرے تو وہ برائی کرنے والے کے مثل ہے (یعنی ایسا جیسے وہ برائی اس نے خود کی) اور جو شخص مومن کو کسی جرم (گناہ) کی بنیاد پر بدنام کرے گا وہ یقیناً اس دنیا میں مرنے سے پہلے اس برائی کے اندر مبتلا اور بدنام ہو کر رہے گا۔ اعاذ نا اللہ منہ

فقیہ ابو اللیثؒ فرماتے ہیں کہ مومن کبھی قصداً ارادتاً گناہ نہیں کرتا بلکہ غفلت میں اس سے گناہ ہو جاتا ہے تو پھر توبہ کر لینے کے بعد عار دلانے کے کیا معنیٰ؟

توبہ سے گناہ بالکل مٹ جاتا ھے

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں جب بندہ حقیقی توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرما کر گناہ لکھنے والے فرشتوں اور گناہ کے اعضاء کو وہ گناہ بھلا دیتا ہے تا کہ کوئی گواہی نہ دے سکے یہاں تک کہ گناہ کا مقام بھی بھلا دیا جاتا ہے۔

جب شیطان پر اللہ نے لعنت فرمائی تو کہنے لگا۔ تیری عزت کی قسم جب تک تیرا بندہ زندہ رہے گا اس کے سینہ سے نہیں نکلوں گا۔ اللہ نے فرمایا۔ میری عزت کی قسم ساری زندگی اس کی توبہ قبول کرتا ہی رہوں گا۔

امت محمدیہ ؐ کی فضیلت

اُممِ سابقہ میں گناہ کے نتیجہ میں کسی حلال کو حرام کر دیا جاتا اور گناہ کرنے والے کے دروازہ یا جسم پر اللہ کی طرف سے لکھ دیا جاتا تھا فلاں بن فلاں نے فلاں گناہ کیا ہے اور اس کی توبہ یہ ہے۔

لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے طفیل میں اس امت کو بہت عزت دی گئی ہے کہ کسی گناہ کو ظاہر نہیں کیا گیا اور جب بھی بندہ نادم ہو کر اپنے رب سے توبہ و استغفار کرتا ہے فوراً اس کا گناہ مٹا دیا جاتا ہے۔ جب کوئی بندہ گناہ پر نادم ہو کر کہتا ہے۔ اے میرے اللہ! مجھ سے گناہ ہو گیا اسے معاف فرما دے۔ اس پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندہ نے گناہ کیا اور اس کے بعد یہ سمجھا کہ میرا کوئی ربّ ہے جو گناہ معاف کرنے اور اس پر گرفت کرنے کی طاقت رکھتا ہے لہذا میں نے اپنے بندہ کے گناہ کو معاف کر دیا۔

وَمَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءً اَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهٗ ثُمَّ يَسْتَغْفِرِ اللّٰهَ يَجِدِ اللّٰهَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ط نساء ۱۱۰	جو گناہ کرے یا اپنے نفس پر ظلم کر بیٹھے۔ پھر اللہ سے استغفار کرے تو وہ اللہ کو غفور الرحیم پائے گا۔

ہر بندہ کو صبح وشام اپنے گناہوں سے توبہ کرتے رہنا چاہیے۔

گناہ لکھنے سے پہلے نیکی کا انتظار کیا جاتا ھے

ہر انسان کے دائیں بائیں کاندھے پر دو فرشتے مقرر ہیں۔ دائین کاندھے والا فرشتہ بائیں پر حاکم ہوتا ہے، جب کوئی انسان گناہ کرتا

ہے تو بائیں کاندھے والا فرشتہ لکھنا چاہتا ہے لیکن دائیں والا روک دیتا ہے اور کہتا ہے جب تک پانچ گناہ نہ ہو جائیں تب تک نہ لکھ۔ پانچویں گناہ کے بعد وہ لکھنے کی اجازت مانگتا ہے وہ پھر روک دیتا ہے اور کہتا ہے کہ انتظار کر شاید یہ کوئی نیکی کر لے، وہ بندہ نیکی کر لیتا ہے تو دائیں کاندھے والا فرشتہ کہتا ہے۔ اللہ کے یہاں یہ اصول ہے کہ ہر نیکی کا بدلہ دس گناہ دیا جائے گا: اب اس کی ایک نیکی کے دس بدلے ہو گئے اور گناہ پانچ ہیں لہذا پانچ نیکیوں کے بدلہ میں پانچ گناہ معاف ہو گئے اور میں پانچ نیکیاں لکھ لیتا ہوں اس پر شیطان چیختا چلاتا ہے کہ میں انسان پر کس طرح قابو پاؤں؟

توبہ سے گناہ نیکیوں میں تبدیل ہو جاتے ھیں

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں۔ ایک مرتبہ عشا کے بعد میں حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے ساتھ جا رہا تھا۔ راستہ میں کھڑی ایک عورت نے مجھ سے کہا۔ ابو ہریرہ مجھ سے ایک بہت بڑا گناہ ہو گیا توبہ کی کوئی صورت ہے۔ میں نے گناہ معلوم کیا تو اس نے بتایا کہ مجھ سے زنا ہو گیا اور اس کے نتیجہ میں پیدا ہونے والے بچہ کو میں نے مار ڈالا۔ ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں میں نے گناہ کی سنگینی کو دیکھتے ہوئے اس سے کہا۔ تو خود بھی ہلاک ہوئی دوسرے کو بھی ہلاک کیا اب توبہ کی گنجائش کہاں۔ یہ سننا تھا کہ عورت مارے خوف کے بے ہوش ہو کر گر پڑی۔ میں آگے بڑھ گیا لیکن دل میں نادم ہو رہا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی موجودگی میں اپنی رائے سے مسئلہ بتایا۔ علی الصبح خدمت اقدس میں حاضر ہو کر رات کا

سارا ماجرا سنایا۔ آپؐ نے فرمایا۔ (انا للہ و انا الیہ راجعون) ابوہریرہ تم خود بھی ہلاک ہوئے اسے بھی ہلاک کیا۔ کیاتم کو یہ آیت یاد نہیں۔

وَ الَّذِیْنَ لَا یَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰہِ اِلٰـهًا اٰخَرَ وَلَا یَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰہُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا یَزْنُوْنَ وَمَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِکَ یَلْقَ اَثَامًا یُّضٰعَفْ لَهُ الْعَذَابُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَ یَخْلُدْ فِیْهٖ مُهَانًا اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَاُولٰٓئِکَ یُبَدِّلُ اللّٰہُ سَیِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ وَّکَانَ اللّٰہُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا۔

جولوگ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتے اور نہ کسی کو ناحق قتل کرتے ہیں اور نہ زنا کرتے ہیں جو ایسا کرے گا وہ گناہ گار ہے اس کو قیامت میں دوگنا عذاب ہوگا اور ذلت کے ساتھ ہمیشہ دوزخ میں رہے گا مگر جو توبہ کر لے اور ایمان لے آئے اور نیک عمل کرنے لگے تو ایسے لوگوں کی برائیوں کو اللہ نیکیوں میں تبدیل فرما دے گا۔ اور اللہ غفور الرحیم ہے۔

ابوہریرہؓ فرماتے ہیں یہ سن کر میں اس کی تلاش میں نکلا اور مدینہ کی گلیوں میں یہ کہتا پھرا کل رات کس عورت نے مجھ سے مسئلہ معلوم کیا تھا؟ میری کیفیت کو دیکھ کر بچے کہنے لگے۔ ابوہریرہؓ پاگل ہو گئے۔ رات کو اسی جگہ اس عورت سے ملاقات ہوگئی۔ میں نے فرمان رسالت سنایا کہ تیرے لیے توبہ کا دروازہ کھلا ہوا ہے۔ وہ خوشی میں بولی کہ میرا فلاں باغ مساکین کے لیے صدقہ ہے۔

بعض اکابر فرماتے ہیں توبہ سے نامہ اعمال میں مندرجہ معاصی نیکیوں سے بدل جاتے ہیں کفر تک کے لیے اللہ نے فرمایا ہے۔

قُلْ لِّلَّذِیْنَ کَفَرُوْا اِنْ یَّنْتَهُوْا یُغْفَرْ لَهُمْ مَّا قَدْ سَلَفَ ط انفال۲۸

کافروں سے کہہ دیجئے! اگر وہ کفر سے توبہ کرلیں تو ان کے سابقہ گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

(کفر سب بڑا سے گناہ ہے جو توبہ سے معاف ہو جاتا ہے تو دوسرے چھوٹے گناہوں کا معاف ہونا تو بالکل یقینی ہے)

حضرت موسیٰؑ کا مقولہ

اس شخص پر تعجب ہے جو آگ (جہنم) پر یقین رکھنے کے بعد بھی ہنستا ہے اور موت پر یقین رکھنے کے باوجود خوش ہوتا ہے۔ حساب پر یقین رکھتا ہے تو پھر برے اعمال کیونکر کرتا ہے۔ اسی طرح وہ شخص جو تقدیر پر یقین رکھنے کے باوجود غمگین ہوتا ہے۔ دنیا اور اس کے انقلابات کو دیکھتے ہوئے بھی دنیا پر اطمینان کرتا ہے۔ اور وہ شخص بھی قابل تعجب ہے جو جنت پر یقین رکھنے کے بعد بھی نیک عمل نہیں کرتا۔

ذاذان کی توبہ کا واقعہ

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کوفہ کے کسی علاقہ میں کہیں تشریف لے جارہے تھے۔ ایک جگہ فُسّاق کا مجمع شراب میں مست تھا۔ ایک شخص ذاذان نام کا گا بجارہا تھا۔ نہایت ہی خوش الحان تھا۔ حضرت عبداللہؓ اس کی آواز سن کر فرمانے لگے۔ کتنی عمدہ آواز ہے، کاش! یہ قرآن پاک پڑھتا تو مزہ آتا۔ یہ کہتے ہوئے سر پر کپڑا ڈال کر گزر گئے۔ ذاذان کے کان میں بھنک پڑگئی۔ بولا یہ کون تھے اور کیا کہہ رہے تھے۔ لوگوں نے بتایا کہ یہ

حضرت عبداللہ صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے اور یہ فرما رہے تھے کہ کتنی عمدہ آواز ہے (اگر قرآن پڑھے تو کتنا لطف آئے) یہ سن کر زاذان مرعوب ہوگیا۔ کھڑا ہوا طبلہ توڑ دیا اور دوڑ کر روتا ہوا حضرت عبداللہؓ کے پاس پہنچا۔ حضرت نے سینہ سے لگا لیا اور دونوں رونے لگے۔ چنانچہ زاذان تائب ہو کر حضرت عبداللہؓ کی خدمت میں رہے اور قرآن سیکھنے لگا۔ قرآن اور دوسرے علوم میں اتنی مہارت پیدا کر لی کہ امام بن گئے۔ بہت سی روایتوں میں ان کا نام آتا ہے۔ عن ذاذان عن عبداللہ بن مسعودؓ

سبق آموز واقعہ

فقیہ ابواللیث سمرقندیؒ فرماتے ہیں: میرے والد بیان کرتے تھے کہ نبی اسرائیل میں ایک نہایت حسین و جمیل فاحشہ عورت تھی جس نے لوگوں کو فتنہ میں مبتلا کر رکھا تھا اس کا دروازہ ہر ایک کے لیے کھلا رہتا تھا جو بھی گزرتا اس کو تخت پر بیٹھا دیکھ کر فریفتہ ہو جاتا۔ دس دینار اس کی فیس تھی ہر کوئی فیس دے کر منہ کالا کر سکتا تھا۔ ایک روز اتفاق سے کسی بزرگ کا ادھر سے گذر ہوا۔ عورت پر نظر پڑی اور فریفتہ ہو گئے۔ دل کو بہت سمجھایا۔ اللہ سے دعا بھی کی لیکن بھڑکی ہوئی چنگاری سرد نہ ہوئی مجبور ہو کر کوئی چیز فروخت کی اور دس دینار لے کر اس عورت کے پاس پہنچے۔ اس کے حکم سے اس کے وکیل کو دینار دے دیئے۔ ان کو وقت دے دیا گیا۔ وقت موعود پر پہنچ کر اس کے پاس بیٹھ گئے۔ عورت نے خود کو کافی آراستہ کر رکھا تھا۔ بزرگ نے جب عورت کی طرف ہاتھ بڑھایا اور لطف اندوز

ہونے کا ارادہ کیا تو اللہ کے فضل اور ان کی عبادت کی برکت سے دل خوف سے بے تاب ہونے لگا اور سوچنے لگے میرے اس گندے فعل کو اللہ بھی دیکھ رہا ہے۔ یہ تصور آنا تھا کہ آنکھیں جھک گئیں ہاتھ کانپنے لگے۔ رنگ متغیر ہو گیا۔ عورت نے یہ ماجرا پہلی مرتبہ دیکھا۔ کہنے لگی۔ کیا ہو رہا ہے؟ فرمایا۔ میں اپنے رب سے ڈر رہا ہوں، مجھے یہاں سے جانے دو۔ کہنے لگی۔ آپ پر افسوس ہے جس کی تمنا سینکڑوں کرتے ہیں آپ کو وہ چیز حاصل ہے اور آپ گھبرا کر بھاگنا چاہتے ہیں آخر یہ کیا چکر ہے؟

فرمایا۔ کچھ نہیں اللہ سے ڈر رہا ہوں، میں پیسے بھی واپس نہیں مانگتا بس مجھے یہاں سے جانے دو۔ عورت کہنے لگی، شاید زندگی میں آپ کے لئے پہلا موقع ہے۔ فرمایا۔ ہاں پہلا ہی موقع ہے۔ ”اچھا آپ نام و پتہ بتا کر جا سکتے ہیں۔“ عورت نے کہا۔

چنانچہ ان بزرگ نے اپنا نام و پتہ بتا کر اس سے چھٹکارا پایا۔ وہاں سے چیختے چلاتے اپنی بربادی پر ماتم کرتے سر پر مٹی ڈالتے ہوئے بھاگ کھڑے ہوئے۔

ادھر عورت کی حالت عجیب سے عجیب تر ہونے لگی۔ اس پر پوری طرح ہیبت طاری ہو چکی تھی۔ سوچنے لگی۔ یہ شخص پہلی مرتبہ گناہ کے ارادہ سے آیا تھا۔ ابھی گناہ کیا بھی نہیں محض ارادہ پر اللہ کا خوف، میرا پروردگار بھی تو وہی ہے۔ مجھے تو گناہ کرتے ایک زمانہ گزر گیا۔ مجھے تو اور زیادہ ڈرنا چاہیے۔ چنانچہ فوراً توبہ کی۔ دروازہ بند کر لیا۔ زینت کے کپڑے اتار کر بوسیدہ کپڑے پہن لیے اور اللہ کی عبادت میں لگ گئی۔ پھر خیال آیا

کہ کسی کامل کی صحبت ضروری ہے اس کے بغیر خامیاں دور نہیں ہو سکتیں انہی بزرگ کے پاس چلوں ہو سکتا ہے وہ مجھ سے شادی کر لیں پھر مجھے ان کے ذریعہ علم و عمل حاصل ہو ۔ چنانچہ کافی مال اور غلام لے کر ان کی طرف روانہ ہوئی اس گاؤں میں پہنچ کر ان بزرگ کا پتہ معلوم کیا اور ان کے دروازہ پر پہنچ گئی ۔ بزرگ کو اطلاع دی گئی۔ آپ باہر تشریف لائے ۔ عورت نے اس خیال سے کہ پہچان لیں نقاب اٹھا دی اور اپنا سابق معاملہ یاد دلایا۔ ان بزرگ نے یہ سنکر چیخ ماری اور واصل بحق ہو گئے۔

وہ عورت حیران کھڑی رہ گئی ۔ معلوم کیا ان کا کوئی اور رشتہ دار بھائی وغیرہ ہیں جو غیر شادی شدہ ہوں ۔ لوگوں نے بتایا ۔ ان کے ایک بھائی ہیں نہایت غریب لیکن بہت متقی و پرہیز گار ۔ عورت کہنے لگی۔ مال میرے پاس بہت ہے مجھے مال کی ضرورت نہیں۔ چنانچہ اس سے شادی ہو گئی اور سات لڑکے پیدا ہوئے ۔ اللہ نے ساتوں کو ولی بنا دیا۔

ذَالِکَ فَضۡلُ اللّٰهِ یُوۡتِیۡهِ مَنۡ یَّشَآءُ (واللہ اعلم)

حدیث قدسی (اللہ کی بات)

حضرت ابو ذرؓ سے روایت ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ فرماتا ہے :۔(آنحضورؐ جس حدیث کو اللہ سے منسوب فرمائیں قدسی کہلاتی ہے)

☆ اے میرے بندو، جس طرح میں نے اپنے اوپر ظلم کو حرام کیا اسی طرح تم پر بھی حرام ہے کہ کسی پر ظلم کرو۔

☆ اے میرے بندو، تم سب گم کردہ راہ ہو سوائے اس کے جسے میں

راہ دکھاؤں پس مجھ سے ہی روزی طلب کرو میں تم کو ضرور دوں گا

☆ اے میرے بندو، تم سب بھوکے ہو سوائے اس کے جسے میں کھلاؤں پس مجھ ہی سے روزی طلب کرو میں تم کو ضرور دوں گا۔

☆ اے میرے بندو، سب ننگے ہو سوائے اس کے جسے میں پہناؤں پس مجھ سے لباس مانگو عطا کروں گا۔

☆ اے میرے بندو، تم رات دن گناہ کرتے ہو اور وہ پردہ پوشی کرتا رہتا ہوں پس تم مجھ سے معافی مانگو میں یقیناً معاف کروں گا ۔

☆ اے میرے بندو، تم مجھے نہ فائدہ پہنچا سکتے ہو نہ نقصان (یہ تمھاری طاقت سے باہر ہے)

☆ اے میرے بندو، تمھارے اگلے پچھلے انس و جن سب مل کر انتہائی پرہیز گار بن جائیں تو میری سلطنت میں اس سے ذرا بھی اضافہ نہ ہو گا۔

☆ اے میرے بندو، تمھارے اگلے پچھلے تمام انس و جنات انتہائی نا فرمان بن جائیں تو میری سلطنت میں اس سے ذرا بھی نقصان نہ گا۔

☆ اے میرے بندو، از آدم تا قیامت تمام انسان و جن ایک جگہ جمع ہو کر ہر ایک مجھ سے سوال کرے اور میں ہر ایک کو اس کے مطالبہ کے مطابق دیتا رہوں تو میرے خزانوں میں اتنی بھی کمی نہ آئے گی جتنی سمندر میں سوئی ڈبو کر نکال لینے سے اس کے پانی میں آتی ہے۔

حقوق الوالدین

والدین کی خدمت جہاد سے مقدم ہے

ایک صحابی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا۔ میں جہاد میں جانا چاہتا ہوں! فرمایا تمھارے والدین زندہ ہیں ۔عرض کیا جی ہاں زندہ ہیں ۔ فرمایا ۔ جاؤ ان ہی میں جہاد کرو (یعنی تمھارا جہاد یہی ہے کہ والدین کی خدمت کرو۔) اس حدیث سے معلوم ہوا کہ والدین کی خدمت جہاد سے بھی مقدم ہے ، جب تک والدین اجازت نہ دیں جہاد میں جانا درست نہیں (اس صورت کے علاوہ جبکہ جہاد کے لیے عمومی حکم دیا جائے اور وقتی مصلحت کی بنا پر ہر ایک کا جانا ضروری ہو) والدین کی ادنیٰ نافرمانی یہ ہے کہ کسی ناگوار بات پر اظہار افسوس کے لئے زبان پر لفظ اُف آ جائے۔ قرآن نے اس سے بھی منع فرمایا ہے ۔

وَلَا تَقُلْ لَهُمَا اُفٍ وَّ لَا تَنْهَرْ هُمَا ۔بنی اسرائیل ۲۳	ماں باپ سے اف بھی نہ کہو اور نہ ان کو جھڑکو۔

تین کے بغیر تین عمل مقبول نہیں

بعض حضرات فرماتے ہیں کہ قرآن پاک میں تین ایسی آیتیں ہیں کہ ایک کے بغیر دوسری پر عمل قابل قبول نہیں۔

۱ ۔ اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ و اٰتُوالزَّکٰوۃَ۔ بقرہ ۴۳	نماز پڑھو اور زکٰوۃ دو۔

زکٰوۃ کے بغیر نماز اور نماز کے بغیر زکٰوۃ مقبول نہیں ۔ (یہ حکم مالداروں کے

لیے ہوسکتا ہے جن پر زکٰوۃ فرض ہے) یعنی ثواب و برکات سے محروم رہے گا۔

۲۔ اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ ۔ مائدہ ۹۲	اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو۔

اللہ کے بغیر رسول اور رسول کے بغیر اللہ کی اطاعت نا قابل قبول ہے۔

۳۔ اَنِ اشْکُرْ لِیْ وَلِوَالِدَیْکَ لقمان ۱۴	یہ کہ میرا شکر کر اور اپنے والدین کا شکر

اللہ کے بغیر والدین کا اور والدین کے بغیر اللہ کا شکر مقبول نہیں۔

فَمَنْ اَرْضٰی وَالِدَیْهِ فَقَدْ اَرْضٰی خَالِقَهٗ فَمَنْ اَسْخَطَ وَالِدَیْهِ فَقَدْ اَسْخَطَ خَالِقَهٗ۔ (حدیث)	جس نے اپنے والدین کو راضی کر لیا اس نے اپنے خالق کو راضی کر لیا۔ اور جس نے اپنے والدین کو ناراض کیا اس نے اپنے خالق کو ناراض کیا

فرقد سنجی فرماتے ہیں ، میں نے کسی کتاب میں پڑھا ہے کہ اولاد کے لیے یہ مناسب نہیں کہ ان کی اجازت کے بغیر زبان چلائے ان کے آگے یا دائیں بائیں چلے۔ مناسب ہے کہ ان کے پیچھے چلے اور جب کچھ معلوم کریں تو جواب دے۔

والدین کی ناراضی سوءِ خاتمہ کا سبب ہے

انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے زمانہ میں علقمہؓ نام کا ایک نوجوان تھا دین کے لئے بہت جدوجہد کرنے والا ، بہت زیادہ صدقہ دینے والا ، اچانک وہ بیمار ہوگیا۔ اس کی بیوی نے ایک

عورت کے ذریعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک خبر پہنچا دی ۔ آپؐ نے حضرت علیؓ، حضرت بلالؓ، حضرت سلمانؓ، حضرت عمارؓ کو تفتیش حال کے لیے بھیجا۔ یہ حضرت پہنچے تو ان کی نزع کی کیفیت تھی۔ ان حضرات نے کلمہ توحید کی تلقین فرمائی۔ باوجود کوشش کے حضرت علقمہؓ کی زبان سے کلمہ ادا نہ ہوا۔ اس تشویشناک حالت کی اطلاع دینے کے لیے بلالؓ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں بھیجا۔ آپؐ نے فرمایا۔ کیا ان کے والدین زندہ ہیں؟ عرض کیا۔ صرف والدہ زندہ ہیں جو بہت بوڑھی ہیں۔ آپؐ نے بلالؓ کو ان کے پاس بھیجا کہ ان سے کہو اگر وہ میرے پاس آسکیں تو آجائیں ۔ ورنہ میں خود آتا ہوں۔ بلالؓ نے جا کر یہی کہا۔ کہنے لگیں میری جان آپؐ پر قربان میں خود ہی خدمت اقدس میں حاضر ہوں گی۔ چنانچہ ڈنڈے کے سہارے خدمت اقدس میں پہنچیں۔ سلام کر کے بیٹھ گئیں۔ آپ نے سلام کا جواب دے کر فرمایا۔ جو کچھ میں معلوم کروں سچ سچ بتانا اگر جھوٹ بولو گی تو مجھے بذریعہ وحی معلوم ہو جائے گا۔ بتاؤ علقمہ کا کیا حال ہے؟ کہنے لگیں بہت کثرت سے نماز پڑھتا اور روزے رکھتا ہے اور خیر خیرات کا تو کوئی حدو حساب ہی نہیں۔ فرمایا تمھارے اور اس کے تعلقات کیسے ہیں؟ عرض کیا۔ میں اس سے ناراض ہوں! کیوں؟ اس لیے کہ وہ اپنی بیوی کو ترجیح دیتا ہے میرے مقابلہ میں اس کی بات زیادہ مانتا اور سنتا ہے۔ آپؐ نے فرمایا۔ ماں کی ناراضی نے اس کو کلمہ سے روک دیا۔

اس کے بعد آپ نے بلالؓ سے فرمایا۔ بلال لکڑیاں جمع کر کے

لاؤ تا کہ میں علقمہ کو آگ میں جلا دوں۔ گھبرا کر کہنے لگیں۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے بیٹے اور جگر پارے کو میرے سامنے جلائیں گے میں یہ کس طرح برداشت کر سکتی ہوں۔ فرمایا: اللہ کا عذاب تو اس سے بھی زیادہ سخت اور دائمی ہے اگر تم یہ چاہتی ہو کہ اللہ تمھارے بیٹے کو معاف کر دے تو اس سے راضی ہو جاؤ، خدا کی قسم تمھاری رضا کے بغیر اس کے نماز روزے وغیرہ بالکل کام نہیں آئیں گے ۔ فوراً ہاتھ اٹھا کر کہنے لگیں۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو اللہ کو اور تمام حاضرین کو گواہ بنا کر کہتی ہوں کہ میں علقمہؓ سے راضی ہوں۔

فرمایا بلالؓ جا کر دیکھو علقمہؓ کی زبان پر کلمہ جاری ہوا یا نہیں، ہوسکتا ہے یہ میرے سامنے میرے لحاظ میں رضا مندی کا اظہار کر رہی ہو اور دل سے راضی نہ ہو ۔ حضرت بلالؓ جیسے ہی دروازہ پر پہنچے علقمہؓ کی آواز آئی زور زور سے پڑھ رہے تھے لاالٰہ الا اللہ ، اندر داخل ہو کر لوگوں سے کہا ان کی ماں کی ناراضی نے زبان بند کر دی تھی۔

اسی روز حضرت علقمہؓ کا انتقال ہو گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز جنازہ پڑھائی اور قبرستان میں آپ نے نہایت درد انگیز تقریر فرمائی ۔ اے مہاجرین و انصار کی جماعت سنو: جو اپنی بیوی کو ماں پر فضیلت و ترجیح دے گا اس پر اللہ کی لعنت ہے، اس کے فرائض و نوافل مقبول نہیں۔

اولاد پر والدین کے دس حق ہیں

۱۔ اگر ان کے پاس کھانے کو نہ ہو تو کھانے کا انتظام کرے۔

۲۔ اسی طرح اگر کپڑے نہ ہوں تو ان کو کپڑے پہنائے۔

۳۔ اگر خدمت کی ضرورت ہو تو خدمت کرے۔

۴۔ اگر بلائیں تو فوراً جواب دے اور خدمت میں حاضر ہو۔

۵۔ ان کے ساتھ نرمی سے بات چیت کرے سخت کلامی بالکل نہ کرے۔

۶۔ ان کا نام لے کر نہ پکارے کہ یہ بے ادبی ہے۔

۷۔ ان کے پیچھے چلے آگے یا دائیں بائیں نہ چلے۔

۹۔ جو اپنے لیے پسند کرتا ہے وہی ان کے لیے پسند کرے جو اپنے لیے برا سمجھتا ہے ان کے لیے بھی اس کو برا جانے۔

۱۰۔ اگر کوئی حکم دیں تو فوراً عمل کرے، البتہ کسی گناہ کے کام کا حکم دیں تو عمل نہ کرے۔ (ایسا کام جو اللہ کی نافرمانی کا ہو)

مرنے کے بعد والدین کو راضی کرنے کا طریقہ

والدین کا اگر انتقال ہو جائے تو ان کو تین باتوں کے ذریعہ راضی کیا جاسکتا ہے۔

۱۔ اولاد نیک اور صالح بن جائے کیونکہ اولاد کے حق میں ان کو اس سے زیادہ خوشی کسی چیز سے نہیں ہوتی۔

۲۔ والدین کے رشتہ داروں اور دوستوں کے ساتھ صلہ رحمی کرے۔

۳۔ والدین کے لیے دعاء استغفار اور صدقہ کرتا رہے۔

والدین پر اولاد کے تین حق

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ والدین پر اولاد کے تین حق ہیں۔ (۱) پیدائش کے بعد اس کا نام عمدہ رکھیں۔ (جس کے معنی اچھے ہوں) (۲) جب سمجھدار ہو جائے تو قرآن پاک پڑھائیں۔ (۳) بالغ ہو جائے تو شادی کر دیں۔

اولاد کو ادب نہ سکھانے کا نتیجہ

ابو حفص سکندریؒ کے پاس ایک شخص آیا اور کہا کہ مجھے میرے لڑکے نے مارا ہے۔ فرمایا: سبحان اللہ بیٹا باپ کو مارتا ہے، کیا واقعی مارا ہے؟ اس کے بعد فرمایا: بیٹے کو ادب سکھایا تھا یا نہیں؟ جی نہیں! اچھا پھر قرآن پاک پڑھایا تھا؟ جی نہیں! قرآن بھی نہیں پڑھایا۔ وہ کیا کام کرتا ہے؟ جی وہ کاشتکاری کرتا ہے۔ حضرت نے فرمایا۔ تو سمجھتا ہے کہ اس نے تجھے کیوں مارا؟ نہیں میں تو نہیں سمجھا! فرمایا۔ میرے خیال سے وہ صبح ہی صبح گدھے پر سوار ہو کر کھیت کی طرف جارہا ہو گا، آگے بیل ہوں گے پیچھے کتا ہو گا اور چونکہ قرآن تو تو نے اس کو پڑھایا نہیں جو چلتے چلتے قرآن پڑھتا اس لیے گانا گاتا جارہا ہو گا تو نے منع کیا ہو گا۔ اس پر اس نے تجھے بیل سمجھ کر مار دیا ہو گا۔ اللہ کا شکر ادا کر کہ اس نے تیرا سر نہ توڑا۔

جیسی کرنی ویسی بھرنی

حضرت ثابت البنانیؒ فرماتے ہیں کہ کسی نے بتایا، ایک جگہ کوئی

شخص اپنے باپ کو مار رہا تھا۔ کسی نے کہا۔ یہ کیا ہو رہا ہے؟ باپ نے کہا آپ دخل نہ دو اور کچھ نہ کہو، کیونکہ میں بھی اسی جگہ اپنے باپ کو مارا کرتا تھا یہ مجھے اس کی سزا مل رہی ہے بیٹے کی کوئی خطا نہیں اس کو ملامت نہ کرو۔

مروّۃ کامل

فضیل بن عیاضؒ فرماتے ہیں۔ کامل مروۃ والا وہ شخص ہے۔ (۱) جو والدین کی اطاعت کرے (۲) صلہ رحمی کرے (۳) اپنے دوستوں کا اکرام کرے (۴) اہل وعیال اور خدام و ملازمین کے ساتھ حسن خلق سے پیش آئے (۵) اپنے دین کی حفاظت کرے (۶) اپنے مال کو درست رکھے ضرورت کے مطابق خرچ کرے (۷) زبان کی نگرانی کرے (۸) زیادہ وقت گھر میں گزارے، فضول باتوں کی مجالس میں وقت ضائع نہ کرے۔

نیک بختی کی چار علامات

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چار باتیں آدمی کی نیک بختی کی علامت ہیں۔ (۱) اس کی بیوی نیک ہو (۲) اولاد فرمانبردار اور صالح ہو (۳) اس کے شرکاء اور ساتھی نیک ہوں (۴) اس کا رزق اپنے وطن میں ہو۔

سات چیزوں کا اجر مرنے کے بعد بھی ملتا ھے

انس بن مالکؓ فرماتے ہیں۔ سات چیزوں کا اجر مرنے کے بعد بھی ملتا رہتا ہے۔

۱۔ کنویں وغیرہ کی تعمیر (جب تک لوگ اس سے فائدہ اٹھاتے رہیں گے اجر ملتا رہے گا)۔

۲۔ مسجد کی تعمیر (جب تک اس میں نماز ہوتی رہے گی اجر ملتا رہے گا)

۳۔ قرآن کا لکھنا (جب تک وہ پڑھا جائے گا ثواب ملتا رہے گا) قرآن خرید کر مسجد میں رکھ دینے کا بھی یہی حکم ہے۔

۴،۵ چشمہ و باغ (جب تک اس سے انسان یا جانور فائدہ حاصل کرتے رہیں۔ نیک اولاد یا شاگرد چھوڑنا (استاد اور باپ کے برابر اجر ملتا رہے گا)

احادیث

عربی	اردو
عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَؓ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وسَلَّم قَالَ رَغِمَ اَنْفُ ثُمَّ رَغِمَ اَنْفُ ثُم رَغِمَ اَنْفُ مَنْ اَدْرَكَ اَبَوَیْهِ عِنْدَ الْکِبَرِ اَحَدُ هُمَا اَوْ کِلاَ هُمَا فَلَمْ یَدْ خُلِ الْجَنَّۃَ ۔ (مسلم)	نبی اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا خاک آلود ہو گیا۔ ذلیل ورسوا ہو گیا وہ شخص جس کے والدین یا ان میں سے ایک بڑھاپے کو پہنچے اور وہ (ان کی خدمت کر کے) جنت میں داخل نہ ہوا۔
عَنْ اَبِیْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍؓ قَالَ سَاَلْتُ النبیَ صلی اللّٰه علیه و آلـه وسلم اَیُّ الْعَمَلِ اَحَبُّ اِلَی اللّٰهِ تَعَالٰی قَالَ	عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے معلوم کیا اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ محبوب کون سا عمل ہے۔ فرمایا وقت پر نماز پڑھنا۔ میں نے کہا

الصَّلٰوۃُ عَلٰی وَقْتِھَا قُلْتُ ثُمَّ اَیُّ بِرُّالْوَالِدَیْنِ قُلْتُ ثُمَّ اَیُّ قَالَ الْجِھَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ ۔ متفق علیه	پھر۔ فرمایا۔ والدین کے ساتھ احسان کرنا۔ میں نے کہا۔ اس کے بعد، فرمایا اللہ کے راستہ میں جہاد کرنا۔

صلہ رحمی

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ صلہ رحمی سے زیادہ جلدی بدلہ کسی نیکی کا نہیں ملتا اور قطع رحمی سے زیادہ جلدی سزا کسی گناہ کی نہیں ملتی۔

اہل جنت کی تین عادتیں

تین چیزیں اہل جنت کے اخلاق میں سے ہیں جو شریف و کریم انسان کے سوا کسی کے اندر نہیں پائی جاتیں۔ (۱) برائی کرنے والے کے ساتھ احسان کرنا۔ (۲) ظلم کرنے والے کو معاف کرنا۔ (۳) کچھ نہ دینے والے پر بھی خرچ کرنا۔

حضرت عمرؓ کا مقولہ

حضرت عمرؓ فرماتے ہیں۔ تقویٰ و صلہ رحمی سے عمر میں زیادتی، رزق میں برکت اور آپس میں محبت پیدا ہوتی ہے۔

تین باتوں میں مسلم و کافر برابر ہیں

حضرت میمون بن مہرانؒ فرماتے ہیں تین باتوں میں مسلم و کافر برابر ہیں۔

۱۔ ایفائے عہد (وعدہ پورا کرنا جس طرح مسلمان سے ضروری ہے

اس طرح کافر سے)

۲۔ صلہ رحمی (قرابت دار کے ساتھ صلہ رحمی کرنا چاہے مسلم ہو یا کافر)

۳۔ امانت کا بعینہٖ واپس کرنا (اس میں کافر و مسلم کا فرق نہیں)

حسن بصریؒ کا مقولہ

حضرت حسن بصریؒ فرماتے ہیں: جو لوگ علم کو ظاہر اور عمل کو ضائع کریں۔ زبان سے محبت کا اظہار کریں اور دلوں میں نفرت رکھیں، رشتہ داروں سے قطع تعلق کریں ایسے لوگوں پر اللہ لعنت فرماتا ہے۔

فقیہ ابواللیثؒ فرماتے ہیں اگر کسی کے رشتہ دار اس کے قریب موجود ہوں تو اس پر واجب ہے کہ ان کے ساتھ ہدیہ و ملاقات کے ذریعہ صلہ رحمی کرے اگر غربت کی وجہ سے ہدیہ نہ دے سکے تو ملاقات ہی کرتا رہے اور ضرورت کے وقت ان کی مدد کرے اور اگر غائب اور دور ہوں تو خط و کتابت کے ذریعہ صلہ رحمی کرے۔

صلہ رحمی کے دس فائدے

۱۔ صلہ رحمی کرنے سے اللہ کی رضا حاصل ہوتی ہے۔

۲۔ جن کے ساتھ صلہ رحمی کی جائے گی وہ خوش ہوں گے (مومن کو خوش کرنا بھی عبادت ہے)

۳۔ صلہ رحمی سے فرشتے بھی خوش ہوتے ہیں۔

۴۔ عام مسلمان اس کی تعریف کرتے ہیں (اگر اس مدح سرائی کے مقصد سے صلہ رحمی نہ ہو تو عام لوگوں کا تعریف کرنا بھی ایک نعمت ہی ہے)

۵۔ ابلیس غمگین ہوتا ہے (دشمن کا غمگین ہونا بھی باعث مسرت ہے)

٦۔ صلہ رحمی سے عمر زیادہ ہوتی ہے (برکات وجزائے اعمال کی زیادتی مراد ہے)

۷۔ روزی میں برکت ہوتی ہے۔

۸۔ صلہ رحمی سے مردے بھی خوش ہوتے ہیں (جب ان کو اس کی اطلاع ہوتی ہے)

۹۔ محبت کی زیادتی (ظاہر ہے ایسے شخص سے ہر ایک محبت کرتا ہے اور اس کے گرد لوگ جمع ہو جاتے ہیں اور وقت پڑنے پر اس کی مدد کرتے ہیں)

۱۰۔ موت کے بعد بھی اس کا اجر جاری رہتا ہے(جن کے ساتھ صلہ رحمی کی گئی وہ کرنے والے کے حق میں دعا کرتے ہیں جس کی وجہ سے موت کے بعد بھی اجر ملتا رہتا ہے)

تین قسم کے لوگ عرش کے سایہ میں رہیں گے

حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں تین قسم کے لوگ عرش کے سایہ میں رہیں گے۔

۱۔ صلہ رحمی کرنے والا (اس نے دنیا میں دوسروں کو آرام پہنچایا اللہ تعالیٰ قیامت میں عرش کے سایہ میں اس کو حشر کی تیز دھوپ سے بچائے گا)۔

۲۔ وہ بیوہ جس نے یتیم کی خاطر اپنے کو نکاح سے روکے رکھا۔

۳۔ وہ شخص جو دعوت میں یتامیٰ ومساکین کو شریک کرتا ہو۔

دو قدم اللہ کو بہت پسند ہیں

کسی نے فرمایا پانچ باتوں پر عمل کرنے سے نیکیوں کو (یعنی ان کے ثواب کو) پہاڑ کے برابر بنا دیا جاتا ہے اور اس کے رزق میں وسعت کر دی جاتی ہے۔

۱۔ مستقل صدقہ کرتے رہنے کی عادت بنا لینا (چاہے کم ہی ہو)

۲۔ صلہ رحمی کرتے رہنا (جس درجہ میں بھی ہو سکے)

۳۔ اللہ کے راستہ میں جہاد کرتے رہنا (جس نوعیت سے بھی ہو)

۴۔ ہمہ وقت باوضو رہنے کی عادت بنالیا۔

۵۔ ہمیشہ اور ہر حال میں والدین کی اطاعت کرتے رہنا۔

مستقل صدقہ ، صلہ رحمی کی عادت نیز والدین کی اطاعت و فرمانبرداری کرنا، حقوق العباد میں یہ چیزیں اعلیٰ درجہ کی ہیں۔ حقوق اللہ میں سے عظیم عبادات کا حق ہے ۔ مستقل باوضو رہنا ، شیطان کی چالوں ، مکاریوں نیز دوسرے مصائب سے حفاظت کا بہترین ذریعہ ہے اس لیے ان چیزوں سے ثواب اور روزی میں اضافہ ظاہر ہے۔

احادیث

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهٗ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو اللہ پر اور قیامت پر یقین رکھتا ہے اسے چاہیے کہ مہمان کا اکرام کرے اور جو اللہ پر اور قیامت

با للّٰہِ وَ الْیَوْمِ الآخرِ فَلْیَصِلْ رَحْمَہٗ وَمَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْیقلْ خَیرًا اَوْ لِیَصْمُتْ (بخاری و مسلم)

پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہیے کہ صلہ رحمی کرے اور اچھی بات کہے ورنہ خاموش رہے۔

قَالَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلّٰی اللّٰہِ عَلیہِ وَسَلّمَ مَنْ اَحَبَّ اَنْ یُّبْسَطَ لَہُ فِی رِزْقِہ وَ یُنْسَالَہٗ فِی اَثرِہ فَلْیَصِلْ رَحْمَہٗ قَالَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلّٰی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلّمَ لَیْسَ الْوَاصِلُ بِالْمُکَافِیءِ وَلٰکِنَّ الْوَاصِلَ الَّذِیْ اِذَا قُطِعَتْ رَحِمَہٗ وَصَلَھَا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا جو یہ چاہتا ہے کہ اس کی روزی اور عمر میں برکت دی جائے تو اس کو صلہ رحمی کرنی چاہیے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا (کامل) صلہ رحمی یہ نہیں ہے کہ بدلہ کے طور پر کی جائے بلکہ یہ ہے کہ قطع تعلق کرنے والے کے ساتھ صلہ رحمی کی جائے۔

پڑوسیوں کے حقوق

فقیہ ابو اللیث سمرقندیؒ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تے ارشاد فرمایا۔ قیامت میں اللہ تعالیٰ سات (قسم کے) لوگوں کی جانب نظر رحمت نہیں فرمائے گا اور ان کو جہنم میں داخل کرے گا۔

(۱) لواطت کرنے والا فاعل و مفعول دونوں۔ (۲) مشت زنی کرنے والا۔ (۳) جانور سے اپنی خواہش پوری کرنے والا (۴) عورت

کے پچھلے مقام سے خواہش پوری کرنے والا۔ (۵) ماں اور بیٹی کو اپنے نکاح میں جمع کرنے والا۔ (۶) پڑوسی کی بیوی سے زنا کرنے والا (۷) پڑوسی کو ستانے اور رنج پہنچانے والا۔

یہ سب کے سب اللہ کی لعنت کے مستحق ہیں جب تک کہ حقیقی توبہ نہ کریں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ارشاد ہے۔ کوئی شخص سچا پکا مسلمان نہیں بن سکتا جب کہ تمام انسان اس کے ہاتھ و زبان سے مامون نہ ہوں اور کوئی بھی (حقیقی اور کامل) مومن نہیں بن سکتا جب تک کہ اس کے پڑوسی اس کے مظالم سے بے خوف و مطمئن نہ ہو جائیں۔

پڑوسی کے حقوق

کسی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے دریافت کیا۔ پڑوسی کے پڑوسی پر کیا حقوق ہیں؟ فرمایا:۔

☆ اگر وہ قرضہ مانگے تو اس کو قرضہ دے دے۔
☆ اگر وہ تیری دعوت کرے تو اس کو قبول کر۔
☆ اگر وہ مریض ہو جائے تو اس کی عیادت کر۔
☆ اگر وہ مدد چاہے تو اس کی مدد کر۔
☆ مصیبت میں اس کی تعزیت کر۔
☆ خوشی میں مبارک باد پیش کر۔
☆ اس کے جنازہ میں شریک ہو۔
☆ اس کی عدم موجودگی میں اس کے مکان اور اہل عیال کی حفاظت کر

☆ اس کی مرضی کے بغیر اونچا مکان نہ بنا۔

جامع نصیحتیں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابو ہریرہؓ سے فرمایا۔ ابو ہریرہؓ

۱۔ متقی بن جاؤ سب سے زیادہ عبادت گزار شمار ہو گے۔

۲۔ قناعت کرنے والے بن جاؤ سب سے زیادہ شکر گزار سمجھے جاؤ گے۔

۳۔ جو اپنے لیے پسند کرتے ہو وہی دوسروں کے لیے پسند کرو (کامل) مومن بن جاؤ گے۔

۴۔ پڑوسیوں کے ساتھ حسن سلوک کرو (کامل) مسلمان بن جاؤ گے

۵۔ کم ہنسا کرو، زیادہ ہنسنا قلب کو مردہ کر دیتا ہے۔

پڑوسی کی تین قسمیں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ پڑوسی تین قسم کے ہوتے ہیں۔

(۱) تین حق والے (۲) دو حق والے (۳) ایک حق والے۔

تین حق والے وہ مسلمان پڑوسی ہیں جن سے نسبی رشتہ بھی ہو۔

۱۔ مسلمان ہونا ۲۔ رشتہ داری ۳۔ پڑوسی

دو حق والے مسلمان پڑوسی ہیں جن سے نسبی رشتہ نہ ہو۔ ۱۔ مسلمان ہونا ۲۔ پڑوسی ہونا۔ ایک حق والے غیر مسلم پڑوسی ہیں ان کا صرف پڑوس حق ہے۔

تین باتوں کی وصیت

ابو ذر غفاریؓ فرماتے ہیں۔ مجھے میرے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم نے تین باتوں کی وصیت فرمائی:۔

۱۔ حاکم کی اطاعت و فرمانبرداری کرنا چاہے اس کی ناک کٹی ہو۔ (یہ اطاعت اسی حالت میں ہے کہ وہ معصیت کا حکم نہ دیں شریعت کے خلاف حکم میں کسی کی اطاعت جائز نہیں)

۲۔ جب شوربا پکائے تو پانی زیادہ رکھ تاکہ پڑوس میں دے سکے۔

۳۔ نماز کو اس کے وقت پر ادا کرتے رہنا۔

چند عمدہ اور قیمتی مقولے

حسن بصریؒ فرماتے ہیں۔ پڑوسی کے ساتھ حسن سلوک صرف یہ نہیں کہ اس کو تکلیف نہ پہنچائے بلکہ اس کی طرف سے پہنچنے والی تکلیفوں پر صبر بھی کرے۔

عمرو بن عاصؓ فرماتے ہیں۔ صلہ رحمی یہ نہیں ہے کہ جو تیرے ساتھ سلوک کرے تو اس کے ساتھ سلوک کرے اور جو تجھ سے قطع تعلق کرے تو بھی اس سے تعلق منقطع کر لے یہ تو انصاف اور بدلہ ہے، صلہ رحمی یہ ہے تو اس سے تعلق جوڑے جو تجھ سے توڑے اور ظلم و زیادتی کرنے والے پر مہربانی کرے۔

اسی طرح بردباری یہ نہیں ہے کہ بردباری کرنے والے کے ساتھ تو بردباری کی جائے اور جہالت کا برتاؤ کرنے والے کے ساتھ جہالت سے پیش آئے یہ بھی انصاف اور بدلہ ہے، حقیقی بردباری یہ ہے کہ جہالت کا رویہ اختیار کرنے والے کی بات برداشت کی جائے۔ پڑوسی کی تکلیف

دہی پر صبر کرنا اور اس کو نہ ستانا ہی اعلیٰ و افضل ہے۔

پڑوسی کی حیثیت

وہ پڑوسی بہتر ہے جس پر اس کے پڑوسی کو ہر طرح اعتماد ہو، زبان سے کبھی ایسی بات نہ نکالے کہ اگر اچانک پڑوسی آجائے تو خاموش ہونا پڑے یا پڑوسی کو وہ بات معلوم ہو جائے تو شرمندگی ہو۔

اسی طرح پڑوسی اس کی دیانت سے مطمئن ہو اگر کوئی قیمتی چیز گھر میں بھول کر چلا جائے تو یاد آنے پر مطمئن رہے کہ پڑوسی نہ تو خود لے سکتا ہے نہ اس کے ہوتے ہوئے کوئی دوسرا لے سکتا ہے، بے تکلف پڑوسی کی نگرانی وحفاظت میں مال و اسباب کا چھوڑ جانا سہل ہو۔

زمانہ جاہلیت کی تین پسندیدہ عادتیں

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ زمانہ جاہلیت میں لوگوں میں تین باتیں بہت عمدہ اور پسندیدہ تھیں۔ مسلمان ان پر عمل کے زیادہ حقدار ہیں۔

۱۔ مہمان نوازی (کوئی بھی مہمان آتا تو اس کی نہایت تعظیم وتکریم کرتے)

۲۔ اگر کسی کی بیوی بوڑھی ہو جاتی تو وہ اس کو طلاق نہ دیتا تھا، مبادا وہ ضائع ہو جائے یا تکلیف و پریشانی میں مبتلا ہو جائے۔

۳۔ اگر پڑوس میں کوئی شخص مقروض ہوتا تو سب مل کر اس کا قرضہ ادا کردیتے، بیماری یا کسی اور مصیبت میں مبتلا ہوتا تو اس کی مدد کرتے۔

غریب پڑوسی مالدار پڑوسی پر دعویٰ کرے گا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ قیامت میں ایک شخص اپنے پڑوسی کو پکڑ کر کہے گا یا اللہ تو نے اس کو مالدار اور مجھ کو غریب بنایا تھا بسا اوقات رات کو میں بھوکا سوتا اور یہ ہر روز پیٹ بھر کر سوتا تھا۔ آپ اس سے معلوم کیجیے کہ اس نے مجھ پر اپنا دروازہ کیوں بند رکھا اور آپ اس کی دی ہوئی دولت سے مجھے کیوں محروم کیا۔

دس آدمی ظالم ہیں

سفیان ثوریؒ فرماتے ہیں۔ دس آدمی ظالم شمار کیے جاتے ہیں۔

۱۔ وہ شخص جو اپنے لیے دعا کرے والدین اور دوسرے مسلمانوں کو بھول جائے۔

۲۔ وہ شخص جو قرآن پاک کی کم از کم سو آیتیں روزانہ تلاوت نہ کرے۔

۳۔ وہ شخص جو مسجد میں جائے اور دو رکعت پڑھے بغیر نکل آئے۔

۴۔ وہ شخص جو قبرستان سے گزرے اور مُردوں کو سلام اور ان کے لیے دعا نہ کرے۔

۵۔ وہ شخص جو جمعہ کو روز شہر آئے اور جمعہ کی نماز پڑھے بغیر چلا جائے۔

۶۔ وہ مرد و عورت کہ جن کے محلّہ میں کوئی عالم آئے اور محلّہ کا کوئی شخص بھی اس عالم کے پاس دین کی بات حاصل کرنے کیلئے نہ جائے۔

۷۔ وہ دو شخص جو آپس میں اللہ کے لیے محبت رکھتے ہیں لیکن ایک دوسرے کا نام معلوم نہ کریں۔

۸۔ وہ شخص جس کو کوئی کھانے پر بلائے اور وہ نہ جائے (بشرطیکہ اس دعوت میں شرعی قباحت نہ ہو۔)

۹۔ وہ نوجوان جو فارغ البال ہو اور دین کا علم و ادب حاصل نہ کرے۔

۱۰۔ وہ شخص جو پیٹ بھر کر کھائے اور اس کا پڑوسی بھوکا ہو۔

پڑوسی کے ساتھ سلوک کی چار چیزیں

فقیہ ابو اللیثؒ فرماتے ہیں پڑوسی کیساتھ کامل حسن سلوک چار چیزیں میں ہے۔

۱۔ اپنے پاس جو کچھ ہے اس سے پڑوسی کی خاطر مدارات اور مدد کرے۔

۲۔ جو کچھ پڑوسی کے پاس ہے اس کی بالکل طمع نہ کرے۔

۳۔ پڑوسی کو کسی قسم کی تکلیف نہ پہنچائے۔

۴۔ پڑوسی کی تکلیف پر صبر کرے۔

جھوٹ

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: سچ بولنے کو اپنے پر لازم کرلو کیونکہ سچائی نیکی کی طرف اور نیکی جنت کی طرف لے جاتی ہے، آدمی سچ بولتا اور اس کے لیے کوشش کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ کے یہاں سچوں کی فہرست میں اس کا نام لکھ لیا جاتا ہے۔

جھوٹ سے پرہیز کرو کیونکہ جھوٹ فسق و فجور کی طرف اور فسق وفجور جہنم کی طرف لے جاتا ہے، آدمی جھوٹ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ کے یہاں جھوٹوں کی فہرست میں اس کا نام لکھ دیا جاتا ہے۔

حضرت لقمانؑ کا مقولہ

حضرت لقمانؑ سے کسی نے معلوم کیا کہ آپ نے اتنا بلند مقام ومرتبہ

کیسے حاصل کیا۔ فرمایا سچائی۔ امانت داری۔ لغویات سے پرہیز کے ذریعہ۔

چھ باتوں پر جنت کی گارنٹی

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مجھے چھ باتوں کی گارنٹی دے دو، میں تمھارے لیے جنت کی گارنٹی لیتا ہوں ۔ ہمیشہ سچ بولو۔ حتی الامکان وعدہ پورا کرو۔ امانت میں خیانت نہ کرو۔ شرمگاہ کی حفاظت کرو۔ نگاہیں نیچی رکھو۔ ہاتھوں کوظلم سے روکو۔

سچائی ۔ ایفائے عہد۔ امانت ۔ ان تینوں کا تعلق اللہ اور بندہ دونوں سے ہے اللہ کے معاملہ میں سچ بولنا یہ ہے کہ اس کی توحید کا اقرار کرے۔ صدق دلی سے کلمہ پڑھے زبان سے کلمہ توحید پڑھنا اور دل سے انکار کرنا بدترین جھوٹ اور نفاق ہے۔ بندوں کے معاملات میں سچ اور جھوٹ بالکل ظاہر ہے ۔ خلاف واقعہ بات کہنا جھوٹ ہے جو کسی طرح جائز نہیں۔ اسی طرح انسان نے اللہ کے سامنے (یوم الست) اس کے رب ہونے کا اقرار اور فرمانبرداری کو جو عہد کیا ہے اس کا پورا کرنا ضروری اور فرض ہے ۔ بندہ بندہ سے اگر کوئی وعدہ کرے تو حتی الامکان اس کا پورا کرنا بھی ضروری ہے ۔

امانت۔ ایمان اور وہ احکام و فرائض جن کا اللہ نے انسان کو مکلّف کیا ہے وہ سب امانت ہیں، اسی طرح اگر کوئی انسان دوسرے انسان کو حفاظت کے لیے کچھ دے یا کوئی راز کی بات کہے وہ بھی امانت ہے۔ دونوں کی حفاظت بندہ پرضروری ہے۔

حفاظت شرمگاہ۔ اس کی دو صورتیں ہیں ۔ ایک یہ کہ شرمگاہ کو ناجائز جگہ استعمال کرنے (یعنی حرام کاری) سے بالکل احتراز کرے دوسرے اپنے جسم کا خیال رکھے اس پر کسی کی نظر نہ پڑے کیونکہ یہ بھی حرام ہے) ستر دیکھنے اور دکھانے والے دونوں پر اللہ کی لعنت ہے (یہ حکم اسی کے لیے ہے جس کا دیکھنا حرام ہے) شوہر و بیوی اس سے مستثنیٰ ہیں۔

مرد کا ناف سے لے کر گھنٹے تک اور عورت کا ہاتھ پیر اور چہرہ کے علاوہ سارا جسم عورت ہے۔ مجبوری اور ضرورت شدیدہ کے علاوہ وہ حصہ دیکھنا اور دکھانا ناجائز نہیں۔

غض بصر (نگاہ نیچی رکھنا) یہ بھی ضروری ہے تاکہ کسی کے ستر پر غیر محرم پر نہ پڑے نیز دنیا کی چیزوں پر نہ پڑے جس کی وجہ سے دنیا کی طرف رغبت اور آخرت سے غفلت کے پیدا ہونے کا قوی امکان ہے۔

کفِ ید (ہاتھ روکنا) حرام مال کے حاصل کرنے اور لوگوں پر ظلم وزیادتی کرنے سے ۔

کسی تابعی کا مقولہ ہے، سچائی اولیائے کرام کی زینت اور جھوٹ بدبختوں کی علامت ہے۔

غیبت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: غیبت یہ ہے کہ تو اپنے بھائی کے لیے اس کے پیچھے ایسی بات کہے جو اس کو ناپسند ہو۔ کسی نے عرض کیا۔ اگر واقعتاً اس کے اندر وہ بات موجود ہو؟ فرمایا تب ہی تو غیبت

ہے ورنہ تو الزام اور بہتان ہے جو غیبت سے بھی زیادہ سخت ہے۔

کسی کا مقولہ ہے، اگر بری نیت سے کسی کے لیے یہ کہا جائے کہ اس کا کرتا (مثلاً) اونچا یا نیچا ہے تو یہ غیبت ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں ایک عورت آئی جو ٹھگنی تھی ، جب وہ چلی گئی تو حضرت عائشہؓ نے کہا۔ یہ عورت کتنی گٹی ہے۔ آپ نے فرمایا۔ عائشہ یہ غیبت ہے کیونکہ تم نے اس کی برائی کا تذکرہ کیا۔

غیبت کی بدبو عادی ہو جانے کی بنا پر محسوس نہیں ہوتی

ایک بزرگ سے کسی نے سوال کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں غیبت کی بو ظاہر ہو جاتی تھی لیکن اب ظاہر نہیں ہوتی اس کی کیا وجہ ہے؟

فرمایا آج غیبت اتنی زیادہ ہونے لگی کہ اس کی بدبو کا احساس جاتا رہا جیسا کہ بھنگی پاخانہ کی بو کا اور دباغ (کھال کا پکانے والا) چمڑہ کی بو کا اتنا عادی ہو جاتا ہے کہ اسی جگہ بیٹھ کر بے تکلف کھاتا پیتا ہے جبکہ دوسرے کے لیے ایک منٹ ٹھہرنا نہایت مشکل ہوتا ہے

یہی معاملہ آج کی غیبت کا ہے۔

برائی کے بدلہ تحفہ

حضرت حسن بصریؒ سے کسی نے کہا کہ فلاں شخص نے آپ کی غیبت کی ہے۔ یہ سن کر حضرت بصریؒ نے ایک طباق تازہ کھجوریں اس کے لیے ارسال فرمائیں اور یہ کہلوایا مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپ نے اپنی نیکیاں

مجھے عنایت فرما دیں اس کے بدلہ میں یہ معمولی سا ہدیہ پیش خدمت ہے پورا بدلہ تو دے نہیں سکتا۔ معاف فرمائیں۔

ابراھیم ادھم کا مقولہ

ایک مرتبہ ابراہیم بن ادہمؒ نے کچھ لوگوں کی دعوت کی جب کھانے پر بیٹھے تو لوگوں نے کسی کا تذکرہ شروع کر دیا۔ حضرت ابراہیمؒ نے فرمایا۔ پہلے لوگ گوشت سے قبل روٹی کھاتے تھے اور آپ لوگوں نے روٹی سے قبل گوشت کھانا شروع کر دیا۔ (یعنی غیبت شروع کر دی) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غیبت کو مسلمان کا گوشت کھانا قرار دیا ہے۔

ایک مرتبہ ابراہیمؒ نے فرمایا: اے جھوٹے تو نے دنیا کے معاملہ میں اپنے دوستوں کیساتھ بخل کیا۔ (یعنی ان کی ضرورتوں پر خرچ نہ کیا) اور آخرت کے معاملہ میں اپنے دشمنوں کے ساتھ بڑی سخاوت کی (کہ ان کی غیبت کرکر کے اپنی نیکیاں تک ان کو دے ڈالیں) حالانکہ اس بخل کے لیے تیرے پاس کوئی عذر نہیں۔ اور اس سخاوت پر تیری تعریف نہیں جائے گی۔

تین چیزیں اعمال کو برباد کر دیتی ھیں

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ تین چیزیں اعمال (یعنی ان کی نورانیت اور ثواب) کو ضائع کر دیتی ہیں (۱) جھوٹ (۲) چغلی (۳) کسی کے ستر کو دیکھنا۔ یہ چیزیں برائی کی جڑ کو سیراب کرتی ہیں جس طرح پانی درخت کی جڑ کو۔

تین چیزیں رحمت سے دور ھیں

جس مجلس میں تین باتیں ہوں گی اس سے رحمت دور رہے گا۔

(۱) دنیا کا تذکرہ (۲) ہنسی (۳) غیبت

یحییٰ بن معاذؒ فرماتے ہیں: اگر تیرے اندر ایمان کی تین عادتیں ہوں گی تو تیرا شمار محسنین میں ہوگا (۱) اگر تو کسی کو نفع نہ پہنچا سکے تو نقصان بھی نہ پہنچا (۲) اگر کسی کو خوش نہ کر سکے تو رنجیدہ بھی نہ کر (۳) اگر تو کسی کی تعریف نہ کر سکے تو برائی بھی نہ کر۔

غیبت پر فرشتوں کا تبصرہ

حضرت مجاہدؒ نے فرمایا کہ جب کوئی اپنے بھائی کا تذکرہ خیر کے ساتھ کرتا ہے تو اس کے ساتھ رہنے والے فرشتے کہتے ہیں، خدا تجھ کو اور اس کو ایسا ہی بنا دے اور جب برائی کرتا ہے تو کہتے ہیں تو نے اپنے بھائی کی برائی کو کھول دیا۔ اپنے کو دیکھ اور خدا کا شکر ادا کر کہ اس نے تیری برائی کو چھپا رکھا ہے۔

کسی حکیم کا مقولہ

کسی حکیم کا مقولہ ہے۔ اے انسان اگر تو تین کام نہ کر سکے تو تین ضرور کر

۱۔ اگر کسی کے ساتھ بھلائی نہ کر سکے تو برائی سے رک جا۔

۲۔ اگر لوگوں کو نفع نہ پہنچا سکے تو ان کو اپنے شر سے محفوظ رکھ۔

۳۔ اگر روزہ نہ رکھ سکے تو لوگوں کا گوشت بھی نہ کھا (یعنی غیبت نہ کر)

چغلی

چغلی دورُخی بات کو کہتے ہیں اور ایسا کرنے والا چغل خور کہلاتا ہے۔

سب سے برا کون ؟

ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ سے سوال کیا۔ سب سے زیادہ برا کون شخص ہے ؟ اللہ و رسول ہی جان سکتے ہیں! صحابہ نے عرض کیا۔ فرمایا۔ سب سے زیادہ برا چغل خور ہے جو ہر ایک کے سامنے اس کی سی کہتا اور دوسرے کی برائی کرتا ہے۔

چُغلی اور عذاب قبر

کسی نے کہا ہے کہ عذاب قبر کے تین حصے ہیں۔ ایک تہائی غیبت کی وجہ سے ایک تہائی پیشاب سے احتیاط نہ کرنے کی بنا پر اور ایک تہائی چغلی کی بنیاد پر ہوتا ہے۔

چغلی اور فساد

حماد بن سلمہؒ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے غلام فروخت کیا اور خریدار کو واضح کر دیا کہ اس غلام میں چغلی خوری کا عیب ہے۔ مشتری نے اس عیب کو حقیر سمجھتے ہوئے خرید لیا۔ کچھ دن کے بعد غلام نے آقا کی بیوی سے کہا۔ تیرا شوہر تجھ سے محبت نہیں کرتا اور دوسری شادی کا پلان بنا رہا ہے۔ ہیں یہ کیا کہہ رہا ہے ؟ بیوی گھبرا کر بولی۔ غلام نے کہا۔ بالکل صحیح کہہ رہا ہوں۔ لیکن میرے پاس اس کی تدبیر ہے کہ شوہر تجھ سے محبت

کرنے لگے ضرور بتاؤ، بیوی نے کہا۔

جب رات کو تیرا شوہر سو جائے تو استرے سے اس کی ڈاڑھی کے نیچے کے بال مونڈ دینا۔ یہ نہایت کارگرو مجرب نسخہ ہے۔ غلام نے کہا۔

اس کے بعد وہ غلام شوہر کے پاس پہنچا اور کہنے لگا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آپ کی بیوی کی کسی سے آشنائی ہے اور وہ آپ کو قتل کرنے کے لیے موقع کی منتظر ہے وہ کیسے ؟ شوہر نے تعجب سے پوچھا۔

آپ امتحان کر سکتے ہیں، رات کو مصنوعی نیند سو جائیے اور پھر دیکھیے کیا ہوتا ہے۔ غلام نے کہا۔

رات آئی اور شوہر مصنوعی نیند سو گیا۔ عورت موقع کی منتظر تھی ہی، استرا لیا اور مقصد کی تکمیل کے لیے قریب پہنچی۔ جیسے ہی ڈاڑھی کی جانب ہاتھ بڑھانے کا ارادہ کیا۔ شوہر نے اس کا ہاتھ پکڑا اور اسی استرے اس کو ذبح کر ڈالا (اس لئے کہ غلام کی تصدیق ہو گئی)

عورت کے رشتہ داروں کو معلوم ہوا اور انھوں نے قصاصاً مرد کا کام تمام کر دیا۔ پھر کیا تھا دونوں خاندان بر سر پیکار ہو گئے۔

چغل خور جادو گر و شیطان سے بھی زیادہ خطر ناک ھے

بعض حضرات کا کہنا ہے کہ چغل خور جادوگر اور شیطان سے بھی زیادہ خطر ناک ہے جو کام جادو گر ایک ہفتہ میں کرتا ہے چغل خور ایک منٹ میں کر دیتا ہے۔

شیطان ہر کام دھوکے اور وسوسہ کے ساتھ کرتا ہے برخلاف چغل

خور کے کہ وہ مقابلہ اور مشاہدہ کے ساتھ کرتا ہے۔

سات باتیں

ابو عبداللہ القرشیؒ فرماتے ہیں کہ ایک شخص کسی عالم کے پاس سات باتیں معلوم کرنے کے لیے سات سو میل سفر کر کے آیا۔ آ کر کہا۔

(۱) آسمان سے زیادہ ثقیل (۲) زمین سے زیادہ وسیع (۳) پتھر سے زیادہ سخت (۴) آگ سے زیادہ جلانی والی (۵) زمہریر سے زیادہ ٹھنڈی (۶) سمندر سے زیادہ گہری (۷) یتیم سے زیادہ کمزور یا زہر سے زیادہ قاتل چیز بتایئے۔

فرمایا۔ (۱) عفیف (پاک دامن) پر عیب لگانا آسمان سے زیادہ ثقیل ہے۔ (۲) حق زمین سے زیادہ وسیع ہے (۳) کافر کا قلب پتھر سے زیادہ سخت ہے۔ (۴) حرص (لالچ) آگ سے زیادہ جلانے والا ہے (۵) کسی قریب کی جانب حاجت لے جانا (جبکہ کامیابی نہ ہو) زمہریر سے زیادہ ٹھنڈا ہے (۶) قلب قانع (صابر کا دل) سمندر سے زیادہ عمیق (گہرا) ہے (۷) چغلی کا ظاہر ہونا زہر سے زیادہ مہلک ہے اور اس وقت چغل خور یتیم سے زیادہ ذلیل وضعیف ہو جاتا ہے۔

چغل خور قابل اعتبار نہیں

حضرت حسن بصریؒ نے فرمایا جو شخص تجھ سے کسی کی (بری) بات نقل کرے تو سمجھ لے کہ وہ تیری بات بھی دوسرے سے ضرور کہے گا۔

اس لیے کسی کی برائی کرنے والے کا یقین نہ کر۔

عمر بن عبدالعزیزؒ کے سامنے ایک شخص نے کسی کی غیبت کی تو فرمایا۔ اگر تو جھوٹا ہے تو اس آیت کا مصداق ہے۔

اِنْ جَاءَکُمْ فَاسِقٌ ”بِنَبَاءٍ فَتَبَیَّنُوْا“ حجرات ۶ | اگر فاسق تم سے کوئی بات کہے تو اس کی تصدیق کر لیا کرو۔

اور اگر تو سچا ہے تو اس آیت کا مصداق ہے۔

ھَمَّازٍ مَّشَّاءٍ بِنَمِیْمٍ قلم ۱۱ | طعنہ زنی اور بہت زیادہ چغلی کرنے والا

(یعنی کسی شکل میں بھی تیری بات کا اعتبار نہیں)

چغلی قبولیت دعا سے مانع ہے

کعب احبارؓ کا بیان ہے کہ موسیٰؑ کے زمانہ میں ایک مرتبہ قحط پڑا۔ حضرت موسیٰؑ تین مرتبہ قوم کو لے کر دعاء کے لیے نکلے لیکن دعا قبول نہیں ہوئی۔ عرض کیا۔ الٰہی تیرے بندے تین مرتبہ دعا کے لیے نکلے، تو ان کی دعا قبول نہیں فرمائی۔

وحی آئی۔ اے موسیٰ تمھاری جماعت میں ایک چغل خور ہے اس کی وجہ سے دعا قبول نہیں ہوتی۔ موسیٰؑ نے عرض کیا۔ الٰہی وہ کون شخص ہے بتا دیجیئے تا کہ اس کو نکال دیا جائے۔ ارشاد فرمایا۔ موسیٰ، ہم چغلی سے منع کرتے ہیں اور خود چغلی کریں کیا یہ مناسب ہے؟ سب مل کر توبہ کرو۔

چنانچہ سب نے مل کر توبہ کی اس کے بعد دعا قبول ہوئی اور قحط دور ہو گیا۔ (اللہ اللہ! رب العالمین کی طرف سے بندوں کی یہ عزت افزائی، بندوں کا آپس میں ایک دوسرے کی آبرو ریزی کا مشن!)

بہترین مقولے

۱۔ کسی عقلمند کا مقولہ ہے اگر کوئی تجھے کسی کے گالی دینے کی اطلاع دے تو سمجھ لے کہ اصل میں وہی گالی دے رہا ہے۔

۲۔ وہب بن منبہ نے فرمایا۔ جو تیرے سامنے تیری ایسی خوبی بیان کرے جو تجھ میں نہیں ہے، تو وہ ایک وقت تیری ایسی برائی بھی ضرور کرے گا جو تجھ میں نہیں ہے۔

۳۔ امام ابو اللیثؒ نے فرمایا۔ اگر کوئی شخص تجھ سے کہے کہ فلاں شخص نے تیرے ساتھ فلاں فلاں برائی کی ہے اور تیرے بارے میں فلاں فلاں باتیں کہیں تو اس کے جواب میں تجھ پر چھ باتیں لازم ہیں۔

۱۔ اس پر اعتماد نہ کر (چغل خور قابل اعتماد نہیں ہوتا)

۲۔ اس کو اس بات سے منع کر (برائی سے روکنا مسلمان پر واجب ہے)

۳۔ اللہ کے لیے اس کے سامنے ناراضی اور غصہ کا اظہار کر (جس طرح

اَلْحُبُّ فِی اللّٰہِ | اللہ کے لیے محبت کرنا

پسندیدہ ہے اسی طرح

اَلْبُغْضُ لِلّٰہِ | اللہ کے لیے بغض رکھنا

بھی پسندیدہ ہے۔)

۴۔ اس چغل خور کے کہنے سے اپنے بھائی پر بدگمانی نہ کر (مسلمان سے بدگمانی کرنا حرام ہے۔) ۵۔ جو بات وہ کہہ رہا ہے اس کی تحقیق نہ کر (اللہ نے تجسس سے منع فرمایا ہے)

۶۔ جس بات کو تو اس چغل خور کے لیے پسند نہیں کرتا اس کو خود بھی نہ کر (یعنی یہ بات کسی اور سے نقل نہ کر)

احادیث

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلیّ اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلّمَ لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ قَتَّاتٌ" (متفق علیہ)	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سخن چیں جنت میں نہیں جائے گا۔
وَقَالَ تَجِدُوْنَ شَرَّ النَّاسِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ ذَا الْوَجْھَیْنِ الَّذِیْ یَأْتِیْ ھٰؤُلَاءِ وَھٰؤُلَاءِ بِوَجْہٍ (متفق علیہ)	قیامت میں دو رخا آدمی جو ہر ایک کے سامنے اس کی سی کہتا ہے سب سے بدتر حالت میں ہوگا۔
اِذَا کَذَبَ الْعَبْدُ تَبَاعَدَ عَنْہُ الْمَلَکُ مِیْلًا مِنْ نَتْنِ مَا جَاءَ بِہٖ (ترمذی)	جب بندہ جھوٹ بولتا ہے تو فرشتہ اس کی بدبو کی وجہ سے ایک میل دور بھاگ جاتا ہے۔
مَنْ کَانَ ذَا وَجْھَیْنِ فِی الدُّنْیَا کَانَ لَہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ لِسَانٌ" مِّنْ نَارٍ (دارمی)	جو شخص دنیا میں دو رُخا ہو گا قیامت کے دن اس کی زبان آگ کی ہو گی

حسد

حسد و کینہ کی مذمت اور اس کے شر سے محفوظ رہنے کا طریقہ

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: کینہ اور حسد

نیکیوں کو اس طرح کھا جاتے ہیں (ضائع کر دیتے ہیں) جس طرح آگ لکڑی کو ۔ نیز فرمایا۔ تین چیزوں میں اکثر آدمی مبتلا ہیں۔

(۱) بدگمانی (۲) حسد (۳) بدفالی ۔ کسی نے عرض کیا۔ ان تینوں کے شر سے بچنے کی کیا تدبیر ہے ۔ فرمایا:۔

ا۔ کسی سے اپنا حسد ظاہر نہ کرو اور محسود (جس پر حسد ہے) کی برائی نہ کر۔

۲۔ کسی مسلمان کی طرف بدگمانی ہو تو اس کو صحیح نہ جان جب تک مشاہدہ نہ کر لے ۔ (۳) کہیں جاتے ہوئے راستہ میں کیڑا یا کوا وغیرہ نظر آئے یا تیرا کوئی عضو (آنکھ کان وغیرہ) پھڑکے تو اس کی طرف دھیان نہ دے اور گذر جا۔ (یعنی ان چیزوں سے بدفالی نہ لے کہ آگے جانے سے ڈرنے لگے اور واپسی کی ٹھان لے) اس طرح تو ان سب کے شر سے محفوظ رہے گا۔

دعاء۔ ابن عباسؓ نے فرمایا۔ اگر کسی کو ایسی چیز نظر آئے جس سے بدفالی لی جاتی ہے تو یہ دعا پڑھے :۔

اَللّٰھُمَّ لَا طَیْرَ اِلَّا طَیْرُكَ وَلَا خَیْرَ اِلَّا خَیْرُكَ وَلَا اِلٰـهَ غَیْرُكَ وَلَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِا اللّٰهِ ط

یہ پڑھتا ہوا گزر جائے انشاء اللہ کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی۔

حسدکا اثر پہلے حاسد پر ہوتا ھے

فقیہؒ نے فرمایا۔ حسد تمام برائیوں سے زیادہ مہلک ہے کیونکہ محسود پر اس کا اثر ہونے سے پہلے حاسد اس کی وجہ سے پانچ سزاؤں میں مبتلا ہوجاتا ہے۔

(۱) نہ ختم ہونے والا غم (۲) ایسی مصیبت جس پر کوئی ثواب نہیں (۳) ہر طرف مذمت ہی مذمت ، تعریف کہیں نہیں (۴) خدا کی ناراضی (۵) اس پر توفیق کا دروازہ بند ہو جاتا ہے۔

حاسد اللّٰہ کی نعمتوں کا دشمن

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کچھ لوگ اللہ کی نعمتوں کے دشمن ہوتے ہیں۔ کسی نے کہا۔ وہ کون لوگ ہیں؟ فرمایا ۔ خوشحال لوگوں پر حسد کرنے والے۔

علماء سب سے زیادہ حسد میں مبتلا ھیں

مالک بن دینارؒ نے فرمایا ۔ میں تمام دنیا پر علماء کی شہادت قبول کر لوں گا لیکن علماء کی شہادت علماء پر قابل قبول نہیں'' کیونکہ میں نے سب سے زیادہ حسد علماء کے اندر پایا''

حساب سے قبل ھی جھنّم میں لے جانے والی چیزیں

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ چھ قسم کے لوگ چھ باتوں کی وجہ سے حساب سے قبل ہی جہنم میں داخل کر دیئے جائیں گے۔

(۱) اُمرء اورر ؤساء اپنے ظلم و زیادتی کی وجہ سے ۔ (۲) عرب عصبیت کی وجہ سے ۔ (۳) چودھری اور صاحب اقتدار لوگ تکبر وغرور کی وجہ سے ۔ (۴) تاجر حضرات اپنی بددیانتی اور خیانت کی وجہ سے ۔ (۵) دیہاتی لوگ اپنی جہالت کی وجہ سے ۔ (۶) علماء حسد کی وجہ سے ۔

نوٹ :۔ اس سے وہ علماء مراد ہیں جو طالب دنیا ہیں اس طلب دنیا ہی کی وجہ سے آپس میں حسد پیدا ہوتا ہے، اگر عالم دنیا سے ۔بے نیاز ہو کر فقط طالب آخرت بن جائے تو اس کو کسی سے یا اس سے کسی کو حسد کیوں ہو گا۔

ایک مقولہ

احنف بن قیسؒ فرماتے ہیں۔ (۱) حاسد کو کبھی راحت حاصل نہیں ہوتی ۔ (۲) بخیل کے اندر وفا نہیں ہوتی ۔ (۳) تنگ دل کا کوئی دوست نہیں ہوتا۔ (۵) جھوٹے میں مروت نہیں ہوتی ۔ (۵) خائن قابل اعتماد نہیں ہوتا۔ (۶) بد اخلاق کے اندر محبت نہیں ہوتی۔

حسد کسی پر بھی نہیں کرنا چاہیے

محمد بن سیرینؒ نے فرمایا۔ میں نے دنیا کے معاملہ میں کسی پر حسد نہیں کیا کیونکہ ہر شخص کی دو حیثیتیں ہیں۔ (۱) اگر وہ نیک اور جنتی ہے تو اس پر حسد کیونکر کیا جاسکتا ہے ۔ (۳) اور اگر وہ جہنمی ہے تو جہنمی پر حسد کے کیا معنی ؟

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی نصیحت

اَنس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ میں آٹھ سال کی عمر سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی خدمت میں رہا۔ سب سے پہلے آپؐ نے مجھے یہ نصیحت فرمائی:۔

اَنس ٹھیک سے وضو کیا کرو، عمر میں برکت ہو گی اور محافظ فرشتے تم سے محبت کرنے لگیں گے۔ غسلِ جنابت میں مبالغہ کیا کرو، ہر بال کے

نیچے ناپاکی ہوتی ہے۔ اس سے گناہ معاف ہوں گے ۔ چاشت کی نماز ضرور پڑھا کرو، یہ توبہ کرنے والوں کی نماز ہے نیز رات دن خوب نماز پڑھا کرو، فرشتے تمھارے لیے دعا کریں گے ۔ نماز کے تمام ارکان ٹھیک ٹھیک ادا کیا کرو، ایسی نماز اللہ کو پسند ہے اور وہ اس کو قبول فرماتا ہے۔ اگر ہو سکے تو ہمہ وقت باوضو رہنے کی عادت بناؤ، اس سے موت کے وقت کلمہ شہادت نہیں بھولو گے۔ گھر میں داخل ہوتے وقت گھر والوں کو سلام کیا کرو، اس سے برکت پیدا ہو گی ۔ راستہ میں جو مسلمان بھی ملے اس کو سلام کرو۔ اس سے ایمان کی حلاوت نصیب ہو گی اور اس راستہ کا گناہ معاف کر دیا جائے گا۔ ایک لمحہ کے لیے بھی کسی مسلمان سے کینہ یا حسد نہ رکھو۔

یہ میرا طریقہ ہے، جس نے میرا طریقہ اپنایا اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ میرے ساتھ جنت میں رہے گا ۔ انس اگر تم نے میری نصیحت و وصیت کی حفاظت کی اور اس پر عمل کیا تو موت تم کو محبوب بن جائیگی، موت میں تمھارے لیے راحت مضمر ہے۔

حاسد اللہ کا مقابلہ کرتا ھے

کسی حکیم کا مقولہ ہے۔ حاسد پانچ طریقہ سے اللہ کا مقابلہ کرتا ہے

۱۔ ہر اس نعمت کو مبغوض رکھتا ہے جو اس کے علاوہ کسی کو اللہ کی طرف سے ملے ۔ (۲) اپنے حسد کے ذریعہ اللہ کی تقسیم نعمت سے ناراضگی کا اظہار کرتا ہے۔ (اللہ کی تقسیم کو صحیح نہیں سمجھتا)

۳۔ اللہ کے فضل کے ساتھ بخل کرتا ہے ۔ (اللہ جس پر چاہتا ہے فضل

فرماتا ہے اور یہ اس کو نہیں چاہتا۔)

۴۔ اللہ کے ولی کو ذلیل کرتا ہے۔ (جس پر اللہ نے فضل فرمایا اس کے زوال کی خواہش حقیقتاً اس کو ذلیل کرنے کی خواہش ہے۔)

۵۔ اللہ کے دشمن ''ابلیس'' کی مدد کرتا ہے۔ (ہر ایک کو اللہ کے فضل سے محروم کرنا ابلیس کا مقصدِ زندگی ہے۔)

تکبُّر

خود کو ہر ایک سے اعلیٰ و افضل اور دوسرے کو حقیر جاننا تکبر ہے

حضرت حسن بن علیؓ کا گذر مساکین کی ایک ایسی جماعت پر سے ہوا جو چادر بچھائے اس پر روٹی کے ٹکڑے رکھے ہوئے کھا رہے تھے۔ ان کو دیکھ کر سب نے کھانے میں شرکت کی دعوت دی۔

سواری سے اترے اور یہ فرماتے ہوئے کھانے میں شریک ہو گئے کہ میں متکبرین کو پسند نہیں کرتا۔

کھانے سے فارغ ہو کر سب کو اپنے ساتھ لے گئے اور گھر لے جا کر جو کچھ موجود تھا سب کو کھلایا۔

تین آدمی عذاب کے مستحق ہیں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے تین قسم کے لوگوں سے اللہ تعالیٰ قیامت میں بات نہیں فرمائے گا نہ ان کی جانب نظر رحمت سے دیکھے گا بلکہ ان کو دردناک عذاب میں مبتلا کرے گا۔

۱۔ **شیخ زانی** (بڑھاپے میں زنا کرنے والا) یہ مطلب نہیں کہ

جوانی میں زنا کرنا مذموم نہیں، زنا جوانی میں نہایت برا ہے لیکن بڑھاپے میں جبکہ قوت شہوانی مغلوب اور موت قریب ہو جاتی ہے یہ فعلِ شنیع بہت ہی زیادہ بُرا ہے۔

۲۔ **مَلِکِ کذّاب** (جھوٹا بادشاہ) جھوٹ ہر ایک کے لیے بُرا اور نہایت بُرا ہے لیکن بادشاہ کے لیے جس کو کسی کا خوف نہیں ہوتا نہ کسی کی رعایت کے لیے وہ مجبور ہوتا ہے جھوٹ بولنا عام انسان کے مقابلہ میں زیادہ بُرا ہے۔

۳۔ **عائلِ متکبِّر** (متکبر فقیر) تکبّر امیر غریب چھوٹے بڑے سب کے لیے بُرا ہے لیکن فقیر کا تکبر کرنا نہایت عجیب ہے کہ تکبر کی کوئی وجہ نہ ہوتے ہوئے بھی تکبر کرتا ہے۔

سب سے پہلے جنت اور جہنم میں جانے والے تین شخص

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مجھ پر سب سے پہلے جنت اور جہنم میں جانے والے تین شخص پیش کیے گئے۔ جنت میں جانے والے یہ تھے۔

۱۔ شہید (اللہ کے لیے اخلاص کے ساتھ جان کی قربانی دینے والا)

۲۔ عبد مملوک (وہ غلام جس کو غلامی نے اللہ کی اطاعت سے نہیں روکا اپنے عارضی مولیٰ کی اطاعت کے ساتھ مالائے حقیقی کی اطاعت و عبادت میں بھی لگا رہا۔)

۳۔ کمزور فقیر صاحب اولاد (جسمانی و دنیوی اعتبار سے کمزور مالی اعتبار سے غریب نیز کثیر العیال ہونے کے باوجود صابر و شاکر)

سب سے پہلے جہنم میں جانے والے یہ تھے

۱۔ وہ حاکم جو رعایا پر مسلط ہو (ہر وقت ظلم وستم کا بازار گرم رکھتا ہو)

۲۔ زکوٰۃ نہ دینے والا مالدار (جو زکوٰۃ تک نہیں دے سکتا اس سے دوسری خیر خیرات کی توقع ہی فضول ہے۔)

۳۔ فقیر متکبر (فقر و مسکنت کے ساتھ تکبر کرنا انتہائی دناءت و کمینگی کی علامت ہے۔)

اللہ تین آدمیوں کو مبغوض رکھتا ھے

۱۔ اللہ تعالیٰ فُسّاق سے نفرت اور بوڑھے فاسق سے شدید نفرت کرتا ہے۔

۲۔ اللہ تعالیٰ کو بخیل سے نفرت اور مالدار بخیل سے شدید نفرت ہے۔

۳۔ اللہ رب العزت متکبر کو ناپسند اور فقیر متکبر کو بہت زیادہ ناپسند کرتا ہے۔

تکبُّر کی حقیقت

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کے دل میں رائی کے دانہ کے برابر بھی تکبر ہوگا وہ جنت میں نہیں جائے گا۔ کسی نے عرض کیا، مجھے یہ پسند ہے کہ میرا لباس، جوتا وغیرہ عمدہ اور صاف ستھرا ہو، کیا یہ بھی تکبر ہے؟ فرمایا۔ نہیں! اللہ جمیل ہے اور جمال کو پسند کرتا ہے اور اپنے بندہ پر نعمت کے اثرات دیکھنا چاہتا ہے۔ پیسے ہوتے ہوئے غریبوں کی سی ہیئت بنانا اللہ کو پسند نہیں۔ تکبر تو یہ ہے کہ آدمی دوسرے کو

حقیر جانے۔ فرمایا جو شخص اپنا جوتا خود درست کر لے کپڑے میں پیوند لگا لے اور اللہ کو سجدہ کرے وہ تکبُّر سے بَری ہے۔

سب سے زیادہ ناپسندیدہ شخص

ایک مرتبہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ سے معلوم کیا کہ مخلوق میں آپ کے نزدیک سب سے زیادہ مبغوض و ناپسندیدہ کون ہے؟ ارشاد فرمایا۔ جس کا دل متکبر، زبان سخت، یقین کمزور اور ہاتھ بخیل ہو۔

عمدہ مقولہ

کسی حکیم کا مقولہ ہے: صبر کا پھل راحت اور تواضُع کا پھل محبت ہے۔ مومن کا فخر اس کا ربّ اور اس کی عزّت اس کا دین ہے۔ منافق کا فخر نسب اور اس کی عزّت اس کا مال ہے۔

اکڑ کر چلنا اللہ کو ناپسند ھے

مہلب بن مغیرہ جو حجاج کے لشکر میں تھا، مطرف بن عبداللہؒ کے پاس سے گذرا۔ عمدہ کپڑے پہنے اکڑتا ہوا چل رہا تھا۔ مطرف نے فرمایا۔ اللہ کے بندے یہ چال اللہ کو پسند نہیں۔ مہلب کہنے لگا مجھے جانتے نہیں میں کون ہوں؟ مطرفؒ نے فرمایا۔ خوب جانتا ہوں تو ابتداء میں گندہ نطفہ تھا اور آخر میں بدبودار مردار بن جائے گا اور اس وقت تُو گندگی لادے پھرتا ہے۔ مہلب نے یہ بات سن کر چال بدل دی۔

مُتَواضِع کے ساتھ تواضُع اور متکبر کے ساتھ تکبر کرنا ھی اخلاق ھے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے فرمایا: تواضُع کرنے والوں کیساتھ تواضُع اور متکبرین کے ساتھ تکبر کرو، یہ تمھارا تکبر متکبرین کے لیے ذلت ورسوائی کا سبب اور تمھارے حق میں صدقہ ہوگا۔

تواضُع کا اعلیٰ درجہ

حضرت عمرؓ نے فرمایا۔ تواضُع کا اعلیٰ درجہ یہ ہے کہ تو ہر مسلمان کو سلام کرے۔ مجلس میں گھٹیا جگہ ملنے پر راضی ہو اور اپنی تعریف کو ناپسند کرے۔

تَواضُع اَنبیاء علیھم السلام اور تکبر کُفّار کا شیوہ ھے

فقیہؒ نے فرمایا: تواضُع انبیاء علیہم السلام اور صالحین کی عادت ہے اور تکبر کفار اور فرعون صفت انسانوں کا شیوہ ہے۔ متواضع اور متکبر کا ذکر قرآن میں اس طرح کیا گیا ہے۔

وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِیْنَ یَمْشُوْنَ عَلَی الْاَرْضِ هَوْنًا فرقان ٦٤	رحمٰن کے (پسندیدہ) بندے وہ ہیں جو تواضع اور وقار کے ساتھ زمین پر چلتے ہیں۔

وَاخْفِضْ جَنَاحَکَ لِلْمُؤْمِنِیْنَ اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ ط قلم ۳ حجر ۸۸	اے رسول مومنین کے ساتھ تواضع کیجئے اے رسول بے شک آپ کے اخلاق بہت بلند ہیں۔
اِذَا قِیْلَ لَهُمْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ یَسْتَکْبِرُوْنَ ط صافات ۳۶	جب ان سے کہا جاتا ہے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں تو وہ تکبر کرتے ہیں۔
اِنَّ الَّذِیْ یَسْتَکْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِیْ سَیَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دَاخِرِیْنَ ط مومن ۶۰	جو لوگ میری عبادت تکبر کی وجہ سے نہیں کرتے یقیناً ان کو اللہ ذلت کے ساتھ دوزخ میں داخل کرے گا۔
اُدْخُلُوْا اَبْوَابَ جَهَنَّمَ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا فَبِئْسَ مَثْوَی الْمُتَکَبِّرِیْنَ ط مومن ۷۶	جہنم کے دروازوں میں داخل ہو جاؤ اس میں ہمیشہ رہو گے۔ متکبرین کا بہت ہی برا ٹھکانہ ہے۔
اِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ الْمُسْتَکْبِرِیْنَ ط	اللہ تکبر کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔

تواضع اعلیٰ درجہ کی اخلاقی صفت ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نہایت متواضع تھے، گدھے پر سوار ہو جاتے، غلام کی دعوت قبول فرما لیتے۔

حضرت ابن عمرؓ کی تواضع

ابن عمرؓ کے پاس رات کو کوئی مہمان آیا۔ آپ چراغ کے سامنے بیٹھے کچھ لکھ رہے تھے۔ چراغ گل ہونے لگا۔ مہمان نے عرض کیا۔ میں

چراغ درست کر دوں ؟ فرمایا۔ مہمان سے خدمت لینا بد اخلاقی ہے۔ عرض کیا۔ غلام سو رہا ہے اس کو اٹھا دوں ؟ فرمایا۔ نہیں ابھی سویا ہے ، چنانچہ خود اٹھ کر چراغ میں تیل ڈالا۔ مہمان نے عرض کیا۔ میرے ہوتے ہوئے آپ نے سب تکلیف فرمائی ! ارشاد فرمایا : میں اُس وقت بھی ابن عمر تھا اور اب بھی ابن عمر ہوں ، چراغ میں تیل ڈالنے سے میری شان نہیں گھٹ گئی۔ اللہ کو متواضع لوگ پسند ہیں۔ (یہ قصہ عمر بن عبدالعزیز کا بھی ہے)

حضرت عمرؓ کی تواضُع

حضرت عمرؓ کا واقعہ بہت مشہور ہے۔ ملک شام جاتے ہوئے اپنے اور غلام کے درمیان سواری کو اس طرح تقسیم فرمایا کہ خود سوار ہوتے تو غلام اونٹ کی نکیل پکڑ کر چلتا ۔ غلام سوار ہوتا تو خود نکیل پکڑ کر چلتے۔ ایک جگہ راستہ میں پانی آیا۔ حضرت عمرؓ نکیل پکڑے ہوئے اس پانی میں داخل ہو گئے اور جوتا بائیں بغل میں دبا ہوا تھا۔ ملک شام کے قریب پہنچے تو اس ملک کے گورنر حضرت ابو عبیدہؓ شہر سے باہر آکر انتظار فرما رہے تھے۔ اتفاق سے باری کے اعتبار سے غلام سوار تھا اور حضرت عمرؓ نکیل پکڑے ہوئے تھے۔

حضرت ابو عبیدہؓ نے عرض کیا۔ امیر المومنین لوگ آپ کے استقبال کو آئیں گے یہ صورت حال بہت غیر مناسب ہے۔ آپ سوار ہو جائیے۔

فرمایا: اللہ نے ہمیں اسلام کے ذریعہ عزت عطا فرما دی ہے۔ اب لوگوں کے کہنے کی کوئی پروا نہیں۔ یعنی صرف لوگوں کے کہنے کی وجہ سے ناانصافی نہیں کرسکتا۔

حضرت سلمان فارسیؓ کی تواضُع

حضرت سلمانؓ مدینہ کے گورنر تھے۔ ایک مرتبہ بازار سے گذر رہے تھے ۔ کسی نے مزدور سمجھ کر آواز دی اور اپنا سامان لے چلنے کو کہا۔ آپ بخوشی اس کا سامان اٹھا کر چل دیے۔ راستہ میں لوگ اس حالت کو دیکھ کر حیران و پریشان ہو گئے اور کہنے لگے ، اللہ امیر المومنین پر رحم فرمائے ۔ یہ سامان ہم کو دیجئے ہر ایک سے انکار فرماتے ہوئے آگے بڑھتے رہے۔

وہ شخص اپنی غلطی پر نہایت نادم ہو کر معافی مانگنے لگا اور معذرت کی کہ میں نے آپ کو پہچانا نہیں ۔ فرمایا۔ کوئی حرج نہیں ۔ چلتے رہو۔ چنانچہ اس کے گھر پہنچانا۔ وہ شخص اتنا شرمندہ ہوا کہ آئندہ کے لیے عہد کرلیا کہ کسی مزدور سے کام نہیں لوں گا۔

حضرت علیؓ کی تواضُع

حضرت علیؓ نے بازار سے دو کُرتے خرید فرمائے۔ غلام سے کہا۔ جو تجھ کو پسند ہو تُو لے لے۔ غلام نے عمدہ والا پسند کیا وہ اس کو دیدیا۔ دوسرا خود پہن لیا۔ اس کی آستینیں بڑی تھیں۔ قینچی منگا کر کاٹ دیں اور اس کو پہن کر خطبہ دینے کے لیے تشریف لے گئے۔

” یہ تھے ہمارے وہ اسلاف جن پر دین کا دارومدار تھا۔ تکلُف و بناوٹ پاس سے ہو کر نہیں گزری، ایک ہم ہیں کہ تکلُف و بناوٹ کے سوا کچھ نہیں ۔ (ع ۔ایک ہم ہیں کہ لیا اپنی ہی صورت کو بگاڑ)

صدقه سے مال اور معاف کرنے سے مرتبه بڑھتا ھے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: صدقہ سے مال کم نہیں ہوتا (بلکہ بڑھتا ہے) لوگوں کی زیادتیوں کو معاف کرنے سے مرتبہ بلند ہوتا ہے۔ نیز فرمایا جس کو اس حال میں موت آئے کہ اس میں تین باتیں نہ ہوں'' جنت میں داخل ہو گا۔ (۱) تکبر (۲) خیانت (۳) قرضہ۔

غُصّہ

ابو اُمامہ باہلیؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد نقل فرمایا کہ جو شخص غصہ پر عمل کرنے کی قدرت کے باوجود اس کو ضبط کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو قیامت میں کامل رضا مندی عطا فرمائے گا۔

انجیل میں ہے۔ اے ابنِ آدم اپنے غصہ کے وقت مجھ کو یاد کر میں اپنے غصہ کے وقت تجھ کو یاد کروں گا۔ میری مدد کے ساتھ راضی ہو جا کیونکہ تیرے حق میں میری مدد تیری مدد سے بہتر ہے۔

نفس کی خاطر کسی کو سزا دینا درست نھیں

عمر بن عبدالعزیزؒ نے ایک شرابی کو سزا دینے کے لیے پکڑا۔ وہ گالی بکنے لگا۔ فوراً چھوڑ دیا۔ کسی نے عرض کیا۔ اس کے گالی بکنے کی وجہ سے آپ نے اس کو چھوڑ دیا؟ فرمایا۔ اس کے گالی دینے سے مجھے غصہ آ گیا۔ اگر اس حالت میں سزا دیتا تو یہ نفس کی خاطر ہوتی۔ میں کسی مسلمان کو اپنے نفس کی خاطر سزا دینا پسند نہیں کرتا۔

غلطی کو معاف کرنا اللّٰہ کو پسند ھے

میمنون بن مہرانؒ کے کپڑے پر ان کی باندی سے شوربا گر گیا۔ غصہ میں باندی کو سزا دینے کا ارادہ کیا۔ باندی نے قرآن کی یہ آیت پڑھی۔

وَ الْكَاظِمِيْنَ الْغَيْظَ | وہ غصہ کو ضبط کرنے والے ہیں۔

یہ سنتے ہی غصہ فرو ہو گیا۔ باندی نے جرأت کر کے آیت کا اگلا جزو پڑھ کر سنایا۔

وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ | اور لوگوں کو معاف کرنے والے ہیں

فرمایا: میں نے تجھ کو معاف کیا۔ باندی کو مزید ہمت ہوئی اور آیت کا آخری جزو بھی سنا دیا۔

وَ اللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ط | اللہ احسان کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔

فرمایا: میں نے تجھ کو اللہ کے لیے آزاد کیا۔ (آلِ عمران ۱۳۴)

تین چیزوں کے بغیر ایمان کی حلاوت نھیں ملتی

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کے اندر تین خصلتیں نہیں ہوں گی وہ ایمان کی حلاوت نہیں پا سکتا۔

۱۔ حلم (بردباری) جس کے ذریعہ جاہل کی جہالت کو رفع کر سکے۔

۲۔ تقویٰ (پرہیز گاری) جس کے ذریعہ حرام سے بچ سکے۔

۳۔ حسنِ خلق، جس کے ذریعہ لوگوں کی مدارات کرے۔

شیطان کو غصہ دلانے کا واقعہ

کسی بزرگ کے پاس ایک گھوڑا تھا جوان کو بہت پسند تھا۔ ایک

روز اس کو تین پیروں پر کھڑا دیکھ کر غلام سے معلوم کیا۔ یہ کس کی حرکت ہے؟ غلام نے کہا۔ میری۔ فرمایا۔ کیوں؟ غلام کہنے لگا۔ اس کے ذریعہ آپ کو غصہ دلانا مقصود ہے۔

فرمایا۔ اچھا: جس نے تجھے اس شرارت پر آمادہ کیا ہے اس کو غصہ دلا کر رہوں گا۔ (یعنی شیطان کو) جا تو آزاد ہے اور یہ گھوڑا بھی تیرا ہے۔

شیطان کے گمراہ کرنے کا عجیب واقعہ

بنی اسرائیل کے کسی بزرگ کو شیطان نے بارہا گمراہ کرنے کی کوشش کی لیکن کامیابی نہ ہوئی۔ ایک روز وہ بزرگ کسی ضرورت سے باہر جانے لگے شیطان بھی ساتھ ہولیا۔ اور راستہ میں شہوت وغضب کے مختلف ہتھکنڈے استعمال کیے۔ کبھی ڈرانے دھمکانے کی صورت اختیار کی لیکن کامیاب نہ ہوسکا۔

وہ ایک جگہ بیٹھے تھے کہ پہاڑ سے ایک بڑا سا پتھر ان کی جانب لڑھکایا پتھر کو گرتے دیکھ کر وہ اللہ کے ذکر میں لگے گئے۔ پتھر دوسری جانب جا گرا۔ پھر شیطان نے شیر اور بھیڑیے کی شکل میں ان کو ڈرانے کی ناکام کوشش کی۔ ایک دفعہ وہ نماز میں مشغول تھے کہ سانپ بن کر سر سے پیر تک لپٹنے لگا سجدہ کی جگہ منہ پھیلا کر بیٹھ گیا۔ وہ بزرگ اس سے بھی متاثر نہیں ہوئے۔

اب شیطان بالکل مایوس ہو کر کہنے لگا۔ میں نے آپ کو گمراہ کرنے کی تمام تدبیریں کر ڈالیں لیکن سب بے کار ثابت ہوئی۔ اس لیے

اب میں نے دوستی کا ارادہ اور آپ کو کبھی نہ بہکانے کا فیصلہ کیا ہے، آپ بھی دوستی کا ہاتھ بڑھائیے۔

فرمایا۔ کم بخت! یہ بھی تیری آخری چال ہے مجھے تیری دوستی کی بالکل ضرورت نہیں ہے۔

اب شیطان بالکل مایوس ہوگیا تھا اس لیے کھل کر سامنے آگیا اور کہنے لگا۔ آپ کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ میں انسان کو کس طرح گمراہ کرتا ہوں۔ ضرور بتا۔ بزرگ نے کہا۔

کہا تین چیزوں کے ذریعہ (۱) بخل (۲) حسد (۳) نشہ

جب انسان میں بخل پیدا ہوتا ہے تو وہ مال جمع کرنے اور خرچ نہ کرنے کی جانب مائل ہو کر دوسروں کی حق تلفی اور ان کا مال چھیننے کی فکر میں لگ جاتا ہے۔

حاسد ہمارے ہاتھ میں اس طرح کھلونا بنا رہتا ہے جس طرح بچوں کے ہاتھ میں گیند، ہم اس کی عبادت و ریاضت کی ذرا بھی پروا نہیں کرتے، اگر وہ اپنی دعا کے ذریعہ مردوں کو زندہ بھی کرنے لگے تب بھی ہم مایوس نہیں ہوتے اور ایک اشارہ میں اس کی ساری ریاضت کو خاک میں ملا دیتے ہیں۔

جب انسان نشہ میں مست ہوتا ہے تو بکری کی طرح ہم اس کا کان پکڑ کر ہر برائی کی طرف بآسانی لے جاتے ہیں۔

ابلیس نے یہ بھی کہا کہ غصہ کی حالت میں انسان شیطان کی گیند بن جاتا ہے جس طرح بچے گیند کو ادھر اُدھر اچھال کر خوش ہوتے ہیں،

شیطان بھی انسان کے ساتھ یہی معاملہ کرتا ہے۔

انسان کو چاہیے کہ غصہ کی حالت میں صبر و ضبط سے کام لے تا کہ شیطان کا کھلونا نہ بنے۔

حضرت موسیٰؑ اور ابلیس

حضرت موسیٰؑ کے پاس ابلیس آیا اور کہنے لگا۔ آپ اللہ کے منتخب رسول ہیں۔ آپ کو اللہ سے شرف ہم کلامی حاصل ہوئی، میں توبہ کرنا چاہتا ہوں، آپ اللہ ربّ العزت سے توبہ کی قبولیت کے لیے سفارش کر دیں۔

حضرت موسیٰؑ خوشی سے پھولے نہ سمائے کہ اگر ابلیس نے توبہ کر لی تو گناہوں کا جھگڑا ہی ختم ہو جائے گا۔ وضو کر کے نماز پڑھی اور دعا میں مشغول ہو گئے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: موسیٰ ابلیس جھوٹا ہے اور آپ کو دھوکہ دینا چاہتا ہے۔ اگر اس کا امتحان ہی کرنا چاہتے ہو تو اس سے کہو کہ وہ آدمؑ کی قبر کو سجدہ کر لے ہم اس کی توبہ قبول کر لیں گے۔

موسیٰؑ نہایت خوش تھے کہ اس ہلکی سی شرط کو ابلیس قبول کر ہی لے گا۔ چنانچہ ابلیس کو اللہ کا پیغام سنایا۔ وہ یہ سن کر آگ بگولا ہو گیا اور کہنے لگا۔ جن کو زندگی میں سجدہ نہ کیا اب مرنے کے بعد ان کو سجدہ کروں گا؟ لیکن موسیٰ آپ نے سفارش کر کے مجھ پر احسان فرمایا اس لیے شکریہ میں تین باتیں آپ کو بتاتا ہوں۔ تین حالتوں میں مجھ سے چوکنّا رہیے گا۔

۱۔ میں غصہ کی حالت میں انسان کے قلب میں موجود اور خون کی

طرح رگوں میں دوڑتا رہتا ہوں۔

۲۔ میدانِ جہاد میں مجاہد کے دل کو بیوی بچوں اور مال کی جانب مائل کرتا ہوں تا کہ ان کی محبت میدان جہاد سے فرار پر آمادہ کر دے

نوٹ: دین سیکھنے اور پھیلانے کے لیے جب آدمی گھر سے نکلتا ہے اس وقت بھی شیطان اسی طرح کے وسوسے دل میں ڈال کر بزدل بناتا اور اس کام سے حتی الامکان روکنے کی کوشش کرتا ہے۔ ایسے وقت انسان بلند عزم و ہمت ہی کے ذریعہ شیطان کا مقابلہ کر سکتا ہے۔ (مولّف)

۳۔ جب کوئی مرد غیر محرم عورت کے ساتھ تنہائی میں ہوتا ہے تو میں دونوں کی جانب ہر ایک کا قاصد بن کر دونوں کے دل ایک دوسرے کی جانب مائل کرنے کی کوشش میں مصروف رہتا ہوں اس وقت تک جب تک کہ دونوں برائی میں ملوث نہ ہو جائیں۔

اللّٰھم احفَظْ مِنہُ

حضرت لقمانؑ کی نصیحت

حضرت لقمانؑ نے اپنے صاحبزادے سے فرمایا۔ بیٹا، تین آدمی تین ہی موقعوں پر پہچانے جاتے ہیں۔ (۱) حلیم (بردبار) غصہ کے وقت (۲) بہادر، لڑائی کے وقت (۳) دوست، غربت کے وقت

ایک تابعیؓ کا واقعہ

ایک تابعیؒ کے سامنے کسی نے ان کی تعریف کی۔ کیا تو نے مجھے آزمایا ہے۔ غصہ کے وقت بردبار، سفر میں بااخلاق، امانت کے وقت

دیانت دار پایا ہے۔ عرض کیا۔ نہیں ! فرمایا۔ پھر تو نے بغیر آزمائے میری تعریف کیوں کی۔ کسی کی تعریف اس وقت تک ہرگز نہیں کرنی چاہیے جب تک اس کو ان تین باتوں میں نہ آزما لیا جائے۔ اس کے بعد فرمایا۔ تین خصلتیں اہل جنت کی ہیں جو صرف شرفا میں پائی جاتی ہیں۔

(۱) ظالم کو معاف کرنا (۲) محروم کرنے والے کو دینا (۳) برائی کرنے والے کے ساتھ بھلائی کرنا۔

خُذِ الْعَفْوَ وَاْمُرْ بِالْعُرْفِ وَ اَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِيْنَ ط اعراف ۱۹۹	معاف کرنے کی عادت بناؤ بھلائی کا حکم کرتے رہو جاہلوں سے اعتراض کرو۔

جب یہ آیت نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جبرائیل سے اس کی وضاحت چاہی، جبرائیلؑ نے اللہ سے دریافت کر کے جواب دیا۔ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ، اللہ کا حکم یہ ہے کہ جو رشتہ توڑے آپ اس سے جوڑ پیدا کریں، محروم کرنے والے کو عطا کریں، ظلم کرنے والے کو معاف کریں۔

مظلوم کا صبر اور فرشتہ کی مدد

ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی موجودگی میں ایک شخص ابو بکرؓ کو گالی دے رہا تھا۔ دونوں خاموشی سے سنتے رہے۔ جب وہ شخص گالی دے کر خاموش ہوا، تو ابو بکرؓ جواب دینے لگے۔ ابو بکرؓ کے جواب دینے پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فوراً اٹھ کر چلے گئے اور ابو بکرؓ

کے دریافت کرنے پر فرمایا۔ جب تک تم خاموش تھے تمھاری طرف سے ایک فرشتہ جواب دے رہا تھا تمھارے بولتے ہی وہ فرشتہ چلا گیا اور اس کی جگہ شیطان آگیا اس لیے میں اٹھ کر چلا گیا۔ اس کے بعد فرمایا۔ تین چیزیں یقینی ہیں۔

۱۔ اگر مظلوم اللہ کی رضا کے لیے ظالم کو معاف کر دے تو اس سے مظلوم کی عزت بڑھے گی۔

۲۔ جو مال کے لالچ میں اپنے پر سوال کا دروازہ کھولتا ہے وہ ہمیشہ کے لیے فقیر بنا دیا جاتا ہے۔

۳۔ جو اللہ کی خوشنودی کے لیے عطا و بخشش کرتا رہتا ہے اللہ اس کے مال میں اضافہ فرماتا ہے۔

جَوامعُ الکَلم

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ ہر چیز کے لیے ایک شرف ہوتا ہے مجلس کا شرف یہ ہے کہ اس کا رخ قبلہ کی جانب ہو اور اس میں ہونے والی گفتگو کو امانت سمجھا جائے۔

☆ سونے والے، باتیں کرنے والے کے پیچھے نماز نہ پڑھو۔

☆ سانپ بچھو کو دیکھتے ہی مار دو اگر چہ نماز پڑھ رہے ہو۔

☆ دیواروں پر پردے نہ لٹکاؤ۔

☆ جو شخص (بلا اجازت) اپنے بھائی کے خط کو پڑھتا ہے وہ دوزخ میں جھانکتا ہے۔

☆ جو سب سے زیادہ قوی و بہادر بننا چاہتا ہے اسے چاہیے اللہ پر توکل کرے۔

☆ جو سب سے زیادہ شریف بننا چاہتا ہے اسے چاہیے اللہ سے ڈرے۔

☆ جو سب سے زیادہ غنی (بے نیاز) بننے کا خواہش مند ہو اس کو چاہیے کہ اپنے پاس موجود شے کے مقابلہ میں اس پر زیادہ بھروسہ کرے جو اللہ کے پاس ہے۔

☆ فرمایا۔ سب سے زیادہ بُرا وہ شخص ہے جو خود کھائے دوسروں کو نہ کھلائے اور خادم کو مارے۔

☆ اور اس سے بھی زیادہ بُرا وہ ہے جس سے لوگوں کو نفرت ہو اور اس کو دوسروں سے نفرت ہو۔

☆ اور اس سے زیادہ بُرا وہ ہے جو گرتے کو نہ پکڑے، معذرت کو قبول اور لوگوں کی غلطیوں کو معاف نہ کرے۔

☆ اور اس بھی زیادہ بُرا وہ ہے جس سے بھلائی کی توقع نہ ہو اور لوگ اس کے شر سے محفوظ نہ ہوں۔

زُہد کی چار قسمیں

کسی بزرگ نے فرمایا۔ زہد کی چار قسمیں ہیں:۔

۱۔ دنیا و آخرت کے معاملہ میں اللہ کے وعدہ پر مکمل بھروسہ ہو۔

۲۔ آدمی کی نظروں میں تعریف و برائی یکساں ہو (یعنی لوگوں کے تعریف کرنے سے خوشی اور برائی کرنے سے تنگ دل نہ ہو اس سے بالکل بے نیاز ہو جائے) ۳۔ ہر عمل میں کامل اخلاص ہو۔

۴۔ ظالم سے اِعراض کرے۔ غلام و باندی پر غصہ نہ ہو۔ بردبار اور صابر بن جائے۔

حضرت ابودرداءؓ کی نصیحت

حضرت ابو درداءؓ سے کسی نے عرض کیا۔ مجھے کوئی مفید و کار آمد نصیحت فرمائیے۔ فرمایا۔ چند باتیں بتاتا ہوں جو شخص بھی ان پر عمل کرے گا بلند مقام پائے گا۔

(۱) ہمیشہ حلال و طیب روزی کھاؤ (۲) اللہ سے ایک ایک دن کی روزی طلب کرو (۳) خود کو ہر وقت مردہ سمجھو (۴) اپنی آبرو اللہ کے حوالہ کر دو (۵) کوئی گناہ ہو جائے تو توبہ استغفار میں جلدی کرو (چاہے چھوٹا گناہ ہو)

طاقت کا موازنہ

مجاہدؒ کا بیان ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہیں تشریف لے جا رہے تھے راستہ میں کچھ لوگ وزنی پتھر اٹھا کر اپنی طاقت کا موازنہ و مقابلہ کر رہے تھے۔ فرمایا۔ اس پتھر سے بھی زیادہ وزنی ایک چیز ہے جہاں طاقت کا موازنہ بہتر ہوگا۔ لوگوں نے عرض کیا۔ وہ کیا ہے؟

فرمایا: دو بھائیوں میں کسی بنیاد پر عداوت و دشمنی ہو جائے اور دونوں پر شیطان غالب آجائے۔ اس وقت ایک بھائی (عارضی عزت و ذلت کی پروا کیے بغیر صرف اللہ کی رضا کے لیے) دوسرے بھائی کے پاس جا کر صلح صفائی کر کے چاہے اس کے لیے معافی مانگنی پڑے)

یا کسی شخص کو سخت غصہ ہو (تو غصہ کے تقاضہ پر عمل کی قدرت کے

باوجود) وہ اللہ کے لیے صبر کرے (یہ ہے طاقت کے مظاہرہ کی اصلی جگہ)

ظالم کے لیے بددعا نہ کرو

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ارشاد ہے: جس نے ظالم کے لیے بد دعا کی، اس نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو غمگین اور ابلیس لعین کو خوش کیا اور جس لے ظالم کو معاف کر دیا اس نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خوش اور شیطان مردود کو غمگین کیا۔

انسانیت کی تعریف

احنف بن قیسؒ سے کسی نے معلوم کیا۔ انسانیت کیا ہے؟ فرمایا۔ دولت وثروت کے ہوتے تو اضع کرنا۔ بدلہ لینے کی قدرت کے باوجود معاف کرنا۔ بلا احسان جتائے لوگوں کی مدد کرنا۔ غصہ کے وقت عُجلت کے بجائے صبر سے کام لینا۔

صبر میں تین فائدے اور عجلت میں تین نقصان ہیں۔

صبر کے تین فائدے: ☆ صبر کے نتیجہ میں مسرت وخوشی حاصل ہوتی ہے ☆ سب لوگ اس کی تعریف کرتے ہیں ☆ اللہ کے یہاں بہترین اجر ملتا ہے۔ عُجلت کے تین نقصان: ☆ عجلت کی وجہ سے ندامت وشرمندگی ہوتی ہے ☆ سب لوگ اس لعنت وملامت کرتے ہیں۔

☆ اللہ کے یہاں بدترین سزا ملتی ہے۔

اَلْحِلْمُ اَوَّلُهٗ مُرٌّ مَذَاقَتُهٗ لٰكِنَّ اٰخِرَهٗ اَحْلٰى مِنَ الْعَسَلِ۔	ابتداءً صبر کا ذائقہ نہایت کڑوا ہوتا ہے لیکن اس کا نتیجہ شہد سے زیادہ میٹھا ہوتا ہے۔

زُبان

ہشام بن عمرؓ کے واسطہ سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ جو شخص غلام کو طمانچہ مارے اس کا کفارہ غلام کو آزاد کرنا ہے، جو اپنی زبان کی حفاظت کرے گا اس کو عذاب سے نجات دی جائے گی۔ جو اللہ سے معذرت کرے گا اس کی معذرت قبول کی جائے گی۔ مومن کو چاہیے کہ پڑوسی اور مہمان کا اکرام کرے۔ بھلائی کی بات کرے ورنہ خاموش رہے۔

مومن کی چار صفات

حکیم لقمانؑ سے کسی نے دریافت کیا۔ آپ کو یہ بلند مقام کس طرح حاصل ہوا؟ فرمایا۔ سچائی۔ امانت داری اور لایعنی (فضول) باتوں کے ترک کرنے سے۔

چار بادشاہوں کے مقولے

ابوبکر بن عیاشؒ نے فرمایا۔ چار بادشاہوں نے اپنے اپنے زمانہ میں بالکل یکساں باتیں کہیں۔

ا۔ کسریٰ: میں نہ بولنے پر کبھی نادم نہیں ہوا، بولنے پر اکثر نادم ہوا۔

۲۔ **شاہِ چین**: جب تک میں نے بات نہ کہی اس وقت میں اس کا مالک ہوں اور کہنے کے بعد اس کا مالک تُو ہے۔

۳۔ **قیصر (شاہِ روم)**: جو بات میں نے کہی نہیں اس کے لوٹانے پر زیادہ قادر ہوں بمقابلہ اس کے جو کہدی۔

۴۔ **شاہِ ہند**: وہ شخص قابلِ تعجب ہے جو (عجلت کے ساتھ) اپنی بات کہدے کیونکہ اگر وہ بات پھیل گئی تو نقصان ہوگا نہ پھیلی تو فائدہ کچھ نہیں۔

دنیاکا محاسبہ آسان ھے

ہر مسلمان کو چاہیے کہ آخرت کے محاسبہ سے پہلے دنیا ہی میں اپنا محاسبہ کر لے۔ کیونکہ دنیا کا محاسبہ آخرت کے محاسبہ سے بہت سہل ہے نیز دنیا میں زبان کی حفاظت کر لینا آخرت کی ندامت سے آسان ہے۔

ایک بزرگ نے بیس سال تک غلط بات نہیں کھی

ایک صاحب کا بیان ہے کہ میں بیس سال تک ربیع بن خثیمؒ کی خدمت میں رہا اس عرصہ میں ایک مرتبہ بھی ان کی زبان سے قابل اعتراض بات نہیں نکلی۔

حضرت حسینؓ کی شہادت کے موقع پر خیال ہوا کہ وہ اس وقت کچھ زیادہ بات کریں گے۔ چنانچہ میں نے ان کو سانحہ کی اطلاع دی۔ سنکر آسمان کی جانب نگاہ اٹھائی اور یہ آیت پڑھی۔

اَللّٰھُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ عَالِمَ الْغَیْبِ وَ الشَّھَادَۃِ اَنْتَ تَحْکُمُ بَیْنَ عِبَادِكَ فِیْمَا کَانُوْا فِیْهِ یَخْتَلِفُوْنَ ط زمر ۴۶

اے اللہ آسمان و زمین کے پیدا کرنے والے حاضر و غائب کے جانب والے تیرے بندے جس بات میں اختلاف کر رہے ہیں ان کے درمیان تو ہی فیصلہ کرے گا۔

جاھل کی چھ علامتیں

کسی عقلمند کا مقولہ ہے کہ جاہل چھ باتوں سے پہنچانا جاتا ہے:۔

۱۔ بے موقع غصہ (جاہل آدمی انسان، جانور بلکہ بے جان چیز پر بھی غصہ کرتا ہے۔)

۲۔ غیر مفید گفتگو (سمجھدار آدمی کبھی فضول باتیں نہیں کرتا، یہ صرف جاہل کا کام ہے)

۳۔ بے موقع دینا (کسی کو کچھ دینا جس سے آخروی یا دنیوی فائدہ نہ ہو جہالت ہے)

۴۔ ہر ایک سے راز کھول دینا (راز کی بات ہر کسی سے کہہ دینا نقصان سے خالی نہیں)

۵۔ ہر کسی پر بھروسہ کر لینا (ہر کسی پر بھروسہ کرنے والا ہمیشہ پچھتاتا ہے)

۶۔ دوست و دشمن کی تمیز نہ کرنا (لباسِ خضر میں سیکڑوں رہزن بھی پھرتے ہیں) دنیا میں رہنا ہے تو کچھ پہچان پیدا کر، سب سے اہم اور بڑا دشمن ابلیس ہے اگر اس کو پہچاننے اور اس سے بچنے کی

کوشش نہیں کی گئی تو ہلاکت یقینی ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا مقولہ

عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: ذکر اللہ کے علاوہ ہر کلام لغو ہے۔ غور وفکر کے بغیر ہر خاموشی غفلت ہے۔ عبرت کے بغیر ہر نظر لہو ولعب ہے۔

مبارک ہیں وہ بندے جن کا کلام ذکر اللہ، جن کی خاموشی فکرِ (آخرت) اور جن کی نظر نظرِ عبرت ہے۔

مومن بولتا کم اور کرتا زیادہ ہے۔ منافق کرتا کم ہے اور بولتا زیادہ ہے۔

زیادہ ہنسنے کی برائی

حضرت عیسیٰؑ نے حوارین سے فرمایا۔ اے وہ لوگو جو زمین میں بمنزلہ نمک کے ہو تم نہ بگڑ جانا۔ خراب شدہ چیز کی اصلاح نمک کے ذریعہ کی جاتی ہے، نمک خراب ہوجائے تو اس کی اصلاح ناممکن ہے۔

علم سکھانے کی اجرت نہ لینا مگر وہی جو تم نے مجھے دی۔

یاد رکھو تمھارے اندر جہالت کی دو عادتیں ہیں۔ قہقہہ مار کر ہنسنا اور دن کے اول حصہ میں سونا (بشرطیکہ رات کو نہ جاگا ہو)

تشریح:۔ تم زمین میں بمنزلہ نمک کے ہو، اس سے علماء مراد ہیں۔ عوام میں گمرائی و بگاڑ پیدا ہو جائے تو علماء ہی ان کی اصلاح کرتے اور کفر و شرک اور معاصیات کی دلدل سے نکال کر اسلام کے سیدھے راستہ پر لاتے ہیں اگر علماء ہی بگڑ جائیں ان میں ہوائے نفس، دنیا پرستی، اقتدار کے لیے رسہ کشی، بغض وحسد جیسی خطرناک بیماریاں پیدا ہو جائیں تو ان کی اصلاح

کون کرے گا اور عوام کس کی اقتداء کریں۔

"علم سکھانے پر اجرت نہ لینا" انبیاء علیہم السلام نے تعلیم و تبلیغ کا کام صرف اللہ کی رضا کیلئے کیا اس پر کسی طرح کی اجرت نہیں لی۔

قُل لَا اَسۡئَلُکُمۡ عَلَیۡهِ اَجۡرًا اِنَّ اَجۡرِیَ اِلَّا عَلَی اللّٰهِ ط

آپ کہہ دیجیئے میں اس کام پر تم سے اجرت نہیں مانگتا میری اجرت اللہ کے ذمہ ہے۔

علماء کرام انبیاء علیہم السلام کے وارث ہیں ان کو بھی تعلیم و تبلیغ کا کام حصول دنیا کے لیے نہیں بلکہ صرف رضائے الٰہی کے لیے کرنا چاہیے۔ دینی تعلیم پر اجرت لینا بلاشبہ جائز ہے۔ مگر اس بات کی افضلیت سے کون انکار کرے گا کہ علمِ دین کی خدمت اللہ کے لیے کرے اور معاش کا انتظام علیحدہ سے کرے۔ متقدمین بزرگوں اور علماء کا کچھ یہی دستور رہا ہے۔ دینی تعلیم پر متاخرین نے ضرورتاً اجرت کو جائز قرار دیا ہے۔

"قہقہہ لگا کر ہنسنا" مکروہ ہے اور جاہل و بے وقوف لوگوں کی عادت ہے۔ "دن کے اول حصہ میں سونا" حماقت ہے اگر رات کو نہ جاگا ہو۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی نصیحت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: دن کے اوّل حصہ میں سونا حماقت، دوپہر میں سونا اچھی عادت، اور آخری حصہ میں سونا جہالت ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ایک مسجد کے پاس سے گزرے دیکھا کہ کچھ لوگ اس میں بیٹھے دنیا کی باتیں کررہے اور زور زور سے ہنس

رہے ہیں۔ سلام کے بعد آپؐ نے فرمایا۔ لوگو: موت کو یاد کرو۔ یہ کہہ کر آپ تشریف لے گئے۔ دوبارہ ادھر سے گزرے تو ان لوگوں کو اسی حال میں دیکھ کر فرمایا۔ خدا کی قسم اگر تم کو وہ باتیں معلوم ہو جائیں جو میرے علم میں ہین تو ہنسنا بہت کم کر دو اور کثرت سے رونے لگو۔ اتفاق سے تیسری مرتبہ بھی آپ نے ان کو اسی حال میں پایا۔ فرمایا۔ اسلام شروع میں غریب (اجنبی) تھا اور آخر میں بھی غریب ہو جائے گا پس غرباء کے لیے خوشخبری ہے۔ لوگوں نے معلوم کیا۔ غرباء کون ہیں؟ فرمایا۔ جو امت کے فساد کے وقت دین پر قائم رہیں۔

نصیحت خضرؑ

موسیٰ علیہ السلام، خضرؑ سے جدا ہونے لگے تو فرمایا۔ کچھ نصیحت کر دیجئے۔ فرمایا۔ موسیٰ کسی کے سامنے لجاجت نہ کرنا۔ بلا ضرورت ہرگز کہیں نہ جانا۔ تعجب خیز بات کے علاوہ کبھی نہ ہنسنا خطار کار کو اس خطا پر عار نہ دلانا ورنہ وہ آپ کی خطا پر مطعون کرے گا۔

قهقهه لگا کر نه هنسنا چاهیے

عوف بن عبداللہؓ سے روایت ہے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کبھی زور سے نہ ہنستے تھے بلکہ صرف تبسم فرمایا کرتے تھے نیز ہر کسی کی جانب پورے چہرہ کے ساتھ ہی متوجہ ہوتے تھے۔

حسن بصریؒ کا مقولہ

حضرت حسن بصریؒ فرمایا کرتے تھے۔ زور زور سے ہنسنے والے پر تعجب ہے جبکہ اس کے پیچھے جہنم ہے۔ خوش ہونے والے پر بھی تعجب ہے جبکہ اس کے پیچھے موت ہے۔

ایک نوجوان کو ہنستے دیکھ کر فرمایا۔ بیٹا! تو پل صراط سے گزر چکا ہے، کیا تجھے اپنے لیے معلوم ہو چکا ہے کہ جنت میں جائے گا یا جہنم میں؟ کہا۔ نہیں! فرمایا پھر یہ ہنسی کیسی؟ اس کے بعد کبھی اس لڑکے کو ہنستے ہوئے نہ دیکھا گیا۔

چار باتیں هنسنے نهیں دیتیں

یحییٰ بن معاذ رازیؒ نے فرمایا: چار باتیں انسان کو ہنسنے اور خوش ہونے سے روکتی ہیں۔ ۱۔ فکر آخرت۔ ۲۔ روزی کمانے کا مشغلہ۔ ۳۔ گناہوں کا غم۔ ۴۔ مصیبتوں میں مبتلا رہنا۔

تین چیزیں قلب کو سخت کر دتیی هیں

کسی نے کہا ہے تین چیزوں قلب کو سخت کر دیتی ہیں۔

(۱) بلا تعجب خیز بات کے ہنسنا (۲) بغیر بھوک کے کھانا

(۳) بلا ضرورت بات کرنا۔

هنسنا، هنسانا بربادی کا سبب هے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ اس شخص کے لیے

ہلاکت و بربادی ہے جو جھوٹی باتیں بنا کر دوسروں کو ہنسائے۔

ابراہیم نخعیؒ نے فرمایا۔ جب کوئی شخص لوگوں کو ہنسانے کے لیے کوئی بات کہتا ہے تو اس کہنے اور سننے والے دونوں کا دل سخت ہو جاتا ہے اور جب کوئی شخص اللہ کی خوشنودی کے لیے کوئی بات کہتا ہے تو اللہ کی رحمت نازل ہوتی ہے جس سے مجلس کے تمام افراد منتفع ہوتے ہیں۔

انتہائی جامع و عجیب نصیحتیں

اللہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابو ہریرہؓ سے فرمایا:

متقی بن جاؤ۔ تمھارا شمار سب سے زیادہ عبادت کرنے والوں میں ہوگا۔ قانع بن جاؤ، سب سے زیادہ شکر گذار مانے جاؤ گے۔ جو اپنے لیے پسند ہو اسی کو دوسروں کے لیے پسند کرو، مومن بن جاؤ گے۔ پڑوسیوں کے ساتھ بہتر سلوک کرو، مسلمان بن جاؤ گے۔ کم ہنسا کرو، زیادہ ہنسنا قلب کو مردہ کر دیتا ہے۔

احنف بن قیسؒ سے حضرت عمرؓ نے فرمایا:

۱۔ جو زیادہ ہنستا ہے:۔ اس کی ہیبت کم ہو جاتی ہے۔

۲۔ جو مذاق کرتا ہے:۔ وہ حقیر ہو جاتا ہے۔

۳۔ جو جس کام کو زیادہ کرتا ہے:۔ اسی کے ساتھ مشہور ہو جاتا ہے۔

۴۔ جو باتیں زیادہ کرتا ہے:۔ وہ ذلیل و بدنام ہو جاتا ہے۔

۵۔ جو بے حیا ہو جاتا ہے:۔ اس کا تقوی کم ہو جاتا ہے۔

۶۔ جس کا دل مر جائے:۔ اس کے لیے جہنم کی آگ ہی مناسب ہے

امام ابو اللیثؒ نے فرمایا۔ زیادہ اور زور سے ہنسنے سے پرہیز کرو۔ زیاہ ہنسنے میں آٹھ آفتیں ہیں۔

۱۔ علماء اور عقلا اس کی مذمت کرتے ہیں۔

۲۔ جاہل بے وقوف اس پر جری ہو جاتے ہیں۔

۳۔ ہنسنے سے جہالت میں اضافہ ہوتا ہے۔ (اگر وہ جاہل ہے) ہنسنے سے علم کم ہو جاتا ہے (اگر وہ عالم ہے)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: عالم ہنستا ہے تو اس کے علم کا ایک حصہ کم ہو جاتا ہے۔

۴۔ ہنسی، ماضی کے گناہوں کو فراموش کر دیتی ہے۔

۵۔ ہنسی مستقبل میں گناہوں پر جری کرتی ہے۔

۶۔ زیادہ ہنسنے سے آدمی موت کو بھول جاتا ہے۔

۷۔ اس کے ہنسنے پر دوسرے لوگ ہنستے ہیں، ان سب کا گناہ اسی پر رہتا ہے۔

۸۔ دنیا میں ہنسنے سے آخرت میں بہت رونا پڑے گا۔

اَللّٰھُمَّ احْفَظْنَا مِنْہُ وَمِنْ کُلِّ الْمَعَاصِی

اے اللہ ہنسنے اور تمام گناہوں سے ہماری حفاظت فرما۔

﴿محتاجِ دعا۔ محفوظ الحسن سنبھلی﴾

۱۳ ذی الحجہ ۱۳۹۸ھ

مدحِ قرآن مجید

مولانا محمد احمد پرتاب گڑھی (انڈیا)

غضب ہے ہم کو اب حاصل نہیں ہے لطفِ روحانی
بھلا دیں آہ دل سے ہم نے تعلیماتِ قرآنی
وہ قرآں آخری پیغام ہے جو ربِّ عزّت کا
مبارک ہو مبارک ، قدر اس کی جس نے پہچانی
وہ قرآں ، بزمِ روحانی ہوئی آباد پھر جس سے
وہ جس نے دُور کر دی آ کے دنیا کی پریشانی
وہ قرآں جو سراپا نور ہے رحمت ہے برکت ہے
پلاتا ہے جو اپنے عاشقوں کو جامِ عرفانی
وہ قراں جس کی برکت کا بیاں ہو ہی نہیں سکتا
بناتا ہے جو اپنے ماننے والوں کو ربّانی
وہ قرآں جو غذا بھی ہے دوا بھی ہے شفا بھی ہے
وہ قرآں جس سے طے ہوتے ہیں سب درجاتِ روحانی
وہ جو ابرِ کرم بن کر جہاں میں چار سُو برسا
وہ جس سے ہر طرف جاری ہوئے درجاتِ احسانی
وہ جس کے حکمراں ہوتے ہی دنیا بن گئی جنت
نرالا ہے جہاں میں جس کا آئینِ جہانبانی
وہ جس کا ایک نقطہ بھی نہ بدلے گا قیامت تک
وہ جس کی خود خدائے پاک کرتا ہے نگہبانی
مرا پیغام ہے، سارے زمانے کے لئے احمد
مرا پیغام کیا ہے بلکہ ہے پیغامِ ربّانی

نعت شریف

اخگر سرحدی۔ سرگودھا

خُدا کے بعد محبوبِ خدا ہے
وہ نورِ ابتداء و انتہاء ہے
کھلا یہ راز معراجِ نبیؐ سے
کہ انساں کا کہاں تک اِرتقا ہے
بلایا اپنے روضے پر بلایا
یہ میری بیقراری کا صلہ ہے
شرف بخشا مجھے بھی حاضری کا
بلندی پر مرا بختِ رسا ہے
مجھے بھی دولتِ صحت عطا کر
تیرے کوچے کی مٹی میں شفا ہے
وہی ہیں بے سہاروں کا سہارا
وہی خیرالبشرؐ خیرُ الوراء ہے
تیرا گنبد ، مری آنکھوں کی ٹھنڈک
تیرا روضہ، میرے دل کی ضیاء ہے
تیرا ہر لفظ ہے تشریحِ قرآں
ترا پیغام ، پیغامِ خدا ہے
مرا سرمایہ ہے، تیری غلامی !
علاوہ اس کے میرے پاس کیا ہے؟

درِ اقدس پہ پھر میں حاضری دوں
یہی میری تمنا ہے دعا ہے

بوقت حشر ، مجھ عاصی کو اخگرؔ
نگاہِ مصطفیٰ کا آسرا ہے

تُمھی تو ہو

(اختر شیرانی)

مسند نشینِ عالَمِ اِمکاں تمہی تو ہو
اس انجمن کی شمعِ فِروزاں تمہی تو ہو

صبحِ اَزل سے شامِ اَبد تک ہے جس کا نُور
وہ جلوہ زارِ حسنِ دُرخشاں تمہی تو ہو

دنیائے ہست و بود کی زینت تمہی سے ہے
دونوں جہاں کے والی و سُلطاں تمہی تو ہے

تم کیا ملے کہ دولتِ ایماں ملی ہمیں
ایمان کی تو یہ ہے کہ ایماں تمہی تو ہو

دنیا و آخرت کا سہارا تمھاری ذات
دونوں جہاں کے والی و سلطاں تمہی تو ہو

اخترؔ کو بے نوائیءِ دنیا کا فکر کیا
ساماں طرازِ بے سرو ساماں تمہی تو ہو

خسروی اچھی لگی نہ سروری

(عبدالستار نیازی)

خُسروری اچھی لگی نہ سروری اچھی لگی
ہم فقیروں کو مدینے کی گلی اچھی لگی

دُور تھے تو زندگی بے رنگ تھی بے کیف تھی
اُن کے کوچے میں گئے تو زندگی اچھی لگی

میں نہ جاؤں گا کہیں بھی درِ نبیؐ کو چھوڑ کر
مجھ کو کوئے مصطفیٰؐ کی چاکری اچھی لگی

والہانہ ہو گئے جو تیرے قدموں پر نثار
حق تعالیٰ کو ادا اُن کی بڑی اچھی لگی

ناز کر تو اے حلیمہؓ سرورِ کونینؐ پر
گر لگی اچھی تو تیری جھونپڑی اچھی لگی

رکھ دیئے سرکارؐ کے قدموں پہ سلطانوں نے سر
سرورِؐ کون و مکان کی سادگی اچھی لگی

مہروماہ کی روشنی مانا کہ اچھی ہے مگر
سبز گنبد کی مجھے تو روشنی اچھی لگی

آج محفل میں نیازیؔ نعت جو میں نے پڑھی
عاشقانِ مصطفیٰؐ کو وہ بڑی اچھی لگی

غمِ حیات نہ خوفِ قضا

(قصری کانپوری)

غمِ حیات نہ خوفِ قضا مدینے میں
نمازِ عشق کریں گے ادا مدینے میں

تجلّیوں کی عَجب ہے فضا مدینے میں
نگاہِ شوق کی ہے انتہا مدینے میں

اِدھر اُدھر نہ بھٹکتے پھرو خدا کے لیے
براہِ راست ہے راہِ خدا مدینے میں

اُٹھا ہے جھوم کے ابرِ کرم مدینے سے
پہنچ گئی میری آہِ رسا مدینے میں

میرے سفینے کو طوفانِ غم کا خوف نہیں
خُدا مدینے میں ہے ناخدا مدینے میں

عجب کیف و مسرت ہے روح پر طاری
نگاہ دل پہ ہے اور دل میرا مدینے میں

قدم بڑھاؤ مدینے کی سمت اے قصریؔ
ہے بیکسوں کا بڑا آسرا مدینے میں

جانِ دو عالمؐ

(یوسف ظفر)

تُوؐ روحِ ازل ، نُورِ اَبَد، جانِ دو عالمؐ
محبوبِ خُدا ، یوسفِ جانانِ دو عالمؐ

تُو حامد و محمود ہے تُوؐ شاہد و مشہود
قائم ترے جلوے پہ ہے ایوانِ دو عالمؐ

توفیق خدا دے تو تریؐ ایک نظر پر
قربان کروں دولتِ امکانِ دو عالمؐ

میں خاکِ کفِ پائے سگ کوئے مدینہ
تُوؐ رحمتِ یزداں ہے، تُوؐ سلطانِ دو عالمؐ

اللہ کے جلووَں کا ہے آئینہ تیریؐ ذات
آئینہ ترا دیدۂ حیرانِ دو عالم

کعبہ ہے وہی، طالب و مطلوب جہاں ہوں
طیبہ ہے وہی تُوؐ ہے جہاں، جانِ دو عالمؐ

دیکھے ہیں ظفرؔ گنبدِ خضرا کے وہ انوار
نظروں میں ٹھہرتی ہی نہیں شانِ دو عالم

تو حبیبِ ربِ جلیل ہے

(ثاقب زیروی)

تو حبیبِ ربِّ جلیل ہے، تری عظمتوں کا جواب کیا
تو مقامِ فخرِخلیل ہے ، تری حُرمتوں کا حساب کیا

تری اک نگاہ پڑی جہاں، وہاں ظلمتوں کا گذر کہاں
ترے ایک جلوہ کے سامنے مہ و مہر کی تب و تاب کیا

تری عظمتوں کے نشاں کبھی نہ مٹیں گے شورشِ کفر سے
یمِ بے کراں سے اُلجھ سکے گی حقیر جوئے کم آب کیا

یہ مری نظر کا قصور ہے کہ تُو پاس رہ کے بھی دور ہے
یہ مرا ہی شوق ہے درمیاں تجھے احتیاجِ نقاب کیا

جو ترے جمال میں کھو گیا، ہُوا بے نیازِ غمِ جہاں
وہ رہینِ سود و زیاں ہو کیوں کہ عذاب کیا ہے ثواب کیا

ترے میکدے سے جو پی گیا، ترا کیف جس نے سمو لیا
اُسے فکرِ عرصہ دہر کیوں، اسے خوفِ روزِ حساب کیا

کہاں تُو کہ باعثِ کن فکاں ، کہاں فکرِ ثاقبِؔ خستہ جاں
بھلا مدحتِ شہِ انس و جاں کرے مجھ سا خانہ خراب کیا

کعبے سے اُٹھیں جھوم کے

(اقبال عظیم)

کعبے سے اٹھیں جھوم کے رحمت کی گھٹائیں
مقبول ہوئیں تشنہ نصیبوں کی دعائیں

والنجم کے پر تو سے چراغاں ہے فلک پر
والشّمس کے جلووں سے منوّر ہیں فضائیں

لولاک کے نغموں سے فضا گونج رہی ہے
والّیل کی خوشبو سے معطّر ہیں ہوائیں

اک مہر جہاں تاب اُبھرتا ہے حَرم سے
اب جُھوٹے خدا اپنے چراغوں کو بجھائیں

آتی ہے شہنشاہِ شفاعت کی سواری
شاداں ہیں خطاکار تو نازاں ہیں خطائیں

ہم حلقہ بگوشانِ درِ مصطفویؐ ہیں
ہم اور کسی در پہ جبیں کیسے جھکائیں

میں عازم طیبہ ہوں، مجھے کوئی نہ روکے
کہہ دو کہ حوادث مرے رستے میں نہ آئیں

وہ بھی نہ سنیں گے تو بھلا کون سُنے گا
افسانۂ غم اور کسے جا کے سنائیں

بس خاکِ کفِ پائے محمدؐ کی طلب ہے
اقبالؔ کا مقصود دوائیں نہ دعائیں

وہ رسولؐ

(جوش ملیح آبادی)

آ گیا جس کا نہیں ہے کوئی ثانی، وہ رسولؐ
روحِ فطرت پر ہے جس کی حکمرانی، وہ رسولؐ
جس کا ہر تیور ہے حکمِ آسمانی، وہ رسولؐ
موت کو جس نے بنایا زندگانی ، وہ رسولؐ

محفلِ سفّاکی و وحشت کو برہم کر دیا
جس نے خوں آشام تلواروں کو مرہم کر دیا

فقر کو جس کے تھی حاصل کج کُلاہی، وہ رسولؐ
گلّہ بانوں کو عطا کی جس نے شاہی، وہ رسولؐ
زندگی بھر جو رہا بن کر سپاہی، وہ رسولؐ
جس کی اک اک سانس قانونِ الٰہی ، وہ رسولؐ

جس نے قلبِ تیرگی میں نور پیدا کر دیا
جس کی جاں بخشی نے مُردوں کو مسیحا کر دیا

واہ، کیا کہنا ترا، اے آخری پیغامبرؐ!
حشر تک طالع رہے گی تیرے جلووں کی سحر
تو نے ثابت کر دیا، اے ہادیٔ نوعِ بشر
مرد یوں مہریں لگاتے ہیں جبینِ وقت پر

کروٹیں دنیا کی تیرا قصر ڈھا سکتی نہیں
آندھیاں تیرے چراغوں کو بجھا سکتی نہیں

محبوب کی محفل

(عبدالستار نیازی)

محبوب کی محفل کو محبوب سجاتے ہیں
آتے ہیں وہی جن کو سرکارؐ بلاتے ہیں

وہ لوگ خدا شاہد قسمت کے سکندر ہیں
جو سرورِ عالمؐ کا میلاد مناتے ہیں

آقاؐ کی ثنا خوانی دراصل عبادت ہے
ہم نعت کی صورت میں قرآن سناتے ہیں

جن کا بھری دنیا میں کوئی بھی نہیں والی
اُن کو بھی میرے آقا سینے سے لگاتے ہیں

جو سرورِ عالمؐ کو لجپال سمجھتے ہیں
دامانِ طلب بھر کر محفل سے وہ جاتے ہیں

میخوارو چلے جانا میخانہ سرورؐ میں
وہؐ جامِ طلب سب کو بھر بھر کے پلاتے ہیں

اللہ کے خزانوں کے مالک ہیں نبیؐ سرور
یہ سچ ہے نیازؔی ہم سرکارؐ کا کھاتے ہیں

نعت تمنا تمھی تو ھو

(ظفر علیخاں)

دل جس سے زندہ ہے وہ تمنا تمہی تو ہو!
ہم جس میں بس رہے ہیں وہ دنیا تمہی تو ہو

پھوٹا جو سینۂ شبِ تارِ اَلست سے !
اُس نورِ اوّلیں کا اُجالا تمہی تو ہو

سب کچھ تمھارے واسطے پیدا کیا گیا
سب غائتوں کی غائتِ اُولیٰ تمہی تو ہو

جلتے ہیں جبرئیل کے پَر جس مقام پر
اس کی حقیقتوں کے شناسا تمہی تو ہو

جو ماسوا کی حد سے بھی آگے گذر گیا
اے رَہ نوردِ جادۂ اَسریٰ تمہی تو ہو

پیتے ہی جس کے زندگیءِ جاوداں ملے
اس جانفرا زُلال کے مِینا تمہی تو ہو

اُٹھ اُٹھ کے لے رہا ہے جو پہلو میں چٹکیاں
وہ درد دل میں کر گئے پیدا تمہی تو ہو

دنیا میں رحمتِ دو جہاں اور کون ہے
جس کی نہیں نظیر، وہ تنہا تمہی تو ہو!

گرتے ہوؤں کو تھام لیا جس کے ہاتھ نے
اے تاجدارِ یثرب و بطحا تمہی تو ہو

نعت عزّت و اعتلائے حضورؐ

(احمد رضاؒ)

زہے عزت و اِعتلائے محمدﷺ — کہ ہے عرشِ حق زیرِ پائے محمدﷺ
مکان عرش ان کا فلک فرش ان کا — ملک خادمانِ سرائے محمدﷺ
خدا کی رضا چاہتے ہیں دو عالم — خدا چاہتا ہے رضائے محمدﷺ
عجب کیا اگر رحم فرمائے ہم پر — خدائے محمدؐ برائے محمدﷺ
محمدؐ برائے جنابِ الٰہی — جنابِ الٰہی برائے محمدﷺ
بسی عِطرِ محبوبیءِ کبریاء سے — عبائے محمدؐ قبائے محمدﷺ
بہم عہد باندھے ہیں وصلِ اَبد کا — رضائے خدا اور رضائے محمدﷺ
دمِ نزع جاری ہو میری زباں پر — محمدؐ محمدؐ خدائے محمدﷺ
عصائے کلیم اژدھائے غضب تھا — گِروں کا سہارا عصائے محمدﷺ
میں قربان کیا پیاری پیاری ہے نسبت — یہ آنِ خدا وہ خدائے محمدﷺ
محمدؐ کا دم خاص بہر خدا ہے — سوائے محمدؐ برائے محمدﷺ
خدا ان کو کس پیار سے دیکھتا ہے — جو آنکھیں ہیں محوِ لقائے محمدﷺ
جلو میں اِجابت خواصی میں رحمت — بڑھی کس تزک سے دُعائے محمدﷺ
اِجابت نے جھک کر گلے سے لگایا — بڑھی ناز سے جب دُعائے محمدﷺ
اِجابت کا سہرا عنایت کا جوڑا — دُلہن بن کے نکلی دُعائے محمدﷺ

رضا پُل سے اب وجد کرتے گزرئیے
کہ ہے ربِّ سَلِّم صدائے محمدﷺ

نعت آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم (احمد رضاؒ)

اُن کی مہک نے دل کے غنچے کھلا دیئے ہیں — جس راہ چل گئے ہیں کوچے بسا دیئے ہیں
جب آگئی ہیں جوشِ رحمت پہ اُن کی آنکھیں — جلتے بجھا دیئے ہیں روتے ہنسا دیئے ہیں
اک دل ہمارا کیا ہے آزار اس کا کتنا — تم نے تو چلتے پھرتے مردے جلا دیئے ہیں
ان کے نثار کوئی کیسے ہی رنج میں ہو — جب یاد آگئے ہیں سب غم بُھلا دیئے ہیں
ہم سے فقیر بھی اب پھیری کو اُٹھتے ہوں گے — اب تو غنی کے در پر بستر جما دیئے ہیں
اَسرا میں گزرے جس دم بیڑے پہ قُدسیوں کے — ہونے لگی سلامی پر چم جھکا دیئے ہیں
آنے دو یا ڈبو دو اب تو تمھاری جانب — کشتی تمھیں پہ چھوڑی لنگر اُٹھا دیئے ہیں
دُولہا سے. اتنا کہہ دو پیارے سواری روکو — مشکل میں ہیں براتی پُر خار با دیئے ہیں
اللہ کیا جہنّم اب بھی نہ سرد ہو گا — رو رو کے مصطفیٰ نے دریا بہا دیئے ہیں
میرے کریم سے گر قطرہ کس نے مانگا — دریا بہا دیئے ہیں دُربے بہا دیئے ہیں

نعت حسنِ حضور ﷺ

وہ کمالِ حسنِ حضورؐ ہے کہ گمانِ نقص جہاں نہیں
یہی پھول خار سے دُور ہے یہی شمع ہے کہ دُھواں نہیں

ترے آگے یوں ہیں دَبے لچے فُصَحا عرب کے بڑے بڑے
کوئی جانے منہ میں زباں نہیں نہیں بلکہ جسم میں جاں نہیں

وہیؐ نُورِ حق وہیؐ ظلِّ ربّ ہے انہیںؐ سے سب، ہے انہیںؐ کا سب
نہیں اُنؐ کی مِلک میں آسماں کہ زمیں نہیں کہ زماں نہیں

کروں تیرےؐ نام پہ جاں فدا نہ بس ایک جاں دو جہاں فِدا
دو جہاں سے بھی نہیں جی بھرا کروں کیا کروڑوں جہاں نہیں

نعت راہ مدینہ

(حافظ مظہر الدین)

چُوموں گا ہر اک راہِ مدینہ کو نظر سے
شاید کہ وہ گذرے ہوں اسی راہ گذر سے

تسلیم کہ یثرب ہے بہت دُور نظر سے
سرکارؐ ہیں نزدیک مگر جان و جگر سے

اُن کا رُخِ پُر نور ضیاء بار ہے کتنا
پوچھوں گا کسی روز یہ خورشید و قمر سے

جو عشقِ شہؐ دیں میں کبھی آنکھ سے ٹپکے
وہ اشک ہیں قیمت میں فزُوں لعل و گہر سے

ہو سکتی ہے سیراب ابھی کشتِ تمنا
بادل شہؐ کونین کی رحمت کا جو برسے

مقبول درِ شاہ بھی ہوں گے کبھی مظہر
جو اشک کہ جاری ہیں مرے دیدۂ تر سے

نعت تری تلاش میں

(ازہر درانی)

تری تلاش میں گردشیں زمانے کی
کہ چابیاں ہیں ترے پاس ہر خزانے کی

ترا ہی قرن عُروجِ قرونِ عالَم ہے
خدا نے کھائی قسم خود ترے زمانے کی

ہر ایک آنکھ کو مقصود ہے ترا دیدار
ترے وجود کی تحسین خود خدا نے کی

دُرُود پاک کی برکت سے ہو گئی آقاؐ
جہاں میں قدر دوبالا غریب خانے کی

مرے بیان و زباں کی بساط ہی کیا ہے
ترے جمال کی تعریف خود خدا نے کی

عجم کے طائرِ مہجور کو ضرورت ہے
ریاضِ طیبہ میں چھوٹے سے آشیانے کی

ترا قلم رہے ہر وقت قبلہ رو ازہرؔ
یہی سبیل ہے اب نیکیاں کمانے کی

''سادات بک فاؤنڈیشن''

۱۲۹۔قادری کالونی گلی نمبر۲ والٹن روڈ لاہور کینٹ فون:6652558

لائبریری اور طلبہ کو انعام کے طور پر دینے کیلئے سید شوکت علی شاہ گیلانی کی مایہ ناز اور تعمیری کتب آپ کی توجہ حاصل کر رہی ہیں۔ان کا تعارف پیشِ خدمت ہے۔

۱۔''پاک ملّی تقریریں'' تیس انعام یافتہ اسلامی اور ملّی تقاریر کا مجموعہ ہے، جس کی ابتدا میں فنِ گفتگو کا دلنشیں باب موجود ہے۔ Rs. 120

۲۔''قیل وقالِ رسولِ مقبول'' نبی کریم کی پُر تاثیر احادیث کا مجموعہ ہے۔جن کی وضاحت کے لئے اُردو ادب سے منتخب اشعار بھی موجود ہیں۔ Rs. 60

۳۔''مشعلِ نور'' اِسلامی معلومات کا ایک مختصر ترین مستند انسائیکلوپیڈیا Rs. 60

۴۔''عظیم قائد عظیم انسان'' قابلِ رشک حالاتِ قائد کے تحت پاکستان کے حصول کی باتصویر اور ولولہ انگیز داستان ہے۔ Rs. 60

۵۔''پاک قائدنامہ'' قائداعظمؒ اور پاکستان کے حالات اور نغمات کا حسین مرقع ہے۔ Rs. 48

۶۔''تعمیرِ وطن اور قائدِ اعظم'' وطنِ عزیز کے حصول میں قائداعظمؒ کی قیادت کا ذکر،آخر میں منتخب نظمیں موجود ہیں۔ Rs. 120

۷۔''ایوانِ اقبال'' علامہ اقبال کے حالاتِ زندگی، انکی اردو، فارسی شاعری اور انکی سیاسی خدمات پر پُر تاثیر اور بے لاگ تحریر ہے۔ Rs. 200

۸۔''پاک اقبال نامہ'' علامہ اقبال کے حالات، تعلیمات اور انکے کلام سے انتخاب اشعار کا زندگی آموز مرقع ہے۔ Rs. 75

۹۔''اقبال نوجوانوں کیلئے'' نسلِ نو کی ذہنی اور فکری تعمیر کیلئے اقبال کے کلام کے حوالے سے سعی وعمل پر اُبھارنے والے مضامین اور علامہ کا منتخب اردو کلام پیش کیا گیا ہے۔ Rs. 130

۱۰۔''اقبال بچوں کیلئے'' علامہ اقبال کی معروف کتاب ''بانگِ درا'' کی آسان ترین، اخلاق آموز اور ولولہ وعملِ صالح بیدار کرنے والی نظموں کی باتصویر اور پُر وضاحت کاوشوں کا مرقع ہے۔ Rs. 45/Rs. 24

۱۱۔''ارمغانِ اقبال'' اقبال کی طویل ترین نظمیں اور اُنکی تفہیم ہے۔ Rs. 75

۱۲۔''محمد صلی اللہ وآلہ وسلم'' یہ آنحضورؐ کی پاکیزہ زندگی کا متحرک اور کردار ساز تذکرہ ہے۔ Rs. 120

۱۳۔''ذکر وفکر رسولِ آخرؐ'' بچوں میں اسلامی فکر بیدار کرنے کی آسان ترین کوشش ہے۔ Rs. 48

۱۴۔''بزمِ میلادالنبیؐ'' آنحضورؐ کی ولادت اور سیرت پر نثر ونظم کا منتخبہ مرقع ہے۔ Rs. 150

۱۵۔''اسلامی باتیں'' Rs. 90

۱۶۔''روشن باتیں'' آخری دونوں کتب کردار سازی اور اصلاحِ فکر کا مخزن ہیں۔ Rs. 90

سید شوکت علی شاہ گیلانی